خواجہ شمس الدین عظیمی

مکتبہ تاج الدین بابا رح
۱-ڈی ۱/۲ ناظم آباد-کراچی ۱۸

اشتیاق پرنٹنگ پریس کراچی

اَللّٰہُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ

اللہ روشنی ہے
آسمانوں کی اور زمین کی

وَمَا ذَرَاَ لَكُمْ فِی الْاَرْضِ مُخْتَلِفًا
اَلْوَانُهٗ ۭ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً
لِّقَوْمٍ يَّذَّكَّرُوْنَ ○

اور یہ جو بہت سی رنگ برنگ کی چیزیں اُس نے تمہارے
لیے زمین میں پیدا کر رکھی ہیں ان میں نشانی ہے اُن لوگوں کے
لیے جو سمجھ بوجھ سے کام لیتے ہیں ○

انتساب

اپنے مرشد کریم سیّد حسن اخریٰ محمدؐ عظیم برخیا

"حضور قلندر بابا اولیاءؒ"

کے نام

جن کا فیض اور جن کی برکتیں میرے اوپر محیط ہیں

بنظرِ خدمت

عرض ہے' روحانی ڈاک کے عنوان کے تحت روزنامہ حریت' مشرق' جسارت اور ملّت گجراتی کی وساطت سے مجھے دکھی اور پریشان حال خواتین و حضرات کے ایک لاکھ سے زیادہ خطوط موصول ہوئے ہیں۔ مسائل کی نوعیت کچھ بھی رہی ہو مگر مسئلہ اضطراب بے چینی' اعصابی کشاکش اور دماغی کشمکش کا پیکر تھا' اللہ تعالیٰ نے مجھے اتنی ہمت اور توفیق دی کہ میں نے دانستہ طور پر کسی بھی چھوٹے بڑے اہم غیر اہم مسئلہ سے صرفِ نظر نہیں کیا اس لئے کہ چھوٹی سے چھوٹی بات بھی کسی ایک فرد کے لئے بعض اوقات مسئلہ بن جاتی ہے۔ قدرت کا یہ بہت بڑا انعام ہے کہ پریشان حال انسانوں کے لئے میرے مشورے سکونِ قلب اور راحتِ جسم و جاں قرار دیئے گئے۔ میرے قلب میں یہ خیال آیا کہ میں کوئی ایسی کتاب ترتیب دوں جو عوام الناس کے لئے مفید ہو۔ جب ایک ہی خیال پر توجہ مرکوز ہو جائے تو ظاہراتی صورت کا جلوہ گر ہونا ضروری ہو جاتا ہے۔ میری یہ کوشش رنگ اور روشنی سے علاج۔ کتابی صورت میں آپ کے سامنے ہے۔ اللہ تعالیٰ کی ذات سے یقین ہے کہ یہ کتاب اُس کی مخلوق کے لئے خدمت کا ذریعہ بنے گی اور سرورِ کونین و مکاں' رحمت للعالمین' سیّدنا حضور علیہ الصّلوٰۃ والسّلام کے وسیلے سے بارگاہِ رب العزت میں شرفِ قبولیت سے سرفراز کی جائے گی۔

عرضِ مکرّر

مختلف کتابیں جو پہلے اس مضمون پر لکھی جا چکی ہیں میں نے اُن کی چھان بین کی۔ اس کے علاوہ اپنے ذہن سے اضافے کئے۔ پھر اُن اضافوں کا اور اس چھان بین کا تجزیہ کیا۔

یہ تو میں نہیں کہہ سکتا کہ مریضوں کو سو فیصدی فائدہ ہوا لیکن اتنا ضرور ہے کہ اگر اس کتاب میں لکھے ہوئے علاج کے مطابق عمل کیا جائے تو "ننانوے" فیصدی فائدہ ہوگا۔ سب سے بڑی بات یہ ہے کہ علاج مفت برابر ہے۔ آسان ہے اور کوئی پابندی یا کسی قسم کا قابلِ ذکر پرہیز ان علاجوں میں نہیں کیا جاتا اور یہ علاج ہر گھر میں جو پانی استعمال ہوتا ہے اس پانی سے ہوتا ہے۔ فرق اتنا ہے کہ چند قسم کے رنگ اور چند قسم کی روشنیاں پانی میں سرایت کر جاتی ہیں۔ جب یہ پانی استعمال ہوتا ہے تو معدہ اس کو چیک نہیں کرتا بلکہ براہِ راست یہ پانی خون میں اور اعصاب میں شامل ہو جاتا ہے۔ یہ اس کی بہت بڑی خصوصیت ہے جو دنیا کی کسی دوا میں نہیں ہے۔ آپ اس بات سے اندازہ لگا سکتے ہیں کہ انسانی جسم کے اندر یہ پانی کیا تغیر پیدا کر سکتا ہے۔

دوسری خصوصیت یہ ہے کہ یہ پانی خون کے اندر دَور کرتا ہے جیسے عام پانی دور کرتا ہے یہ خصوصیت بھی دنیا کی کسی دَوا میں نہیں ہے۔

تیسری سب سے بڑی اس کی اہمیت یہ ہے کہ یہ پانی جس وقت خون کے اندر گردش کرتا ہے اس وقت رگوں، نسوں اور گوشت پوست کے اندر اس کا رنگ اور اس کی روشنیاں تحلیل ہو جاتی ہیں اور عام پانی جو باقی رہا وہ خارج ہو جاتا ہے۔ پسینہ کے ذریعہ یا بول براز کے ذریعہ۔

دنیا کی ہر دوا اپنا اثر چھوڑتی ہے اور اپنا اثر چھوڑ کر خارج ہو جاتی ہے۔ رنگ اور روشنی کی طرح اعصاب میں پیوست نہیں ہوتی یہ اسی علاج کی ایک اہم خصوصیت ہے۔

رنگ اور روشنی سے تیار شدہ پانی کی ایک خاصیت یہ بھی ہے کہ رنگ اور روشنی سے جو پانی الگ ہوتا ہے وہ پانی اعصاب کو، رگوں کو، دل اور دماغ کو اور خون کے ذرات کو، سب کو دھو ڈالتا ہے اور جتنے زہریلے مادّے ہوتے ہیں انہیں اپنے ساتھ لے جاتا ہے جو خارج ہو جاتے ہیں۔

کتاب "رنگ اور روشنی سے علاج" کی پہلی اشاعت ہاتھوں ہاتھ نکل گئی اور دوسری اشاعت کے مطالبات کثیر تعداد میں موصول ہوتے رہے ہیں۔ موجودہ اشاعت میں کچھ اضافہ کیا ہے اور وہ انسانی زندگی پر پتھروں کے اثرات سے متعلق ہے۔ اب یہ کتاب زیادہ فائدہ مند ہو گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کتاب کو اور زیادہ قبولیت عطا کریں اور لوگ اس سے استفادہ کریں۔

آمین ثم آمین

خواجہ شمس الدین عظیمی

مارچ ۱۹۷۸ء

چوتھا طریقہ ۴۷
پانچواں طریقہ ۴۷
چھٹا طریقہ ۴۷
ساتواں طریقہ ۴۹
آٹھواں طریقہ ۴۹

باب چہارم

جسم انسانی میں رنگ کی کمی یا زیادتی سے پیدا ہونے والے امراض اور انکا علاج ۵۱
سُرخ رنگ ۵۱
نیلا رنگ ۵۲
آسمانی رنگ ۵۲
ارغوانی رنگ ۵۲
زرد رنگ ۵۳
سُرخ رنگ ۵۳
رنگ سے امراض کا علاج ۵۳
آواز کا بھاری ہونا یا گلے کا بیٹھ جانا ۵۳
آنکھوں میں ورم ۵۳
آنتوں کی بیماری ۵۴
آنت کا اُترنا ۵۴
آدھا سیسی کا درد ۵۴
آنکھوں کے امراض ۵۴
آگ سے جلنا ۵۵
انفلوئنزا ۵۵
اختلاج قلب اور دل کی دھڑکن ۵۶
اختناق الرحم (ہسٹریا) ۵۶
اعصابی درد ـــــ السر ۵۶
احتلام ۵۶
اندام نہانی کی سوجن ۵۷
احساس کمتری ۵۷
استسقاء (پانی بھر جانا) ۵۸
ام الصبیان (سوکھا) ۵۸
بچوں کا مٹی کھانا ۵۹
بالوں کا قبل از وقت سفید ہونا ۵۹
بخار ۶۰
ریاحی بخار اور سردی کا بخار ۶۰
صفراوی بخار اور پرسوت کا بخار ۶۰
بلغمی بخار ۶۰
بدہضمی ۶۱
بواسیر ۶۲

تیل اور رنگین پانی بنانے کا طریقہ۔ اس کتاب میں صفحہ ۴۴ سے صفحہ ۵۰ تک درج ہے۔

بائی کا درد۔ ریاحی درد ۶۲
بچے کا بہت زیادہ رونا اور مچلنا ۶۲
بچوں کے دانت نکلنا ۶۳
بھوک کی کمی یا زیادتی ۶۳
حشرات الارض کے کاٹنے کا علاج ۶۳
بے ایمانی اور بددیانتی وغیرہ ۶۴
پھوڑا پھنسی ۶۴
پھیپھڑوں کی خرابی ۶۴
پاگل پن۔ جنون ۶۵
پلیگ۔ طاعون ۶۵
پیٹ کی بیماریاں ۶۵
پیچیدہ بیماریاں جو سمجھ میں نہ آتی ہوں ۶۶
پیچش ۶۶
پیشاب کی بیماریاں ۶۷
پیشاب کا تکلیف سے آنا ۶۷
سوتے میں پیشاب نکل جانا ۶۷
پیشاب کا بار بار آنا ۶۸
پیشاب میں شکر آنا ۶۸
تپ دق ۶۸
تخمہ (ڈائریا) ۶۹
جریان ۶۹
جلق ۶۹
جسم کا بہت زیادہ دُبلا ہونا ۷۰
جسم کے کسی حصہ کا پھول جانا ۷۰
جسم کے کسی حصے کا سُن ہو جانا ۷۰
جسم پر آبلے ۷۱
جسم پر ورم ۷۱
چھیپ۔ چنبل ۷۱
چیچک ۷۱
چوٹ ۷۲
چڑچڑاپن ۷۲
حیض ۷۲
حمل ۷۳
حمل کاذب ۷۳
حبسِ ریاح (گیس) ۷۳
خناق (وہ بیماری جو گلے کے اندر ہوتی ہے) ۷۴
خصیوں کی سوجن ۷۴
خون کی کمی ۷۴
ہائی بلڈ پریشر ۷۵
لو بلڈ پریشر ۷۶

خنازیر ۷۶
خارش ۷۶
داد ۷۷
دست ۷۷
دانتوں کے امراض ۷۷
دمہ ۷۸
دل میں درد ۷۸
دماغ کی تھکان ۷۸
دماغ کا ورم ۷۹
ڈکاریں ۷۹
کھٹی ڈکاریں ۷۹
رقت یا مادہ تولید میں پتلا پن ۷۹
رسولی ۸۰
رعشہ ۸۰
زکام اور نزلہ ۸۰
سیلان الرحم (لیکوریا) ۸۱
سر کا درد ۸۱
سینے کی جلن ۸۱
سر کے بال ۸۱
سکتہ ۸۳
سردی کی وجہ سے سوجن ۸۳
سرخ بادہ ۸۳
سفید کوڑھ۔ برص ۸۴
سوزاک ۸۴
سرطان۔ کینسر ۸۴
سل ۸۵
سرسام ۸۵
سرعت ۸۶
شہوت کی زیادتی ۸۶
صفرا کی زیادتی ۸۶
صفرا کی وجہ سے قے ۸۷
فالج ۸۷
قولنج ۸۷
قبض ۸۷
قے ۸۸
کان کے امراض ۸۸
کوڑھ۔ جذام ۸۹
کمزوری۔ کاہلی ۸۹
کٹ جانا کسی جگہ کا ۸۹
کتے کے کاٹے کا علاج ۹۰

خشک کھانسی ۹۰
تر کھانسی ۹۰
گردوں کا ورم ۹۱
گلے کا درد اور گلے میں سوزش ۹۱
گنج ۹۱
گٹھیا ۹۲
لقوہ ۹۲
موتی جھرہ ۹۲
ملیریا ۹۳
منہ سے خون آنا ۹۳
منہ میں چھالے ۹۳
مثانے کی پتھری ۹۴
مالیخولیا۔ مراق ۹۴
معدہ میں جلن ۹۴
مسّے ۹۴
مرگی ۹۵
موٹاپا کم کرنے کے لئے ۹۵
ناف ٹلنا ۹۵
نقرس اور فیل پا ۹۶
نیند نہ آنا ۹۶
نمونیہ ۹۶
ناسور ۹۶
نکسیر ۹۷
وجع المفاصل (جوڑوں کا درد) ۹۷
نفرت، حسد اور سنگدلی ۹۷
ہاضمے کی کمزوری ۹۸
ہیضہ ۹۸
ہاتھ پیروں کا پھٹنا اور ہاتھ پیروں کی اینٹھن ۹۸
ہاتھ پیروں کا ٹھنڈا رہنا ۹۹
یرقان ۹۹

باب پنجم

امراض میں مفید اور مضر غذائیں ۱۰۰
معدے اور آنتوں کے امراض ۱۰۰
استسقا ۱۰۲
ٹی بی ۱۰۲
جگر کے امراض ۱۰۳
گردہ کے امراض ۱۰۴
بواسیر ۱۰۵
ذیابیطیس ۱۰۵
کمزوری قلب ۱۰۶

تیس اور نمکین پانی بنانے کا طریقہ اس کتاب میں صفحہ ۴۴ سے صفحہ ۵۰ تک درج ہے۔

حاملہ اور حمل کی حفاظت ۱۰۷
حیض ۱۰۸
لیکوریا ۱۰۹
ماں کے دودھ میں کمی ۱۰۹
جریان۔ احتلام۔ سرعت ۱۱۰
جلدی امراض۔ رعشہ۔ فالج۔ لقوہ ۱۱۱
حافظہ کی کمزوری ۱۱۲
ذہنی کمزوری۔ دماغی خشکی۔ مالیخولیا اور جنون ۱۱۳
گٹھیا ۱۱۴
ہائی بلڈ پریشر۔ لو بلڈ پریشر ۱۱۴
پتہ کی پتھری، گردوں اور مثانہ کی پتھری ۱۱۵
دمہ ۱۱۶
یرقان ۱۱۶
کمزوری اعصاب ۱۱۷
باب ششم
دائرۃ الحاضرات
پتھروں کی تاثیر معلوم کرنے کا روحانی طریقہ ۱۱۸
نام کے مطابق پتھر اور نگینے ۱۲۰
پتھر اور انسانی زندگی ۱۲۱
موتی ۱۲۲
مرجان ۱۲۲
فیروزہ ۱۲۲
لعل ۱۲۳
کہربا ۱۲۳
لاجورد ۱۲۳
یشب ۱۲۴
زمرد ۱۲۴
ہیرا ۱۲۵
پکھراج ۱۲۵
یاقوت ۱۲۶
عقیق ۱۲۶
نیلم ۱۲۷
لہسنیا ۱۲۸
سنگ سلیمانی ۱۲۸
مون اسٹون ۱۲۹
دہان فرنگ ۱۲۹
تجربات ۱۳۰

زندگی اور رنگ

انسان نے اب تک رنگ کی تقریباً ساٹھ قسمیں معلوم کی ہیں، ان میں بہت تیز نگاہ والے ہی امتیاز کر سکتے ہیں، جس چیز کو اس کی نگاہ محسوس کرتی ہے، اس کو رنگ، روشنی، جواہرات اور آخر میں کم و بیش پانی سے تعبیر کرتا ہے۔

اس بات سے قطع نظر کہ آسمانی رنگ کیا ہے؟ کس طرح بنا ہے؟ آیا وہ صرف خیالی ہے یا کوئی حقیقت ہے۔ بہرکیف انسان کی نگاہ اسے محسوس کرتی ہے اور اسے جو نام دیتی ہے وہ آسمانی ہے۔

جب فضا گرد و غبار سے بالکل پاک ہوتی ہے تو آسمانی رنگ کی شعاعیں اپنے مقام کے اعتبار سے رنگ بدلتی ہیں، مقام سے مراد وہ فضا ہے جس کو انسان بلندی، پستی، وسعت اور زمین سے قربت یا دوری کا نام دیتا ہے یہی حالات آسمانی رنگ کو ہلکا، گہرا اور زیادہ گہرا، زیادہ ہلکا یہاں تک کہ مختلف رنگوں میں تبدیل کر دیتے ہیں۔

حد نگاہ سے زمین کی طرف آیئے تو آپ کو نیلے رنگ کی لاتعداد رنگین شعاعیں ملیں گی، یہاں اس لفظ رنگ کو "قسم" کہا جا سکتا ہے۔ دراصل قسم ہی وہ چیز ہے جو

ہماری نگاہوں میں رنگ کہلاتی ہے، یعنی رنگ کی قسمیں، صرف رنگ نہیں بلکہ رنگ
کے ساتھ فضا میں اور بہت سی چیزیں ملی ہوئی ہوتی ہیں وہ اس میں تبدیلی پیدا کردیتی
ہیں، اسی چیز کو "قسم" کے نام سے بیان کرنا ہمارا منشا ہے۔

رنگ کا جو منظر ہمیں نظر آتا ہے اس میں روشنی، آکسیجن گیس، نائٹروجن
گیس اور قدرے دیگر گیسیں (GASES) بھی شامل ہوتی ہیں ان گیسوں کے علاوہ کچھ سائے
(SHADES) بھی ہوتے ہیں جو ہلکے ہوتے ہیں یا دبیز، کچھ اور بھی اجزاء اسی طرح آسمانی رنگ
میں شامل ہوجاتے ہیں، ان ہی اجزاء کو ہم مختلف قسمیں کہتے ہیں یا مختلف رنگوں کا نام
دیتے ہیں لیکن ہمیں یہ نہیں بھولنا چاہیئے کہ ان میں ہلکے اور دبیز سایوں کو بڑی اہمیت
حاصل ہے۔

جس فضا سے ہمیں رنگ کا فرق نظر آتا ہے اس فضا میں نگاہ اور حدِ نگاہ
کے درمیان، باوجود مطلع صاف ہونے کے بہت کچھ موجود ہوتا ہے۔

فوٹان اور الیکٹران

اوّل ہم ان روشنیوں کا تذکرہ کرتے ہیں جو خاص طور پر آسمانی رنگ پر
اثرانداز ہوتی ہیں۔ روشنیوں کا سرچشمہ کیا ہے اس کا بالکل صحیح علم انسان کو نہیں ہے
قوس قزح کا جو فاصلہ بیان کیا جاتا ہے وہ زمین سے تقریباً نو (۹) کروڑ میل ہے،
اس کے معنی یہ ہوئے کہ جو رنگ ہمیں اتنے قریب نظر آتے ہیں وہ نو کروڑ میل کے فاصلہ
پر واقع ہیں۔ اب یہ سمجھنا مشکل کام ہے کہ سورج کے اور زمین کے درمیان علاوہ
کرنوں کے اور کیا کیا چیزیں موجود ہیں جو فضا میں تحلیل ہوتی رہتی ہیں۔

جو کرنیں سورج سے ہم تک منتقل ہوتی رہتی ہیں ان کا چھوٹے سے چھوٹا
جزو فوٹان (PHOTON) کہلاتا ہے اور اس فوٹان کا ایک وصف یہ ہے کہ اس میں
اسپیس (SPACE) نہیں ہوتا۔ اسپیس سے مراد ڈائی مینشن (DIMENSION)
"ابعاد" ہیں یعنی اس میں لمبائی چوڑائی موٹائی نہیں ہے اس لئے جب یہ کرنوں کی
شکل میں پھیلتے ہیں تو نہ ایک دوسرے سے ٹکراتے ہیں، نہ ایک دوسرے کی جگہ لیتے
ہیں، بالفاظ دیگر یہ جگہ نہیں روکتے اُس وقت تک جب تک کہ دوسرے رنگ
سے نہ ٹکرائیں۔ یہاں دوسرے رنگ کو کرہ سمجھیے۔

فضا میں جس قدر عناصر موجود ہیں ان میں سے کسی عنصر سے فوٹان کا ٹکراؤ
ہی اسے اسپیس دیتا ہے۔ دراصل یہ فضا کیا ہے؟ رنگوں کی تقسیم ہے۔ رنگوں کی تقسیم جس
طرح ہوتی ہے وہ اکیلے فوٹان کی رُو سے نہیں ہوتی بلکہ ان حلقوں سے ہوتی ہے جو
فوٹانوں سے بنتے ہیں۔ جب فوٹانوں کا ان حلقوں سے ٹکراؤ ہوتا ہے تو اسپیس یا رنگ
وغیرہ کئی چیزیں بن جاتی ہیں۔

کہکشانی نظام اور دو کھرب سورج

سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کرنوں میں یہ حلقے کیسے پڑے؟ ہمیں یہ تو علم ہے
کہ ہمارے کہکشانی نظام میں بہت سے اسٹار یعنی سورج ہیں، وہ کہیں نہ کہیں سے
روشنی لاتے ہیں، ان کا درمیانی فاصلہ کم سے کم پانچ نوری سال بتایا جاتا ہے جہاں تک

روشنیاں آپس میں ٹکراتی ہیں، وہ روشنیاں چونکہ قسموں پر مشتمل ہیں اس لئے حلقے بنا دیتی ہیں جیسے ہماری زمین یا اور سیارے۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ سورج سے یا کسی اور اسٹار سے جن کی تعداد ہمارے کہکشانی نظام میں دو کھرب بتائی جاتی ہے، ان کی روشنیاں سنکھوں کی تعداد پر مشتمل ہیں اور جہاں ان کا ٹکراؤ ہوتا ہے وہیں ایک حلقہ بن جاتا ہے جسے سیارہ کہتے ہیں۔

اب فوٹان میں اسپیس پیدا ہو جاتا ہے اور اسپیس کے چھوٹے سے چھوٹے ذرے کو الیکٹران کہتے ہیں جہاں فوٹان اور الیکٹران دونوں ٹکراتے ہیں وہیں سے نگاہ رنگ دیکھنا شروع کر دیتی ہے، رنگ کیا ہے؟ کیوں ہے؟ نگاہ کیا ہے، کیوں ہے، نگاہ کی تیزی کیا ہے اور کیوں ہے اس سے ہمیں بحث نہیں۔

دو پیروں اور چار پیروں سے چلنے والے جانور

جانور دو ہیں۔ ایک جانور چار پیروں سے چلنے والا ہے اور دوسرا دو پیروں سے چلنے والا ہے۔ اُڑنے والا جانور اور تیرنے والا جانور بھی چار پیروں سے چلنے والے جانوروں میں شامل ہے اس لئے کہ وہ پر بھی استعمال کرتا ہے اور پیر بھی نیز اس کے اُڑنے کی صورت بھی وہی ہوتی ہے جو چار پیروں سے چلنے والے جانور کی ہوتی ہے۔

دو پیروں سے چلنے والا جانور آدمی ہے۔

✓ چار پیروں سے چلنے والا جانور، اُڑنے والا جانور، تیرنے والا جانور آسمانی رنگ کو تمام جسم میں یکساں قبول کرتے ہیں اسی وجہ سے عام طور پر ان میں جبلّت کام

کرتی ہے، فکر کام نہیں کرتی یا زیادہ سے زیادہ انھیں سکھایا جاتا ہے لیکن وہ بھی فکر کے دائرے میں نہیں آتا جن چیزوں کی انھیں اپنی زندگی میں ضرورت پڑتی ہے صرف ان چیزوں کو قبول کرتے ہیں، ان میں زیادہ غیر ضروری چیزوں سے یہ واسطہ نہیں رکھتے، جن چیزوں کی انھیں ضرورت ہوتی ہے ان کا تعلق زیادہ تر آسمانی رنگ کی لہروں سے ہوتا ہے۔

✓ دو پیروں سے چلنے والا جانور یعنی آدمی سب سے پہلے آسمانی رنگ کا مخلوط یعنی بہت سے ملے ہوئے رنگوں کو اپنے بالوں اور سر میں قبول کرتا ہے اور اس رنگ کا مخلوط پیوست ہوتا رہتا ہے۔ یہاں تک کہ جتنے خیالات، کیفیات اور محسوسات وغیرہ اس رنگ کے مخلوط سے اس کے دماغ کو متاثر کرتے ہیں وہ اتنا ہی متاثر ہوتا ہے۔

✓ دماغ میں کھربوں خانے ہوتے ہیں اور ان میں سے برقی رو گزرتی رہتی ہے، اسی برقی رو کے ذریعے خیالات، شعور اور تحت الشعور سے گذرتے رہتے ہیں اور اس سے بہت زیادہ لاشعور میں۔

دماغ کا ایک خانہ وہ ہے جس میں برقی رو فوٹو لیتی رہتی ہے اور تقسیم کرتی رہتی ہے، یہ فوٹو بہت ہی زیادہ تاریک ہوتا ہے یا بہت ہی زیادہ چمکدار۔

ایک دوسرا خانہ ہے جس میں کچھ اہم باتیں رہتی ہیں لیکن وہ اتنی اہم نہیں ہوتیں کہ سالہا سال گذرنے کے بعد بھی یاد آجائیں، ایک تیسرا خانہ اس سے زیادہ اہم باتوں کو جذب کر لیتا ہے، وہ بشرط موقع کبھی کبھی یاد آجاتی ہیں۔ ایک چوتھا

خانۂ معمولات (ROUTINE CHORES) کا ہے جس کے ذریعہ آدمی عمل کرتا ہے لیکن اس میں ارادہ شامل نہیں ہوتا پانچواں خانہ وہ ہے جس میں گذری ہوئی باتیں اچانک یاد آجاتی ہیں جن کا زندگی کے آپس کے تار و پود سے کوئی تعلق نہیں ہوتا. منشا یہ ہے کہ ایک بات یاد آئی' دوسری بات ساتھ ہی ایسی یاد آئی جس سے پہلی بات کا کبھی کوئی تعلق نہیں تھا' ایک چھٹا خانہ ایسا ہے جس کی یا تو کوئی بات یاد نہیں آتی اور اگر یاد آتی ہے تو فوراً اس کے ساتھ ہی عمل ہوتا ہے. اس کی مثال یہ ہے. کسی پرندے کا خیال آیا خیال آتے ہی عملاً وہ پرندہ سامنے ہے' ساتواں خانہ اور ہے جس کو عام اصطلاح میں حافظہ (MEMORY) کہتے ہیں.

دماغ میں مخلوط آسمانی رنگ آنے سے اور پیوست ہونے سے خیالات' کیفیات' محسوسات وغیرہ برابر بدلتے رہتے ہیں' اس کی نوعیت یہ ہوتی ہے کہ اس رنگ کے سائے ہلکے بھاری یعنی طرح طرح کے اپنا اثر کم و بیش پیدا کرتے ہیں اور فوراً اپنی جگہ چھوڑ دیتے ہیں تاکہ دوسرے سائے ان کی جگہ لے سکیں' بہت سے سائے جنہوں نے جگہ چھوڑ دی ہے محسوسات بن جاتے ہیں اس لئے کہ وہ گہرے ہوتے ہیں. ان کے علاوہ بہت سے خیالات کی صورتیں منتشر ہوجاتی ہیں. رفتہ رفتہ انسان ان خیالات کو ملانا سیکھ لیتا ہے ان میں سے جن خیالات کو بالکل کاٹ دیتا ہے وہ حذف ہوجاتے ہیں اور جو جذب کرلیتا ہے وہ عمل بن جاتے ہیں' یہ سائے اسی طرح کام کرتے رہتے ہیں' انہی سایوں کے ذریعہ انسان رنج و راحت حاصل کرتا ہے. کبھی وہ رنجیدہ اور بہت رنجیدہ ہوجاتا ہے' کبھی وہ خوش اور بہت خوش ہوجاتا ہے. یہ سائے جس قدر جسم سے

خارج ہوسکتے ہیں ہوجاتے ہیں لیکن جتنے جسم کے اندر پیوست ہوجاتے ہیں وہ اعصابی نظام بن جاتے ہیں.

آدمی دو پیر سے چلتا ہے اس لئے سب سے پہلے ان سایوں کا اثر اس کا دماغ قبول کرتا ہے' دماغ کی چند حرکات متعین ہیں جن سے وہ اعصابی نظام میں کام لیتا ہے. سر کا پچھلا حصہ یعنی ام الدماغ اور حرام مغز اس اعصابی نظام میں خاص کام کرتا ہے' رنج و خوشی دونوں سے اعصابی نظام متاثر ہوتا ہے' رنج و خوشی دراصل بجلی کی ایک رَو ہے جو دماغ سے داخل ہوکر تمام اعصاب میں سما جاتی ہے. یہ لہریں دو پیروں سے چلنے والے جانور کے دماغ میں داخل ہوتی ہیں. ان لہروں کا وزن' تجزیہ' فضا' ہر جگہ بالکل یکساں نہیں ہوتا بلکہ جگہ جگہ تقسیم ہوتا ہے' اور اس تقسیم کار میں وہ لہروں کے کچھ سائے زیادہ جذب کرتا ہے اور کچھ سائے کم. انسان کے دماغ میں لاشمار خلیے (CELLS) بھی کام کرتے ہیں. یہ ضروری نہیں ہے کہ ان لاشمار خلیوں میں سائے کی لہریں جو فضا سے منتقی ہیں وہ اپنے اثرات کو برقرار رکھیں' کبھی ان کے اثرات بہت کم رہ جاتے ہیں' کبھی ان کے اثرات بالکل نہیں رہتے' لیکن یہ واضح رہے کہ یہ تمام خلیے جو دماغ سے تعلق رکھتے ہیں کسی وقت خالی نہیں رہتے' کبھی ان کا رخ ہوا کی طرف زیادہ ہوتا ہے کبھی پانی کی طرف' کبھی غذا کی طرف اور کبھی تنہا روشنی کی طرف' اسی روشنی سے رنگ اور رنگوں کی ملاوٹی شکلیں بنتی ہیں اور خرچ ہوتی رہتی ہیں.

چہرہ میں فلم

اگر انسان دماغ سے کام لے تو چہرہ پر طرح طرح کے رنگ نظر آتے ہیں۔ ان رنگوں میں سب سے زیادہ نمایاں آنکھوں کا رنگ اور حواس کی رَو ہوتی ہے' اگرچہ آنکھیں بھی حواس میں شامل ہیں لیکن یہ ان چیزوں کا جو باہر سے دیکھتی ہیں زیادہ اثر قبول کرتی ہیں' بہت سے باہر کے عکس آنکھوں کے ذریعہ اندرونی دماغ کو متاثر کرتے ہیں۔ اس کی شکل یہ ہوتی ہے کہ حواس تازہ ہوجاتے ہیں یا افسردہ ہوجاتے ہیں۔ کمزور ہوجاتے ہیں یا طاقت ور ــــ انہی باتوں پر دماغی کام کا انحصار ہے۔ رفتہ رفتہ یہی دماغ کا کام اعصاب میں سرایت کرجاتا ہے' جو صحیح بھی کام کرتا ہے اور غلط بھی۔

دماغی لہروں سے چہرہ پر اتنے زیادہ اثرات آجاتے ہیں کہ ان سب کا پڑھنا مشکل ہے پھر بھی ایک فلم چہرہ میں چلتی رہتی ہے جو اعصاب میں منتقل ہونے والے تاثرات کا پتہ دیتی ہے۔

جیساکہ ذکر کیا گیا کہ رنگوں کی تعداد بہت ہے اور ان کی افادیت بہت زیادہ ہے۔

آسمانی رنگ کیا ہے؟

آسمانی رنگ فی الحقیقت کوئی رنگ نہیں بلکہ وہ ان کرنوں کا مجموعہ ہے جو ستاروں سے آتی ہیں۔ جیساکہ پہلے عرض کیا جاچکا ہے کہ کہیں بھی ان ستاروں

کا فاصلہ پانچ نوری سالوں سے کم نہیں ہے (ایک کرن ایک لاکھ چھیاسی ہزار دو سو بیاسی میل فی سیکنڈ کی رفتار سے سفر کرتی ہے۔ اس طرح نوری سال کا حساب لگایا جاسکتا ہے

ہر ستارہ کی روشنی سفر کرتی ہے اور سفر کرنے کے دوران ایک دوسرے سے ٹکراتی ہے' ان میں ایک کرن کا کیا نام رکھا جائے یہ انسان کے بس کی بات نہیں ہے' نہ انسان کرن کے رنگ کو آنکھوں میں جذب کرسکتا ہے۔ یہ کرنیں مل جل کے جو رنگ بناتی ہیں' وہ تاریک ہوتا ہے اور اس تاریکی کو نگاہ آسمانی محسوس کرتی ہے' انسان کے سر میں اس کی فضا سرایت کرجاتی ہے نتیجے میں وہ لاتعداد خلیے جو انسان کے سر میں موجود ہیں اس فضا سے معمور ہوجاتے ہیں اور یہاں تک معمور ہوتے ہیں کہ ان خلیوں میں مخصوص کیفیات کے علاوہ کوئی کیفیت سما نہیں سکتی' یا تو ہر خلیئے کی ایک کیفیت ہوتی ہے یا کئی خلیوں میں مماثلت پائی جاتی ہے اور ان کی وجہ سے ایک دوسرے کی کیفیات شامل ہوجاتی ہیں لیکن یہ اس طرح کی شمولیت نہیں ہوتی کہ بالکل مدغم ہوجائے بلکہ اپنے اپنے اثرات لے کر خلط ملط ہوجاتی ہے اور اس طرح دماغ کے لاتعداد خلیئے ایک دوسرے میں پیوست ہوجاتے ہیں اور یہاں تک پیوست ہوتے ہیں کہ ہم کسی خلیئے کا عمل یا ردعمل ایک دوسرے سے الگ نہیں کرسکتے بلکہ وہ مل جل کر دہم کی صورت اختیار کرلیتے ہیں، اگر یہ کہا جائے کہ انسان توہماتی جانور ہے تو بے جا نہیں ہوگا' خلیوں کی یہ فضا توہمات کہلا سکتی ہے یا خیالات یا محسوسات۔ یہ توہماتی فضا دماغی ریشوں میں سرایت کرجاتی ہے' ایسے ریشے جو باریک ترین ہیں۔

خون کی گردشِ رفتار ان میں تیز تر ہوتی ہے' اسی گردشِ رفتار کا نام انسان

ہے‘خون کی نوعیت اب تک جو کچھ سمجھی گئی ہے فی الواقع اس سے کافی حد تک مختلف ہے۔

آسمانی فضا سے جو تاثرات دماغ کے اوپر مرتب ہوتے ہیں‘وہ ایک بہاؤ کی شکل اختیار کرلیتے ہیں اور حقیقت میں ان کو توہمات یا خیالات کے سوا اور کوئی نام نہیں دیا جاسکتا‘جب آسمانی رنگ کی فضا خون کی رو بن جاتی ہے تو اس کے اندر وہ حلقے کام کرتے ہیں جو دوسرے ستاروں سے آئے ہیں وہ حلقے چھوٹے سے چھوٹے ہوتے ہیں‘اس قدر چھوٹے کہ دوربین بھی انہیں نہیں دیکھ سکتی لیکن ان کے تاثرات عمل کی صورت اختیار کرلیتے ہیں‘انسان کے اعصاب میں وہی حرکات بنتے ہیں اور انہی کی زیادتی یا کمی اعصابی نظام میں خلل پیدا کرتی ہے۔

رنگوں کا فرق

رنگوں کا فرق بھی یہیں سے شروع ہوتا ہے۔ہلکا آسمانی رنگ بہت ہی کمزور قسم کا وہم پیدا کرتا ہے‘یہ وہم دماغی فضا میں تحلیل ہوجاتا ہے اس طرح کہ ایک ایک خلیئے میں درجنوں آسمانی رنگ کے پرتو ہوتے ہیں یہ پرتو الگ الگ تاثرات رکھتے ہیں‘وہم کی پہلی رو خاصکر بہت ہی کمزور ہوتی ہے‘جب یہ رَو دو یا دو سے زیادہ چھ تک ہوجاتی ہیں‘اس وقت ذہن اپنے اندر وہم کو محسوس کرنے لگتا ہے یہ وہم اتنا طاقتور ہوتا ہے کہ اگر جنبش نہ کرے اور ایک جگہ مرکوز ہوجائے تو آدمی نہایت تندرست رہتا ہے اسے کوئی اعصابی کمزوری نہیں ہوتی

بلکہ اس کے اعصاب صحیح سمت میں کام کرتے ہیں‘اس رَو کا اندازہ بہت ہی شاذ ہوتا ہے‘ اگر یہ رَو کسی ایک ذرہ پر یا کسی ایک سمت میں یا کسی ایک رخ پر مرکوز ہوجائے اور تھوڑی دیر بھی مرکوز رہے تو دور دراز تک اپنے اثرات مرتب کرتی ہے۔انسان کو اس رَو کے ذریعہ متاثر کیا جاسکتا ہے۔ٹیلی پیتھی کا اصل اصول یہی ہے یہ وہم ان چیزوں کو بھی متاثر کرتا ہے جو ذی روح نہیں سمجھی جاتیں‘

سب سے پہلا اثر اس کا دماغی اعصاب پر ہوتا ہے‘یہاں تک کہ دماغ کے لاکھوں خلیئے اس کی چوٹ سے فنا ہوجاتے ہیں۔اب دماغی خلیئے جو باقی رہتے ہیں وہ اُم الدماغ کے ذریعہ اسپائنل کورڈ (SPINAL CORD) میں اپنا تصرف لے جاتے ہیں‘یہی وہ تصرف ہے جو باریک ترین ریشوں میں تقسیم ہوتا ہے‘اس تصرف کے پھیلنے سے حواس بنتے ہیں‘ان میں سب سے پہلی حس نگاہ کی ہے۔آنکھ کی پتلی پر جب کوئی عکس پڑتا ہے تو وہ اعصاب کے باریک ترین ریشوں میں ایک سنسناہٹ پیدا کردیتا ہے‘یہ ایک مستقل برقی رَو ہوتی ہے اگر اس کا رخ صحیح ہے تو آدمی بالکل صحت مند ہے‘اگر اس کا رُخ صحیح نہیں ہے تو دماغ کی فضا کا رنگ گہرا ہوجاتا ہے اور گہرا ہوتا چلا جاتا ہے یہاں تک کہ دماغ میں کمزوری پیدا ہوجاتی ہے اور اعصاب اس رنگ کے پریشر کو برداشت نہیں کرسکتے۔آخر میں یہ رنگ اتنا گہرا ہوجاتا ہے کہ اس میں تبدیلیاں واقع ہوجاتی ہیں‘ مثلاً آسمانی رنگ سے نیلا رنگ بن جاتا ہے۔درمیان میں جو مرحلے پڑتے ہیں وہ بے اثر نہیں ہیں۔سب سے پہلے مرحلے کے زیر اثر آدمی کچھ وہمی ہوجاتا ہے‘اسی طرح یکے بعد دیگرے مرحلے رونما ہوتے ہیں‘رنگ گہرا ہوتا جاتا ہے اور وہم کی قوتیں بڑھتی جاتی ہیں۔

باریک ترین ریشے بھی اس تصرف کا اثر قبول کرتے ہیں۔ اب کیفیت مختلف اعصاب
میں مختلف شکلیں پیدا کردیتی ہے' باریک اعصاب میں بہت ہلکی اور معمولی' اور تنومند
اعصاب میں مضبوط اور طاقتور۔ اسی طرح یہ مرحلے گہرے نیلے رنگ میں تبدیلیاں
شروع کردیتے ہیں۔

رنگوں کے خواص

اب ہم ہلکے نیلے اور گہرے نیلے رنگ کے خواص بیان کرتے ہیں۔
سب سے پہلے ہلکے نیلے رنگ کا اثر دماغی خلیوں پر پڑتا ہے۔ اگرچہ دماغی
خلیوں کا رنگ ہلکا نیلا الگ الگ ہوتا ہے۔ لیکن ان خلیوں کی دیواریں
ہلکی اور موٹی ہوتی ہیں۔ پھر ان میں رنگوں کے چھاننے کے اثرات بھی موجود ہیں۔
ایک خلیہ اپنے ہلکے نیلے رنگ کو جب چھانتا ہے تو اس رنگ میں تبدیلی واقع
ہوتی ہے اس طرح لاکھوں خلیئے مل کر اپنا تصرف کرتے ہیں۔ تصرف کا مطلب
یہ ہے کہ ایک فلسفی ان خلیوں کو اور ان خلیوں کے تمام تصرفات کو ایک ہی
طرف متوجہ کرلیتا ہے۔ اُس کا نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ تمام خلیوں کا تصرف یکجا ہوکر
ایک تخیل بن جاتا ہے۔ اب تصرف کا اختلاف قسم قسم کے فلسفے تخلیق کرکے
اور ان کی تخلیقات یہاں تک ہوتی ہیں کہ وہ اکثر ایک علمی شکل اختیار کرلیتی
ہیں پھر اسی علم کے اندر اختلافات پیدا ہونے لگتے ہیں جس سے بحث کی
باریکیاں نکل آتی ہیں۔ منشاء اس کے بیان کرنے کا یہ ہے کہ یہ اختلاف ایک

دوسرے فلسفہ کا مخالف فلسفہ بن جاتا ہے۔ پہلے دلائل میں معمولی اختلافات
ہوتے ہیں۔ پھر یہی معمولی اختلافات بڑھ کر غیر معمولی ہوجاتے ہیں۔ یہ سب اس
تصرف کا کرشمہ ہے جو خلیوں کا رنگ بدلنے سے ہوتا ہے۔ کبھی کبھی ان خلیوں
کا رنگ اتنا تبدیل ہوجاتا ہے کہ نگاہ انہیں بالکل سُرخ، سبز، زرد وغیرہ رنگوں
میں دیکھنے لگتی ہے۔ اس لئے کہ باہر سے جو روشنیاں جاتی ہیں ان میں اسپیس
(SPACE) نہیں ہوتا بلکہ خلیوں کے تصرف سے اسپیس بنتا ہے۔ خلیوں کا تصرف
جب اسپیس بناتا ہے تو آنکھوں کے ذریعہ باہر سے جانے والی کرنوں کو اُلٹ
پلٹ کردیتا ہے نتیجہ میں رنگوں کی تبدیلیاں یہاں تک واقع ہوتی ہیں کہ وہ
ساٹھ سے زیادہ تک گنے جاسکتے ہیں۔
مثلاً سُرخ رنگ کو لیجئے خلیئے ان پر اتنا تصرف کرتے ہیں کہ ذرات
مل کر آنکھ کے پردوں پر اپنی تیزی پھینکتے ہیں۔ یہ تیزی ایک دوسرے میں
خلط ملط ہونے کے بعد سُرخ رنگ نظر آنے لگتی ہے۔ اسی طرح خلیوں کا
اور تصرف ہوتا ہے' مثلاً رنگ تبدیل ہوکر سبز ہوجاتے ہیں۔ زرد ہوجاتے
ہیں' نارنجی ہوجاتے ہیں وغیرہ وغیرہ۔ اور کتنے ہی رنگ بدل جاتے ہیں۔
ان رنگوں میں عجیب عجیب تاثرات ہیں۔ یہی رنگ مل کر حواس بناتے ہیں۔
مثلاً سُننے کے حواس بہت سارے خلیوں کے عمل سے ترتیب پاتے ہیں۔
ہمارے اردگرد بہت سی آوازیں پھیلی ہوئی ہیں۔ ان کے قطر
بہت چھوٹے اور بہت بڑے ہوتے ہیں جن کو انگریزی میں ویولینگتھ

Wave Length کہتے ہیں۔

سائنس دانوں نے اندازہ لگایا ہے کہ چار سو قطر سے نیچے کی آوازیں آدمی نہیں سُن سکتا۔ ایک ہزار چھ سو قطر سے زیادہ اونچی آوازیں بھی آدمی نہیں سُن سکتا۔ چار سو ویولینگتھ Wave Length سے نیچے کی آوازیں برقی رو کے ذریعہ سُنی جاسکتی ہیں اور ایک ہزار چھ سو ویولینگتھ کی آوازیں بھی بجز برقی رو کے سُننا ممکن نہیں۔ یہ ایک قسم کی حس کا عمل ہے جو دماغی خلیئے بناتے ہیں یہ بات یاد رکھنی چاہیئے کہ یہ سب آسمانی رنگ کے تاثر سے ہوتا ہے۔ یہ رنگ خلیوں میں، خلیوں کی بساط کے مطابق عمل کرتا ہے۔ بتانا یہ مقصود ہے کہ آسمانی رنگ جو فی الواقع ایک برقی رَو ہے، دماغی خلیوں میں آنے کے بعد اسپیس بن جاتا ہے۔ یہ اسپیس بے شمار رنگوں میں تقسیم ہو جاتی ہے اور یہ ہی رنگ آنکھ کے پردہ پر مختلف شکلوں میں نظر آتے ہیں۔

آنکھ کے پردوں پر جو عمل ہوتا ہے وہ خلیے کے اندر بہنے والی رَو سے بنتا ہے۔ آنکھ کی حس جس قدر تیز ہوتی ہے۔ اتنا ہی رَو میں امتیاز کر سکتی ہے لیکن پھر بھی خلیوں کی رَو کا آپس کا تعلق برقرار رہتا ہے۔ اس تعلق کی وجہ سے نگاہ کے پردے متاثر ہوتے ہیں اور ان میں ساٹھ سے زیادہ رنگ تک امتیاز ہو جاتا ہے۔ اس کے بعد برقی رَو سے امداد لینا پڑتی ہے بالکل اس طرح جس طرح کان کی ویولینگتھ کو چار سو سے کم یا سولہ سو سے بڑھا کر کی جاتی ہے۔

ہمیں اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے کہ کوئی شخص ساٹھ رنگ سے زیادہ

قبول نہ کرے یا اس سے کم پر اکتفا کرے۔ لیکن یہ بات یہاں بتانا اس لئے ضروری ہے کہ دماغی خلیوں سے اور ان کی برقی رَو سے تمام اعصاب کا تعلق ہے۔ تمام اعصاب پر اس کا اثر پڑتا ہے جیسا کہ ہم نے تذکرہ کیا ہے کہ کان کی ویولینگتھ، برقی رَو کے ذریعہ چار سو سے کم یا سولہ سے زیادہ کی جاسکتی ہے۔ اس کے معنی یہ بھی نکلتے ہیں کہ ہم مستقل برقی رَو میں گھرے ہوئے ہیں۔ یہ برقی رو کتنے قسم کی ہے، کتنی تعداد پر مشتمل ہے۔ اس کا شمار کیا ہے، آدمی کسی ذریعہ سے گن نہیں سکتا۔ البتہ یہ برقی رَو دماغی خلیوں کے تصرف سے باہر آتی ہے تو طرح طرح کے رنگوں کا جال آنکھوں کے سامنے لاتی ہے، علاوہ آنکھوں کے، چکھنے کی حس، سونگھنے کی حس سوچنے کی حس، بولنے کی حس اور چھونے کی حس وغیرہ اسی سے بنتی ہے۔

وغیرہ سے مراد یہ نہیں ہے کہ حسیں تعداد میں اتنی ہی ہیں بلکہ یقیناً اور بہت سی حسیں ہیں جو انسان کے علم میں نہیں ہیں۔

باب دوئم

روشنیوں کی کمی اور زیادتی سے پیدا ہونے والے امراض

مرگی کا دَورہ

جب خلیوں میں بَرقی رَو کا تصرف ہوتا ہے اور یہ رَو کی شکل اختیار کرکے ایک دوسرے سے ٹکراتا ہے تو اس ٹکراؤ سے بے شمار رنگ بنتے ہیں۔ ان رنگوں کا نام ہم وہم یا خیال بھی رکھ سکتے ہیں اور حقیقتاً یہ تمام کیفیات جو ہمارے دماغ میں وارد ہوتی ہیں انہی رنگوں کا تنوّع ہے۔ یہ تنوّع کبھی اپنی حدوں سے باہر نکلنا چاہتا ہے۔ لیکن باہر نکلنے کا کوئی نہ کوئی راستہ اگر اسے ملے جبھی یہ ممکن ہے کہ باہر نکل سکے۔ ہوتا یہ ہے کہ اتفاق سے ام الدماغ کے اندر بہت سی رَو جمع ہوجاتی ہیں اور جمع ہوکے ایک دوسرے کا راستہ روک دیتی ہیں وہ دروازے جو باہر لیجانے یا اندر لانے کا کام کرتے ہیں ان سب میں اتنا ہجوم ہوجاتا ہے کہ باہر آنے یا اندر جانے میں رکاوٹ پیدا ہونے لگتی ہے۔ اگر ایسی حالت میں پانی سامنے آجائے تو اس بند رو کی شعاعیں کئی گنا ہوجاتی ہیں، جس سے مرگی کا دورہ پڑتا ہے۔ نیز اس وقت تک جب تک آنے جانے والے دروازوں کا ہجوم معمول سے زیادہ رہے گا۔ مرگی کا دورہ آدمی کو بے ہوش رکھے گا۔ جس

وقت وہ دروازے کھلنا شروع ہوں گے، مریض کو ہوش آجائے گا۔ چونکہ اعصاب تمام مفلوج ہوچکے ہیں اس لئے حرکت بھی دیر میں ہوگی۔ آہستہ آہستہ مریض اپنی حالت پر آئے گا۔ پانی پر نظر پڑنے کے علاوہ اور بہت سے حالات ایسے ہوسکتے ہیں جس سے مرگی کا دَورہ پڑجائے لیکن ایسی حالت میں جلد سے جلد دروازوں سے بَرقی رو کا ہجوم کم ہونا چاہیئے۔ اگر دیر تک یہ حالت باقی رہے تو مریض خطرے میں پڑجاتا ہے (مریض کے گرنے کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ دماغ کی رَو اعصاب پر کام کرنا چھوڑدیتی ہے) اس کا بہت آسان طریقہ یہ ہے کہ سر کو زمین سے ہاتھ پر اٹھالیا جائے مگر صرف ایک انچ۔ اس سے زیادہ نہیں۔ دو تین مرتبہ سر کو ہلکی جنبش سے ہلایا جائے۔ دورہ ختم ہوجائے گا۔ تاہم آنکھوں کی پتلیوں کی نگرانی کچھ دیر تک کریں تاکہ وہ خلیے جو حافظہ سے متعلق ہیں، دیکھنے والے کی نگاہوں سے ٹکرائیں۔ اس سے دروازوں میں ہجوم کی رَو تیزی سے کم ہوجائے گی۔

مرگی کے مرض کی ایک شناخت یہ بھی ہے کہ پتلیاں اپنی جگہ سے کچھ نہ کچھ اوپر کی طرف ہٹ جاتی ہیں۔

دیوانگی یا پاگل پن کی وجوہات

جب آدمی پر دیوانگی کا دورہ پڑتا ہے۔ ابتدا کسی طرح ہو۔ خواہ تھوڑا تھوڑا یا اچانک۔ اس میں ہمیشہ ام الدماغ کے اندر رَو کا ہجوم ہوجاتا ہے اور چونکہ ان کے نکلنے کا راستہ نہیں ہوتا لہٰذا دباؤ کی بنا پر خلیوں کے اندر کی دیوار

ٹوٹ جاتی ہیں اور راستہ کہیں کہیں سے زیادہ کھل جاتا ہے۔

یہ ضروری نہیں ہے کہ کہیں خلا قطعی نہ ہو۔ اکثر خلیوں میں رَو صفر کے برابر ہو جاتی ہے تو آدمی بیٹھے بیٹھے بالکل بے خیال ہو جاتا ہے اگرچہ یہ کوئی مرض نہیں ہے لیکن ام الدماغ میں جب ایسا خلا واقع ہوتا ہے تو خلیوں میں ایک سمت رو کا تصرف بہت بڑھ جاتا ہے۔ یہاں تک کہ وہ خلئے کسی قسم کی یادداشت سے خالی ہو جاتے ہیں۔ اگرچہ آدمی پرانے واقعات یاد کرنا چاہتا ہے بار بار یاد کرنا چاہتا ہے لیکن یاد نہیں آتے۔ ایک طرف تو یہ ہوتا ہے اور دوسری طرف رو کا اتنا ہجوم ہو جاتا ہے کہ دماغ کام کرنا چھوڑ دیتا ہے۔ اس طرح خلیوں کی رو میں جو ترتیب ہونی چاہیئے وہ نہیں رہتی بلکہ اسمیں ایسی بے قاعدگی ہو جاتی ہے کہ مریض ایک بات زمین کی کہتا ہے۔ ایک آسمان کی۔ ایسے شخص کو ہم اپنی اصطلاح میں پاگل کہتے ہیں۔ پاگل پن کم ہو یا زیادہ اس کی کوئی شرط نہیں۔

حافظہ کی کمزوری

بعض اوقات صرف چند ہزار خلئے رَو کے تصرف سے بالکل خالی ہو جاتے ہیں یا ان میں رو کا تصرف قطعی نہیں رہتا۔ رُو کا تصرف نہ ہونے سے یہ منشا نہیں ہے کہ رَو رہتی ہی نہیں ہے بلکہ رَو میں ترتیب نہیں رہتی۔ یہاں تک کہ وہ بالکل بے قاعدہ ہو جاتی ہے۔ اب چند ہزار خلیوں کے بے ترتیب ہونے کا اثر یہ ہوتا ہے کہ آدمی ایک بات کا تعلق دوسری بات سے قائم

نہیں رکھ سکتا۔ کبھی کبھی اس پر بڑی شرمندگی ہوتی ہے۔ ایسا ممکن ہے کہ ہر شخص کے ساتھ اس قسم کے واقعات پیش نہ آتے ہوں۔ یہ کوئی بیماری نہیں ہے، مگر بار بار ایسا ہونے سے بیماری پیدا ہو جاتی ہے اس کو حافظہ کی زیادہ کمزوری کا نام دیا جاتا ہے۔

بخار اور اُس کی قسمیں

جب ام الدماغ میں اس طرح کے کئی خلا بن جاتے ہیں اور کئی جگہ رُو کا ہجوم ہو جاتا ہے تو کئی قسم کے بخار شروع ہو جاتے ہیں۔ ان بخاروں کی وجہ رُو کے ہجوم کا اچانک رنگ بدلنا ہے۔ رنگ کے اچانک تبدیلی کے عمل کو یرقان کہتے ہیں۔ اور یہ مرض مہلک ہے۔ اس کا علاج آسان ہو جاتا ہے اگر مریض لیٹا رہے اور کھانے میں ممنوع اشیاء استعمال نہ کرے۔

دوسرے نمبر پر ٹائیفائیڈ یعنی معیادی بخار ہے۔ اس کا وقت معین ہے پھر بھی اگر صحیح علاج کیا جائے تو بہت جلد افاقہ ہو جاتا ہے۔

تیسرے نمبر پر لال بخار آتا ہے۔ یہ ایک سو چار سے کم نہیں ہوتا۔ چہرہ پر سُرخی آجاتی ہے۔ ہاتھ پیروں میں اینٹھن رہتی ہے۔ بے چینی ہوتی ہے۔ کبھی کبھی کمر سے نیچے کا حصہ بالکل بیکار ہو جاتا ہے۔ مریض حرکت نہیں کرسکتا۔

چوتھے نمبر پر گردن توڑ بخار آتا ہے۔ اس میں جہاں خلیوں کی جگہ خالی ہوتی ہے وہاں مخلوط رنگ کی رَو پانی بن جاتی ہے۔ اس پانی کو نکال

دیا جائے اور صحیح علاج کیا جائے۔

پانچویں نمبر میں کالا بخار آتا ہے۔ اس میں مریض کا رنگ بالکل سیاہ ہو جاتا ہے۔ لیکن زیادہ مہلک نہیں ہے۔ اس کا صحیح علاج کیا جائے تو جلد افاقہ ہو جاتا ہے۔

گلٹی کا بخار

اگر ام الدماغ کے اندر خلا بہت واقع ہو جائے اور ہجوم بہت کم ہو تو اسپائنل کارڈ (Spinal cord) (ریڑھ کی ہڈی) سے جو تار حرارت لے کر جاتے ہیں وہ حرارت مقدار میں اتنی کم ہوتی ہے کہ کہیں نہ کہیں جوڑ میں گلٹی بن جاتی ہے۔ گلٹی سکنڈوں میں چھوٹے چھوٹے باریک کیڑے پیدا کر دیتی ہے اس کی وجہ حرارت کا ایک سمت میں زور ہو جاتا ہے۔ اکثر اوقات حرارت کا یہ زور اتنا بڑھ جاتا ہے کہ مریض کا ٹمپریچر ایک سو آٹھ، ایک سو دس تک پہنچ جاتا ہے۔ اور بعض اوقات ایک سو دس سے بھی اوپر چلا جاتا ہے اور نتیجہ میں موت واقع ہو جاتی ہے۔ اگر ابتدا میں اس کو صحیح سمجھ لیا جائے اور صحیح معالجہ ہو تو مریض شفایاب ہو سکتا ہے۔

دِق اور سِل

اگر ام الدماغ میں چھوٹے چھوٹے خلا بن جائیں اور اُن کی تعداد

بہت زیادہ ہو جائے تو پھیپھڑوں میں ایک خاص قدوقامت کے کیڑے گلے کے ذریعے اُترتے رہتے ہیں۔ یہ کیڑے کہیں بھی جمع ہو جاتے ہیں اور یہی مرض دق یا سل کہلاتا ہے۔ اسی وجہ سے ان امراض میں کھانسی کی بڑی اہمیت ہے۔ اس کے علاج میں احتیاط سے کام لینا چاہیئے۔

کُبڑا پن

وہ ریشے جو اسپائنل کورڈ میں صحت مند ہوتے ہیں، کسی نہ کسی طرح کمزور ریشوں کو تقویت پہنچاتے ہیں۔ ان کو تقویت پہنچانے کا ذریعہ وہی برقی رَو ہے جو دماغ کے خلیوں میں تصرف کرتی ہے۔ اگر ان طاقتور ریشوں کی تقسیم یکساں ہے تو آدمی کا سینہ مضبوط ہوتا ہے۔ اگر تقسیم میں یکسانیت نہیں ہے تو سینہ کی پسلیاں جو ان کی زد میں آتی ہیں، کمزور اور نرم رہ جاتی ہیں۔ اسی وجہ سے کبھی کبھی کوئی صاحب کُبڑے بھی دیکھے جاتے ہیں۔ اگر یہ مرض ہو تو تقریباً لاعلاج ہے۔ پیدائشی نہ ہو تو نہایت محتاط معالجہ سے ٹھیک ہو جاتا ہے۔

لقوہ کی حقیقت

جب کبھی اس رُو کا تصرّف چہرہ کی کسی سمت میں ہوتا ہے تو لقوہ ہو جاتا ہے۔ لقوہ کا تعلق اعصاب سے ہے۔ یہ تنہا ام الدماغ کی وجہ سے نہیں ہوتا۔ دماغ کے خلیوں کی درمیانی رَو جب ایک طرف زور ڈالتی ہے تو

اعصاب کو ٹیڑھا کر دیتی ہے۔ اس کا اثر کانوں، آنکھوں، ناک اور جبڑے
پر پڑتا ہے۔ بعض اوقات بینائی بھی اس سے متاثر ہو جاتی ہے۔ ناک کی
ہڈیاں بھی ٹیڑھی ہو جاتی ہیں اور جبڑہ کا جو حصہ دانتوں کو سنبھالے ہوئے ہے
وہ حصہ بھی متاثر ہو جاتا ہے۔ اس رَو کا اثر زیادہ تر پیشانی کی رو سے ہوتا ہے
اگر اس کا علاج بروقت کر لیا جائے تو اس حد تک شفا حاصل ہو جاتی ہے
کہ بغیر غور کئے یہ پتہ نہیں چلتا کہ اس شخص کو کبھی لقوہ ہوا تھا۔

ہنسلی کا ٹوٹ جانا

جس ہڈی کو ہنسلی کہتے ہیں، گردن کے اردگرد اس رو کی گذرگاہ ہے
جو ام الدماغ سے چلتی ہے اس ہڈی کے ٹوٹنے سے بھی ام الدماغ کے ریشوں
میں نقص واقع ہو جاتا ہے۔ اس نقص کو سوائے بندش کے دور نہیں کیا جا سکتا
کیونکہ بندش سے ہی وہ رَو اپنی جگہ پھر قائم ہو جاتی ہے۔ جہاں سے وہ ہٹ
چکی تھی۔ اس مرض میں نیلی شیشی کا تیل نہایت مفید علاج ہے لیکن پھر بھی اس
میں گرہ پڑنے کا امکان ہے۔ یہ گرہ ہاتھ پیروں سے کام کرنے والوں کے لئے تو
کوئی مضرت نہیں رکھتی لیکن دماغی کام کرنے والوں کو نقصان پہنچاتی ہے، یہ
گرہ جس قدر تحلیل ہو جائے دماغی کام کرنے والوں کے لئے
بہتر ہے۔

ہارٹ فیلیر

فالج اور پولیو کے اسباب

برقی رَو جب ام الدماغ سے گذرتی ہے اور کوئی وجہ ایسی
ہو جاتی ہے کہ اس رَو کے درمیان کوسمک ریز (Cosmic Rays) آجائے
اور کم سے کم اپنی جگہ سے چار انچ بائیں طرف ہٹی ہوئی ہو تو اس کا حملہ یک
لخت دل پر ہوتا ہے، اس کو کچھ بھی کہہ دیجئے خواہ ہارٹ فیلیر HEART FAILURE
کا نام دیجئے یا کسی اور طرح کی موت کا مریض کے بچ جانے کے امکانات
بہت کم ہیں بلکہ نہ ہونے کے برابر۔ لیکن یہی کوسمک ریز جب داہنی طرف
چار انچ ہٹی ہوئی ہو تو برقی نظام سب کا سب تباہ کر دیتی ہے۔ یہاں تک کہ
سیدھے کندھے سے پیر تک اس کا اثر ہوتا ہے۔ اسی کو فالج کا نام دیا جاتا ہے
اور پولیو بھی کہا جاتا ہے۔ بروقت فالج کا علاج کر لینے سے صحتمندی بہت
آسان ہو جاتی ہے۔ تاخیر ہو جانے یا علاج غلط ہو تو بہت مشکلات پیش
آتی ہیں۔

دل اور کوسمک ریز

دیکھنے کی بات یہ ہے کہ دل کی جنبش اور پمپنگ سسٹم پیدائش سے

موت تک کوسمک ریز کے ذریعہ ہوتی ہے. لیکن یہ کوسمک ریز متوازن ہوتی ہیں. اوران کے داخل ہونے کا طریقہ مسامات کے ذریعہ قائم ہے یہ ہمہ وقت دل کو ہلاتی ہیں لیکن زیادہ مؤثر دہ کوسمک ریز ہیں جو دماغ کے مسامات سے داخل ہوتی ہیں. ان شعاعوں کی بھی بے شمار قسمیں ہیں. چنانچہ یہ دماغ میں داخل ہوتے ہی ارب ہا ارب خلیوں میں عمل کرتی ہیں.

یہ تمام برقی رَو جو خلیوں میں بنتی ہے زیادہ تر ام الدماغ کے ذریعہ جسم کو ملتی ہے. اگراس رو کی تقسیم صحیح ہوتی ہے تو آدمی تندرست رہتا ہے اور دل خون کو صحیح طریقہ پر پمپ کرتا ہے.

یہاں یہ بات قابلِ ذکر ہے کہ دل کی لاکھوں رگیں اپنا اپنا کام کرتی ہیں. اگر اتفاق سے ان رگوں میں کچھ رگوں کا کام صحیح نہ رہے تو اس کا اثر تمام اعصاب پر پڑتا ہے اس کے لئے بروقت صحیح علاج کرلیا جائے تو مریض بہت جلد تندرست ہوجاتا ہے.

ذیابیطیس اور جگر میں اَلسَر کی وجوہات

جگر قدرت کا بنایا ہوا ایک عجوبہ ہے جس میں لاکھوں قسم کی برقی رَو ہر وقت دوڑتی رہتی ہیں۔ یہ اپنی ساخت میں اتنا مضبوط ہوتا ہے کہ اگر اس کی خرابیاں شروع ہوجائیں تو کم سے کم پندرہ سال میں اسے بیکار کرتی ہیں.

اس میں اور ذخیروں کے علاوہ فولاد' اور گلائیکوجین (مٹھاس) کا بڑا ذخیرہ ہوتا ہے. دراصل گلائیکوجین ہی جسم کی سب سے بڑی قوت ہے. اس کے اندر سے جو برقی رو گذرتی ہے وہ زائد اور بیکار خلیوں کو الگ کرکے خون میں صحتمند خلئے شامل کردیتی ہے. جگر کے اندر کبھی الَسَر بھی ہوجاتا ہے. اس کا سبب یہ ہے کہ غیر صحت مند خلیوں کی تعداد لاکھوں گنی زیادہ ہوجاتی ہے اور اس کا انحصار غذا پر ہے. اگر غذا بار بار اور زیادہ مقدار میں کھائی جائے تو معدہ میں اس کا قوام صحیح نہیں بنتا جس سے آہستہ آہستہ جگر متاثر ہوتا رہتا ہے اور خراب ہوجاتا ہے. جگر کا تعلق براہ راست معدہ اور آنتوں سے ہے. ان آنتوں میں قدرت کا ایک خاص پرزہ لگا ہوا ہے جس کو لبلبہ کہتے ہیں اور اسی کے اوپر تمام جسم کو صحت مند رکھنے کی ذمہ داری ہے. یہ حسب ضرورت انسولین (Insolin) بناتا ہے اور جگر کو دیتا ہے اور انسولین کی کمی سے ذیابیطس ہوجاتی ہے جس کا تمام اعصاب پر اثر پڑتا ہے.

تِلّی، پِتّہ اور گُردے کا عمل

"تِلّی" کا ایک خاص کام ہے. وہ یہ ہے کہ خون میں جتنے زہریلے مادّے پیدا ہوتے ہیں ان سب کو جذب کرتی ہے اور یہاں تک ان کی نوعیت بدل دیتی۔ ہے کہ انہیں خشک کردیتی ہے. تِلّی کی خرابیاں برقی رو کی کمی سے ہوتی ہیں.

"پتہ" اب ہم پتہ کا ذکر کرتے ہیں۔ برقی رَو کی کمی جسم میں دو طرح
کی ہوتی ہے۔ ایک کی کمی سے تلی متاثر ہوتی ہے اور خراب ہو جاتی ہے اور
دوسری کی کمی سے پتہ متاثر ہوتا ہے۔ پتہ حالانکہ بہت مختصر ہوتا ہے لیکن خون
کے دوران میں جو ایک خاص قسم کا زہر اس کے اندر سے ہو کر گذرتا ہے اس کو
جذب کر کے خشک کر دیتا ہے اس زہر کے جذب اور خشک ہونے کا ایک خاص
طریقہ ہے وہ یہ کہ ایک خاص برقی رَو پیدا ہوتی رہتی ہے اور اس کو جلاتی
رہتی ہے۔

"گُردہ" تمام خون جو جسم کے کسی بھی حصّہ سے گذرتا ہے۔ گردوں میں
جاتا ہے۔ گردے اس کا توازن برقرار رکھتے ہیں۔ مثلاً گردے شکر تولتے ہیں
اگر شکر زیادہ ہے تو اسے مثانہ میں پھینک دیتے ہیں۔ اور بہت سی رطوبتیں ایسی
ہیں کہ جو گُردوں میں تولی جاتی ہیں۔ زیادہ مقدار مثانہ میں چلی جاتی ہے' اور جو
صحیح مقدار ہے وہ خون میں گردش کرتی رہتی ہے۔ بالآخر ان فاسد مادّوں
سے مثانہ بھر جاتا ہے اور یہ فاسد مادّے پیشاب کے ذریعہ خارج ہو جاتے ہیں۔

غیر متوازن برقی رَو سے جوڑوں پر ورم آجاتا ہے

خون کے اندر برقی رَو جب تک متوازن رہتی ہے آدمی صحتمند رہتا
ہے۔ کسی وجہ سے اگر یہ رَو غیر متوازن ہو جائے تو وہ پٹھے جو جوڑوں کو سنبھالتے
ہیں۔ ان کے اندر کوئی نہ کوئی مقدار گھٹ جاتی ہے یا بڑھ جاتی ہے یہ مقدار

چکنائیوں کی ہوتی ہے۔ اگر چکنائی بڑھ جائے تو جوڑوں پر ورم آجاتا ہے اور اگر
چکنائی کم ہو جائے تو حرکت کرنے میں بہت تکلیف ہوتی ہے اور پٹھے خشک
ہوتے چلے جاتے ہیں یہاں تک کہ آدمی چلنے پھرنے کے قابل نہیں رہتا۔

اُڑ کر لگنے والے امراض

جلد کے تین پرت ہوتے ہیں۔ اور ہر جلد کے نیچے دو پرت ہوتے
ہیں، ایک نہایت نازک اور ایک دبیز۔ نازک پرت کے متاثر ہو جانے سے
موتی جھرہ وغیرہ کے امراض ہوتے ہیں۔ اور دبیز پرت کے متاثر ہونے سے پھوڑے
پھنسیاں' داد' چنبل وغیرہ ہو جاتے ہیں۔

برقی رَو تین طرح کی ہوتی ہیں۔ ان میں ایک رَو جلد کے پہلے اور
دوسرے حصّہ کو قطعی متاثر نہیں کرتی۔ دوسری رَو صرف دوسرے پرت کو
متاثر کرتی ہے' پہلے پرت پر اثر نہیں ڈالتی۔ تیسری رَو صرف پہلے پرت پر
اثر ڈالتی ہے۔ اسی مناسبت سے مرض میں شدت یا کمی واقع ہوتی ہے یہ
واضح رہے کہ برقی رَو کے تاثر سے پیدا ہونے والے یہ امراض اُڑ کر لگتے ہیں۔

جب سورج کی روشنی کے ذریعہ برقی رَو جتنی کہ جسم پر پڑنی چاہیئے
اتنی نہیں پڑتی بلکہ اس میں زیادتی ہو جاتی ہے تو جلد کے تیسرے پرت سے
جلدی امراض شروع ہوتے ہیں۔ مثلاً چیچک وغیرہ۔

اگر کمی اعتدال کے ساتھ ہوتی ہے تو امراض جلد کے دوسرے پرت

سے شروع ہوتے ہیں جیسے خسرہ وغیرہ۔

اگر دھوپ جسم تک کم مقدار میں پہنچی ہے تو جسم کے پہلے پرت سے جلدی امراض شروع ہوتے ہیں جیسے موتی جھرہ وغیرہ۔

کینسر کیوں ہوتا ہے

کینسر خون کو مضرت پہنچاتا ہے وہ اس طرح کہ خون میں برقی رو جن جن حصوں سے بچکر نکل جاتی ہے ان حصوں میں جان نہیں رہتی اور ساتھ ہی ساتھ ان ہی حصوں میں بہت باریک گول کیڑے بن جاتے ہیں۔ یہ کیڑا دراصل سوراخ ہوتا ہے۔ اس سوراخ کی خوراک برقی رَو ہوتی ہے، وہ بُرقی رَو جو زندگی کے مصرف میں آنی چاہیئے تھی وہ ان سوراخوں کی خوراک بن جاتی ہے نتیجہ میں خوراک کا ایک چھوٹے سے چھوٹا ذرّہ بجائے فائدے کے خون کو نقصان پہنچاتا ہے۔ اس کا علاج یہ ہے کہ گیندے کے چھوٹے پھول کی چار پتیاں صبح نہار مُنہ کھالی جائیں۔ اور اس کے آدھے گھنٹے بعد تک کوئی چیز استعمال نہ کی جائے۔

نوٹ: کینسر ایک ایسا مرض ہے جو باختیار ہے، سنتا ہے، حواس رکھتا ہے، اگر اس سے دوستی کرلی جائے اور کبھی کبھی تنہائی میں بشرطیکہ مریض سوتا ہو اس کی خوشامد کی جائے! یہ کہا جائے کہ "بھائی تم بہت اچھے ہو، بہت مہربان ہو، یہ آدمی بہت پریشان ہے اس کو معاف کردو" تو مریض کو چھوڑ دیتا ہے اور دوست داری کا ثبوت دیتا ہے۔

گیندے کا چھوٹا پھول بھی کینسر کے علاج میں اہمیت رکھتا ہے۔ گیندے کے چھوٹے پھول کی چار پتیاں صبح نہار منہ کھالی جائیں اور اس کے آدھ گھنٹہ بعد تک کوئی چیز استعمال نہ کی جائے۔ گیندے کے چھوٹے پھول میں وہ برقی رو موجود ہے جو سوراخوں کی خوراک بنتی ہے۔ اس کی وجہ سے خون میں دور کرنے والی برقی رو کم سے کم سوراخوں کی خوراک بنتی ہے۔ اور کچھ عرصہ بعد گیندے کے پھول میں کام کرنے والی رَو اس کی قائم مقام بن جاتی ہے۔

رنگ اور روشنی سے علاج کا اصول

رنگ اور روشنی سے علاج اس اصول پر قائم ہے کہ لہروں کے ذریعہ انسان کے اندر رنگ ٹوٹ کر زندگی بنتے ہیں. جب یہ رنگ انسانی جسم میں اپنی صحیح مقدار میں موجود ہوتے ہیں تو انسان بالکل تندرست رہتا ہے. اگر ان رنگوں میں اعتدال باقی نہ رہے تو کوئی نہ کوئی بیماری پیدا ہو جاتی ہے. اگر رنگ کی مقدار کو کنٹرول کر لیا جائے تو مرض کا علاج ہو جاتا ہے۔ ان رنگوں کی کمی کو پورا کرنے یا زیادتی کو ختم کرنے کے لئے سورج کی شعاعوں اور روشنی سے مدد لی جاتی ہے۔

روشنی اور رنگ سے علاج کا طریقہ

رنگ یا روشنی سے امراض کا علاج اس قدر آسان ہے کہ معمولی سوجھ بوجھ کا آدمی بھی اس سے فائدہ اٹھا سکتا ہے. اس علاج میں وقت بھی کم صرف ہوتا ہے، خرچ بھی کچھ نہیں ہوتا اور دوائیں ہمیشہ تازہ استعمال کی جا سکتی ہیں۔

طریقہ اوّل : جس رنگ کی ضرورت ہو اس رنگ کی ایک بوتل بازار سے خرید کر پہلے اسے ٹھنڈے پانی سے اور پھر گرم پانی سے خوب اچھی طرح

صاف کر لینا چاہیئے تاکہ بوتل کے اندر کی سطح میں کسی قسم کا میل باقی نہ رہے. اگر بوتل کے اوپر کوئی لیبل یا کاغذ وغیرہ لگا ہوا ہو اسے بھی دور کر دینا چاہیئے. شیشی کو صاف کرنے کے بعد اس میں آب مقطر (DISTILLED WATER) اس طرح بھرنا چاہیئے کہ بوتل یا شیشی کا ایک چوتھائی اوپری حصّہ خالی رہے. اس بھری ہوئی بوتل یا شیشی کو لکڑی کی میز یا چوکی پر ایسی جگہ رکھنا چاہیئے جہاں صاف اور کھلی ہوئی دھوپ ہو. اگر بازار میں مطلوبہ رنگ کی بوتل یا شیشی فراہم نہ ہو سکے تو صاف پکے شیشے کی سفید بوتل خرید کر اس پر ٹرانسپرنٹ کاغذ اس طرح چپکا دیا جائے کہ بوتل اوپر، نیچے اور اطراف میں کاغذ کے اندر آ جائے. ٹرانسپرنٹ کاغذ سے مراد وہ کاغذ ہے جو اگربتیوں وغیرہ کے پیکٹ پر خوبصورتی کے لئے لگایا جاتا ہے. اگر ایسا کاغذ دستیاب نہ ہو تو ٹرانسپرنٹ پلاسٹک شیٹ سے بھی کام لیا جا سکتا ہے۔

۱. ایک چوتھائی خالی بوتل چھوڑ کر پانی کو بوتل میں دھوپ میں چار یا چھ گھنٹے تک رکھا جائے. پانی تیار کرنے کا بہترین وقت دن میں دس گیارہ بجے سے چار بجے تک ہے. پانی تیار ہونے کی شناخت یہ ہے کہ بوتل کے خالی حصّہ پر بھاپ کی طرح کچھ بوندیں جمع ہو جاتی ہیں۔

۲. ایک شیشی کو دوسری شیشی کے قریب اس طرح نہ رکھیں کہ ایک شیشی کا سایہ دوسری شیشی پر پڑے۔

۳. جس مقام پر شیشیاں رکھی جائیں وہاں کسی قسم کا گرد و غبار یا دھواں نہیں رہنا چاہیئے. شیشیوں کے اوپر کارک مضبوطی سے لگا رہنا چاہیئے۔

دوسرا طریقہ : ـــــــ برسات کے دنوں میں جب کہ سورج کبھی
نکلتا ہے اور کبھی ابر میں رہتا ہے یہ طریقہ اختیار کیا جائے کہ جس رنگ کی
ضرورت ہو اسی رنگ کی بوتل میں شوگر آف ملک کی دو گرین کی ٹکیاں حسب
قاعدہ بھر کر متواتر پندرہ یوم یا ایک ماہ تک روزانہ چھ گھنٹہ دھوپ میں رکھی
جائیں۔ درمیان میں ہر چوتھے روز ان کو ہلاتے رہیں تاکہ گولیوں میں سورج
کی کرنیں خوب اچھی طرح جذب ہو جائیں۔ پندرہ روز کے بعد ان گولیوں
کو بطور دوا استعمال کیا جا سکتا ہے۔

تیسرا طریقہ : ـــــــ کمرے کے اُس رُخ پر جدھر سے دھوپ
آتی ہو، مختلف کھڑکیوں میں مختلف رنگ کے شیشے لگوا دیئے جائیں اور ان
پر پردہ کھینچ دیں مریض کو اُس کمرے میں آرام دہ بستر پر لٹا کر تمام دروازے
اور کھڑکیاں بند کر کے کمرے میں اندھیرا کر لیا جائے۔ اب مریض کو جس رنگ
کی ضرورت ہے اُس رنگ کے شیشہ والی کھڑکی سے پردہ ہٹا دیا جائے تاکہ
سورج کی روشنی اس مخصوص رنگ کے شیشے سے گذر کر اندر آئے۔ اس طرح
کمرے میں صرف وہی روشنی باقی رہے گی جس کی مریض کو ضرورت ہے۔
مثال کے طور پر ایک بخار کے مریض کو ایسے کمرے میں لٹا کر نیلے شیشے والی
کھڑکی کے پردے ہٹا دیں اور مریض کو اُس رنگ کی روشنی میں دو تین گھنٹہ
تک رہنے دیں۔ ہر نصف گھنٹے کے وقفے سے تھرمامیٹر کی مدد سے اس
مریض کا درجۂ حرارت دیکھتے رہیں تو آپ کو معلوم ہو گا کہ آہستہ آہستہ مریض کا

بخار کم ہو کر بالکل اُتر گیا ہے۔

چوتھا طریقہ : ـــــــ رات کے وقت اس علاج کا طریقہ یہ ہوگا۔
ایک ٹیبل لیمپ اسٹینڈ پر اس طرح فٹ کیا جائے کہ بلب کی روشنی مریض کے
پلنگ پر اُس جگہ پڑے جس جگہ روشنی کی ضرورت ہے۔ مطلوبہ رنگ کا بلب
لیکر روشن کر دیں اور مریض کو اُس روشنی میں لٹا دیں۔

پانچواں طریقہ : ـــــــ ڈیڑھ فٹ کا ایک بکس بنوا لیا جائے جس
میں چاروں طرف اس طرح کے خانے بنائے جائیں کہ ان میں حسبِ منشاء
جس رنگ کا چاہیں شیشہ لگا دیں۔ بکس کی زمین لکڑی کی ہونی چاہیئے۔ البتہ
چھت پر اگر کوئی ایسی دھات لگائی جائے جس کا ریفلیکشن پڑتا ہو تو زیادہ مناسب
ہے۔ اس لالٹین نما بکس کے اندر بلب لگا دیں یا تیز روشنی کا چراغ جلا دیں، اب
تین طرف کے خانے بند کر کے چوتھے خانے میں اسی رنگ کا شیشہ لگا کر جس
رنگ کی ضرورت ہو وہ روشنی حاصل کریں۔

چھٹا طریقہ : ـــــــ تیل بنانے کا طریقہ یہ ہے کہ مختلف رنگوں کی
بوتلوں میں کچّی گھانی کا خالص السی کا تیل بھر کر چالیس یوم تک دھوپ میں
رکھیں۔ اگر اس عرصہ میں بارش آجائے یا بادل چھا جائیں تو یہ دن شمار کر لیں
اور چالیس روز کے بعد اُتنے روز مزید دھوپ میں رکھ کر کورس پورا کر لیں۔
تیل تیار ہو جانے کے بعد اُس کی مالش کرائی جائے۔ مالش صبح و شام پانچ پانچ
منٹ وائروں میں کرنی چاہیئے۔

سر میں مالش کرنے کے لئے آسمانی رنگ کی بوتل میں تلوں کا تیل تیار کیا
جائے. یہ تیل ایسے مریضوں کے لئے مفید ہوتا ہے جن کے دماغ کو گرمی چڑھ گئی
ہو. مریض کبھی ہوش میں اور کبھی بے ہوش ہو جاتا ہو اور بیہوشی کی حالت میں
بے سروپا باتیں بکتا ہو، ڈرتا ہو اور یہ کہتا ہو کہ مجھے ایک سایہ نظر آتا ہے. یا آواز
آتی ہے کہ چلو میرے ساتھ چلو، غرضیکہ دماغ گرمی کی وجہ سے بے قابو ہو گیا ہو
اس تیل کو سر میں جذب کرانے سے چند منٹ میں ہوش و حواس دُرست
ہو جاتے ہیں.

نیلی بوتل میں تیار کیا ہوا تلوں کا تیل اُن لوگوں کے لئے انتہائی درجہ
فائدہ مند ہے جو دماغی کام کرتے ہیں یا زیادہ کام کرنے سے دماغی کمزوری
پیدا ہو گئی ہو یا یادداشت کم ہو گئی ہو، گرمی کی وجہ سے دماغ بھاری رہتا ہو.
بالوں کی جڑیں کمزور ہو گئی ہوں، سر میں درد، گنج اور کھجلی کی زیادتی سے جو تکلیف
ہو اُس کے لئے نیلے رنگ کی بوتل کا تیل نہایت فائدہ مند ہے. جن طلبا، کو
مضامین یاد نہ رہتے ہوں اور دانشوروں کو مسائل کے سلجھانے میں وقت
پیش آتی ہو اُن کے لئے یہ تیل قدرت کا انمول عطیہ ثابت ہوا ہے. اس کے
صبح و شام استعمال سے ڈراؤنے خواب آنا بند ہو جاتے ہیں. دماغ میں نزلہ
اگر جم گیا ہو اور اس کی وجہ سے سر میں بھاری پن ہو تو اس تیل کے استعمال سے
بلغم رقیق ہو کر ناک سے خارج ہو جاتا ہے. بینائی کے لئے قوت بخش ہے. یہ
بھی دیکھا گیا ہے کہ اس کے مسلسل استعمال سے موتیا بند کا پانی اُترنا بند ہو گیا ہے۔

سُرخ رنگ کی بوتل میں تیار کیا ہوا تیل ایسے مریضوں کو فی الفور شفا
بخشتا ہے جن کو سردی کی وجہ سے بدن کے کسی حصّہ میں درد رہنے لگا ہو.
بینگنی اور نارنجی رنگ کی بوتل میں تیار کئے ہوئے تیل نے آتشک کے
زخموں پر جادو کا اثر دکھلایا ہے. جو مریض رات کو زخموں میں تکلیف سے چیختے
اور چلاتے تھے ایک مرتبہ کے تیل لگانے سے ان کو راحت ہوئی ہے.

ساتواں طریقہ : ——— شیشے کے رنگین جار میں DISTILLED-
WATER امپیول AMPULE رکھکر ایک ماہ تک روزانہ گیارہ بجے سے
چار بجے تک دھوپ میں رکھیں اور جس رنگ کی ضرورت ہو اُس رنگ کا
ایک یا دو "C C" انجکشن لگوائیں. صرف ایک انجکشن سے مرض کا قلع قمع ہوتے
دیکھا گیا ہے. اگر ضرورت پڑے تو ایک انجکشن کا وقفہ دوسرے انجکشن سے کم از
کم ایک ہفتہ ضرور ہونا چاہیئے کمر میں بیس سال کا پرانا درد سُرخ رنگ میں تیار کئے
ہوئے صرف ایک انجکشن سے نیست و نابود ہوتے دیکھا گیا ہے.

نوٹ : انجکشن کا علاج کسی ہوشیار اور مستند معالج کے
مشورہ کے بغیر نہ کیا جائے.

آٹھواں طریقہ : آنکھوں کی بیماری، آنکھوں کی دکھن اور اُن
آنکھوں کے لئے جو آپریشن کے بعد خراب ہو گئی ہوں ہلکے آسمانی رنگ
کے شیشے کی عینک لگانا بہترین نتائج کا حامل ہے.

نوٹ :- آسمانی رنگ گلاس کی عینک دن میں صبح

۹ یا ۱۰ بجے سے شام ۴ یا ۵ بجے تک لگانی چاہیئے. زیادہ بہتر یہ ہے کہ دو یا تین گھنٹے کا وقفہ گذرنے پر عینک اتار دی جائے اور پندرہ بیس منٹ کے بعد دوبارہ لگائی جائے۔

باب چہارم

جسم انسانی میں رنگ کی کمی یا زیادتی سے پیدا ہونے والے امراض اور اُن کا علاج!

آسمانی رنگ خالص نیلا آسمان جیسا رنگ ہوتا ہے۔ یہ بہت ٹھنڈا ہوتا ہے۔

نیلا رنگ گہرا نیلا ہوتا ہے جس میں بہت ہلکی سرخی ہوتی ہے اس کو نیل کا رنگ یا ارغوانی رنگ کہتے ہیں. بوڑھے اور کمزور مریضوں اور بچوں کے لئے آسمانی نیلے کی نسبت گہرا نیلا ہمیشہ بہتر ہوتا ہے کیونکہ وہ زیادہ ٹھنڈک برداشت نہیں کرسکتے. یہ رنگ اس شیشی کا ہوتا ہے جس میں ولایتی ارنڈی کا تیل آتا ہے۔

سرخ رنگ

جسم میں اس رنگ کی کمی سے سستی، کاہلی، نیند کا زیادہ آنا، بھوک کی کمی، آنکھ اور ناخنوں میں کچھ نیلاپن. پیشاب پاخانہ کا رنگ سفید اور کچھ نیلگوں ہوتا ہے۔

نیلا رنگ

نیلے رنگ کی کمی سے غصّہ زیادہ آتا ہے، مزاج میں چڑچڑا پن رہتا ہے کبھی کبھی جسم گرم ہو جاتا ہے اور دو چار پتلے دست بھی آجاتے ہیں. آنکھوں کا رنگ گلابی ہو جاتا ہے، ناخن سرخ ہو جاتے ہیں. پیشاب سرخی مائل ہو جاتا ہے اور جسم کی رنگت زردی مائل ہو جاتی ہے.

آسمانی رنگ

آسمانی رنگ کی کمی سے صفرا، بخار، جلد کا رنگ خاکی، زیادہ پسینہ آنا، پیشاب زردی مائل سرخ، پتلے دست اور ان کا رنگ زردی اور سرخی لئے ہوئے ہوتا ہے، بعض اوقات ہرے دست آجاتے ہیں، آنکھوں میں سُرخی مائل ہلکی زردی جھلکتی ہے. آسمانی رنگ دماغی امراض کے حق میں اکسیر کا حکم رکھتا ہے.

ارغوانی اور نارنجی رنگ

ارغوانی رنگ گہرا نیلا، قدرے سرخی مائل ہوتا ہے، یہ بے خوابی کے لئے بہت مفید ہے. نمونیہ، گلے کی بیماریوں اور کھانسی کے لئے نہایت تاثیر رکھتا ہے پھیپھڑوں اور حلق کی نالی کو آرام دیتا ہے، بلغم کو خارج کرتا ہے.

زرد رنگ

زرد رنگ کی کمی امراض معدہ کا سبب بنتی ہے اور اس کی زیادتی بخار کے اسباب میں ایک سبب ہے.

سُرخ رنگ

سُرخ رنگ بڑا بھاری محرک ہے. حار یا گرمی دینے والا، فالج زدہ حصوں کے لئے عجیب وغریب تاثیر رکھتا ہے.

رنگ سے امراض کا علاج

آواز کا بھاری ہونا یا گلا بیٹھنا :-

اس کے لئے نیلے رنگ کا پانی فائدہ مند ہوگا. خوراک ۔ ۶ ماشہ یا زیادہ سے زیادہ ایک تولہ آدھے آدھے گھنٹے کے بعد پے در پے صبح و شام پئیں

آنکھوں میں وَرم :-

یہ نہایت خطرناک بیماری شمار کی جاتی ہے. اس کے لئے نیلے رنگ کے پانی کی خوراک اڑھائی تولہ یعنی ایک ایک اونس صبح و شام پیئیں،

مرض اگر شدید ہو تو ایک خوراک دوپہر کو بھی استعمال کرنی چاہیئے۔

آنتوں کی بیماری :-

اس مرض میں پاخانہ کرنے میں دقت پیش آتی ہے، ناشتہ اور کھانے سے قبل تین وقت زرد رنگ کا پانی پیئں۔

آنت کا اترنا :-

اس کے لئے بینجنی رنگ کا پانی تھوڑی تھوڑی مقدار میں عرصہ تک پینا چاہیئے۔

آدھا سیسی کا درد :-

اس درد کو شقیقہ بھی کہتے ہیں اور یہ بڑا تکلیف دہ مرض ہے۔ اس کے لئے نیلے رنگ کی شعاع پانچ منٹ تک اور ہرے رنگ کی شعاع تین منٹ تک درد کے مقام پر ڈالیں اور روزانہ آسمانی رنگ کے پانی کی ایک خوراک یعنی ایک اونس پلائیں۔

آنکھوں کے امراض :-

آنکھوں میں درد، آشوب چشم، سوجن، سرخی، آنکھوں میں زخم،

گوہانجنی اور روہے وغیرہ۔ یہ امراض ہاضمہ کی خرابی یا بیرونی عوارضات مثلاً گرمی، سردی، چوٹ، گردو غبار اور دھواں وغیرہ لگنے سے ہوتے ہیں، اگر ہاضمہ خراب ہو تو غذا میں گرم تاثیر والی اشیاء استعمال نہیں کرنی چاہئیں، ہلکی غذائیں استعمال کریں ہلکے نیلے رنگ (جسے آسمانی رنگ کہتے ہیں۔ اس میں ذرا بھی سرخی کی آمیزش نہیں ہوتی) کی عینک دو تین گھنٹے روز لگایا کریں، نیلے رنگ کی شعاع ایک دو منٹ تک منہ میں ڈالیں اور اگر پورے چہرے پر نیلی روشنی ڈالی جائے تو اور بھی مفید ہے۔ آنکھوں اور پلکوں پر نیلی روشنی ڈالنے سے دو مہینے میں روہے بالکل ختم ہو جاتے ہیں۔

آگ سے جلنا :-

نیلے رنگ کی شعاع ڈالنے سے جلن فوراً رفع ہو جاتی ہے۔ اور نیلے رنگ کے پانی کی گدی رکھنے سے فوراً آرام ملتا ہے۔

انفلوئنزا :-

تمام بخاروں کی وجہ جسم میں سرخ رنگ کی زیادتی ہوتی ہے جو نیلے رنگ سے دور کی جا سکتی ہے، چنانچہ مریض پر نیلی روشنی ڈالنا اور نیلی شیشی کا پانی بخار کے مریض کو ایک اونس ہر چار گھنٹے کے بعد پلانا چاہیئے۔ روشنی کے لئے ایک ایسا شیشہ لینا چاہیئے جس میں سبزی بھی جھلکتی ہے۔

اختلاج قلب اور دل کی دھڑکن

دل کے مقام پر آسمانی رنگ کی روشنی صبح و شام کم و بیش پندرہ بیس منٹ تک ڈالیں اور اس کے ساتھ آسمانی رنگ کی بوتل کا پانی ایک ایک اونس اور بینگنی رنگ سے تیار کیا ہوا پانی ۲-۲ اونس صبح شام پلائیں۔

اختناق الرحم (ہسٹریا)

اس مرض میں دورہ کے وقت آسمانی رنگ کی روشنی مریض پر ڈالیں، یہ مرض اکثر اسقاط حمل اور حیض کی خرابی کی بنا پر ہوتا ہے۔ اس مرض میں کافی حد تک سیلان الرحم (لیکوریا) کو بھی دخل ہے۔

اعصابی درد

سُرخ رنگ کی روشنی ڈالنا اور نارنجی رنگ کا پانی پلانا انتہائی فائدہ مند ہے۔

اَلسر

آسمانی رنگ کا پانی جس میں زرد رنگ زیادہ ہو دونوں شامل کر کے استعمال کیا جائے اور سر سے معدہ کے مقام تک آسمانی شعاع ڈالی جائے۔

احتلام

یہ مرض جامنی رنگ کی روشنی ریڑھ کی ہڈی پر ڈالنے اور اسی رنگ کا پانی ایک ایک اونس دن میں تین مرتبہ پلانے سے چند روز میں جاتا رہتا ہے۔

اندامِ نہانی کی سُوجن

اس مرض کے لئے جامنی رنگ کی خوراکیں صبح و شام پلانی چاہئیں۔

احساسِ کمتری

افسردہ دلی اور ہر وقت رنج و غم میں مبتلا رہنا۔ اس کے لئے سُرخ رنگ بہت مفید ہے کیونکہ اس سے شجاعت اور مردانگی پیدا ہوتی ہے، نیز نارنجی رنگ بھی جس سے دل کی پریشانی دور ہو کر سکون ملتا ہے، استعمال کیا جاتا ہے ایسے مریضوں کو زیادہ تر لال رنگ کے کپڑے پہننے چاہئیں، سونے کے کمرے میں پردے بھی سرخ ہوں، البتہ پلنگ کی چادریں، تکیہ کے غلاف نارنجی رنگ کے ہونے چاہئیں اور ایک چھوٹی سی ٹوکری میں نارنگیاں بھر کے کمرے میں رکھ لیجائیں اور روزانہ نارنگیوں پر چند منٹ نگاہ کو مرکوز رکھا جائے اگر اس کے ساتھ ساتھ صبح سویرے اٹھتے ہی ایک بڑے آئینے کے سامنے تن کر کھڑے ہو کر اپنے سراپا پر ٹکٹکی باندھ کر دیکھا جائے اور دو تین منٹ تک آہستہ آہستہ دل میں یہ الفاظ دُہرائے جائیں "ہر چیز دلفریب اور خوشگوار ہے، میں کسی سے کمتر نہیں ہوں، جو چاہوں وہ کر سکتا ہوں" یہ عمل کرنے کے بعد چند منٹ تک کمرے میں چہل قدمی کی جائے اور پھر آئینے کے سامنے کھڑے ہو کر یہی عمل دہرایا جائے اس طرح یہ عمل روزانہ تین دفعہ کیا جائے تو دس پندرہ روز میں تمام شکائتیں رفع ہو جائیں گی۔

استسقا (پانی بھرجانا)

ایلوپیتھی میں اس مرض کا علاج سوئی کے ذریعہ پانی نکالدینا ہے ایک عام طریقہ ہے لیکن کچھ عرصہ کے بعد پانی پھر جمع ہوجاتا ہے اور پھر نکالدیا جاتا ہے. ظاہر ہے کہ یہ کوئی مستقل علاج نہیں ہے. رنگ اور روشنی سے علاج کے ذریعہ ہمارے تجربہ میں یہ بات آئی ہے کہ مستقل مزاجی سے علاج کیا جائے تو مریض شفایاب ہوجاتا ہے. استسقا اگر گردوں کی خرابی سے ہو یا دل کی کسی بیماری کی وجہ سے، پیٹ میں پانی بھرجاتا ہو تو علاج سفید اور زرد رنگ کی شعاعوں سے کیا جاتا ہے۔ سفید رنگ کی شیشی اور زرد رنگ کی شیشی میں الگ الگ پانی تیار کرکے مریض کو دو دو اونس پلانا چاہیئے. اور مریض کو دن رات میں دو مرتبہ سفید اور زرد رنگ کی شعاعوں میں ایک ایک گھنٹہ تک آرام دہ بستر میں لٹانا چاہیئے. سر میں پانی بھرجانے (جس کو HYDROCEPHALUS کہتے ہیں) کا علاج سفید رنگ کی شعاعوں کا پانی اور سفید رنگ کی شعاعوں میں مریض کو لٹانا ہے۔

ام الصبیان (سوکھا)

بچوں کا خواب میں ڈرنا، زیادہ رونا، لرزنا، خود کو یا دوسروں کو نوچنا، بغیر کسی وجہ کے بار بار بخار آنا، پانی کی طرح دست آنا اور بچے کا اتنا کمزور ہوجانا کہ جسم پر سے گوشت ختم جائے اور آنکھوں میں حلقے نمایاں ہوجانا اس مرض کی

علامات ہیں. اس کا علاج یہ ہے:-

نارنجی رنگ کی بوتل میں تلوں کا تیل تیار کرکے روزانہ بچے کے پورے جسم پر مالش کی جائے اور نارنجی رنگ کی شیشی میں ہی پانی تیار کرکے بچے کو پلایا جائے. مقدار خوراک عمر کے لحاظ سے متعین کی جائے.

بچوں کا مٹی کھانا

یہ عادت نیلی شعاعوں کے پانی کی چند خوراکوں اور نیلی شعاعوں میں بچوں کو لٹانے سے ختم ہوجاتی ہے. خوراک کی مقدار بچے کی عمر کی مناسبت سے متعین کی جائے. شعاعوں میں لیٹنے کا وقفہ، حالات کے مطابق آدھے گھنٹے سے ایک گھنٹہ تک ۲۴ گھنٹے میں ایک مرتبہ.

بالوں کا ازوقت سفید ہونا

ایک صاف شفاف آسمانی رنگ کی بوتل میں اوپر کا ایک چوتھائی حصّہ خالی چھوڑ کر کچی گھانی کا خالص تلوں کا تیل بھر دیا جائے اور بتائے ہوئے طریقے کے مطابق چالیس روز تک اس بوتل کو دھوپ میں رکھا جائے اور دن رات میں دو بار اس تیل کو سر میں اچھی طرح جذب کیا جائے. ایسے مریض کو جس کے بال قبل ازوقت سفید ہوگئے ہوں، دن میں بیس منٹ اور رات کو پندرہ منٹ نارنجی رنگ کی شعاعوں میں رہنا چاہیئے. اور نارنجی رنگ کا پانی دو دو اونس صبح شام پینا چاہیئے۔

بخار

بخار کئی قسم کے ہوتے ہیں، سبب سب کا ایک ہی ہوتا ہے، جیسا کہ انفلوئنزا کے تحت بیان کیا گیا ہے۔

ریاحی بخار اور ٹیری کا بخار:۔

نیلے رنگ کا پانی ڈھائی تولہ (ایک ایک اونس) صبح و شام دینا چاہیئے البتہ بچوں کو ایک ایک تولہ دیں۔ سر میں درد ہو تو سر پر نیلے رنگ کی روشنی ڈالیں۔

صفراوی بخار اور پرسوت کا بخار:۔

صبح و شام آسمانی رنگ کا پانی ایک ایک اونس دیں اور اگر دست زیادہ آتے ہوں تو یہ پانی دن میں ایک ایک تولہ کر کے چار پانچ مرتبہ دیں اگر غشی بھی ہو تو دماغ اور جسم پر آسمانی رنگ کی شعاع ڈالیں۔

بلغمی بخار:۔

اس میں نارنجی رنگ کا پانی سب سے بہتر علاج ہے، یہاں تک کہ

چار پانچ خوراک ہی میں فائدہ ہو جاتا ہے۔ بچوں کو دن میں صرف دو مرتبہ یہ پانی دینا چاہیئے۔ بڑوں کے لئے فی خوراک ایک اونس پانی، بچوں کے لئے خوراک حسب عمر متعین کی جائے۔

بدہضمی

دُبلے پتلے جسم والوں کو جسم میں سُرخ رنگ کی، فربہ اور موٹے جسم والوں کو جسم میں نیلے رنگ کی زیادتی سے بدہضمی ہوا کرتی ہے، سُرخ رنگ کی زیادتی کے لئے زرد رنگ ایک ایک اونس دن میں دو بار پینا چاہیئے اس سے معدہ کی خراش اور جلن رفع ہو کر قوت ہاضمہ بحال ہو جاتی ہے۔ اگر یہ شکایت پرانی ہو تو علاج دو ایک ماہ تک جاری رکھنا چاہیئے۔

نیلے رنگ کی زیادتی کی بنا پر بدہضمی، بہت بیٹھے رہنے اور ورزش نہ کرنے والوں کو ہوتی ہے، اس کا علاج بھی زرد رنگ کا پانی ہے جو اسی طرح دن میں دو بار دینا چاہیئے اور علاج ایک یا دو ماہ تک جاری رکھنا چاہیئے البتہ صحت کے آثار ایک ہفتہ کے بعد ہی ظاہر ہونے لگتے ہیں۔

ہر قسم کی بدہضمی میں رنگین پانی کھانا کھانے کے بعد پینا چاہیئے اور غذا ہلکی اور زود ہضم کھانا چاہیئے۔ اگر بدہضمی میں متلی یا قے ہو تو آسمانی رنگ کا پانی ایک ایک تولہ آدھے گھنٹے کے بعد پینا چاہیئے۔

بواسیر

بواسیر دو طرح کی ہوتی ہے، ایک خونی اور دوسری بادی. یہ مرض زیادہ بیٹھے رہنے، دائمی قبض، بہت زیادہ مسالے دار غذائیں کھانے یا شراب پینے اور دوسری نشہ آور چیزوں کی عادت سے ہوتا ہے. خونی بواسیر میں زرد رنگ کا پانی ایک ایک خوراک صبح و شام پئیں اور مسّوں پر زرد رنگ کی شعاع ڈالیں یا نیلے رنگ کے پانی میں گدی بھگو کر بار بار مسّوں پر رکھیں.

بادی بواسیر کے لئے نارنجی رنگ کا پانی پئیں اور مسّوں پر نارنجی رنگ کی شعاع ڈالیں یا آسمانی رنگ کے پانی کی گدی رکھیں.

بائی کا درد (ریاحی درد)

ریاحی درد جسم کے خواہ ایک حصّے میں ہو یا ہر جوڑ میں، درد ہو نارنجی رنگ کے پانی کی خوراکیں صبح شام پلانا اور نارنجی رنگ کی شعاعیں مقام درد پر ڈالنا مفید ہے.

بچّے کا بہت زیادہ رونا اور مچلنا

بچّے پر ہلکے سُرخ اور گہرے سُرخ رنگ کی شعاعیں تین سے پانچ منٹ تک ۲۴ گھنٹے میں ایک بار ڈالیں اور ان ہی رنگوں کا پانی بھی ایک ایک تولہ صبح و شام پلائیں.

بچّوں کے دانت نکلنا

یہ زمانہ بچّوں کے لئے بڑا سخت ہوتا ہے، اس زمانہ میں انہیں مختلف قسم کی بیماریاں ہو جاتی ہیں مثلاً آنکھوں کا دکھنا، دست آنا، قے ہونا بخار ہونا وغیرہ وغیرہ. اس کا سب سے اچھا علاج یہ ہے کہ بچّے کو ہر روز کئی گھنٹے تک نیلی روشنی میں لٹائے رکھیں، بس یہی کافی ہے. اس کے علاوہ زیادہ سے زیادہ آسمانی رنگ کا پانی صبح و شام چھ چھ ماشے دے دیا کریں.

بھوک کی زیادتی یا کمی

یہ دونوں خرابیاں قوت ہاضمہ کی کمزوری کی وجہ سے پیدا ہوتی ہیں اور بدہضمی کے ضمن میں جو علاج تحریر کیا گیا ہے. اسی علاج سے دور ہو جاتی ہیں.

حشرات الارض کے کاٹنے کا علاج

بچھو، بھڑ، شہد کی مکّھی اور دوسرے حشرات الارض کے کاٹنے کی جگہ آسمانی رنگ کی شعاع ڈالنے یا آسمانی رنگ کے پانی کی گدی رکھنے سے گرمی جذب ہو کر فوراً آرام آجاتا ہے.

بے ایمانی اور بد دیانتی وغیرہ

اس اخلاقی بیماری کا علاج بھی رنگوں کے ذریعہ ہوسکتا ہے۔ اس کے لئے "احساسِ کمتری" والا آئینے کے سامنے کھڑا ہونے کا عمل کریں اور پہننے کے کپڑے، پلنگ کی چادریں، کمرے کے پردے، فرش، اوڑھنے کے لئے چادر، لحاف، تکیہ کے غلاف، کمرے میں دیواروں کا رنگ، الغرض ہر شے سفید براق ہونی چاہیئے، اس طرح عمل کرنے سے چند یوم میں ہی یہ اخلاقی پستی دُور ہوجاتی ہے۔

پھوڑا پھُنسی

ایسے پھوڑے، پھنسیاں جو جسم کے مختلف حصّوں میں کبھی کہیں اور کبھی کہیں نکلتے رہتے ہیں ان پر سبز رنگ کی شعاع پندرہ بیس منٹ تک روزانہ ڈالنی چاہیئے اور سبز رنگ کا پانی ایک ایک اونس صبح شام پلانا چاہیئے اس علاج سے ان میں سے پیپ وغیرہ نکل کر آہستہ آہستہ زخم بھر جاتے ہیں۔

پھیپھڑوں کی خرابی

اگر سردی سے ہو تو نارنجی رنگ کا پانی روزانہ ایک خوراک دیں اور چند منٹ روزانہ پھیپھڑوں پر نارنجی رنگ کی شعاع ڈالیں۔

پاگل پن۔ جنون

اس مرض میں نیلے رنگ کا پانی صبح شام ایک ایک اونس پلائیں، اور نیلے رنگ کی شعاع دس پندرہ منٹ تک روزانہ پیشانی اور دماغ پر ڈالتے رہیں۔ ہذیان کی صورت میں نیلے رنگ کی پانی کی گدیاں سر پر رکھیں یہ علاج تا صحت جاری رہنا چاہیئے۔ نیلا رنگ سُرخی مائل ہو جسے ارغوانی کہتے ہیں۔

پلیگ۔ طاعون

اس مرض میں آسمانی رنگ خاص طور پر مفید ہے۔ آدھ آدھ گھنٹے کے بعد ایک ایک اونس خوراک پلانے سے آرام ہوجاتا ہے۔ اگر گلٹی نکل آئے تو اس پر آسمانی رنگ کی شعاع ڈالیں اور آسمانی رنگ کے پانی کی گدیاں رکھیں۔ اگر گلٹی کو شگاف دیدیا گیا ہو تو اس پر سبز رنگ کی شعاع ڈالیں اور سبز ہی رنگ کی پانی کی گدیاں رکھیں۔

پلیگ اور ہیضے کے زمانہ میں حفظ ماتقدم کے طور پر صبح شام ایک ایک خوراک آسمانی رنگ کے پانی کی پیتے رہنا چاہیئے۔

پیٹ کی بیماریاں

درد، قراقر، اپھارہ، کھانا کھانے کے بعد پیٹ کا پھولنا

مروڑ وغیرہ ان تمام امراض میں زرد رنگ کا پانی ایک ایک اونس صبح اور شام پلائیں۔

پیچیدہ بیماریاں جو سمجھ میں نہ آتی ہوں

اگر مریض کبھی بیمار اور کبھی تندرست ہوجاتا ہو یا تھوڑا سا فرق ہوکر بار بار بیمار ہوجاتا ہو اور یہ پتہ نہ چل سکے کہ اصل مرض کیا ہے تو اس صورت میں سُرخ رنگ کے پانی کا استعمال مفید ہے۔

پیچش

پیچش سادہ ہو یا خونی، دونوں صورتوں میں انتڑیوں میں خراش اس کا سبب ہوتا ہے، زرد یا نارنجی رنگ کے پانی سے یہ مرض فوراً دُور ہوجاتا ہے پانی کی خوراکیں مرض کی نوعیت کے مطابق دینی چاہئیں یعنی مرض کی شدت میں دو دو گھنٹے بعد اور عام حالت میں صبح شام مکمل طور پر صحت ہونے تک۔

اس مرض میں زمین کے اندر پیدا ہونے والی ترکاریاں، تیز مسالے زیادہ نمک مرچ اور گوشت کی بوٹی نہایت مضر ہے۔

پرانی پیچش کا دائمی مرض دیر تک مسلسل علاج کرنے سے رفع ہوجاتا ہے اس مرض میں غذا کے سلسلے میں بہت زیادہ محتاط رہنا ضروری ہے. غذا میں ساگو دانہ ارا روٹ، مونگ کی دال کی کھچڑی جس میں دال ۲ حصے اور چاول ایک

حصّہ ہو استعمال کرنا چاہیئے، اگر دودھ کو دس منٹ تک زرد یا نارنجی رنگ کی بوتل میں دھوپ میں رکھ کر استعمال کیا جائے تو غذا اور دوا دونوں کا مسئلہ حل ہوجاتا ہے پیچش کے ساتھ مروڑ میں صرف نارنجی رنگ کا پانی استعمال کرنا چاہیئے۔

پیشاب کی بیماریاں

پیشاب کا تکلیف سے آنا :

بینگنی رنگ کے پانی کی خوراکوں سے یہ شکایت دور ہوجاتی ہے ۔
پیشاب کے راستہ میں ورم یا اندرونی جھلّی میں خراش ہو تو وہ بھی جاتی رہتی ہے۔

سوتے میں پیشاب نکل جانا :

بچّوں میں یہ بیماری ایک عمر پر پہنچنے کے بعد از خود دور ہوجاتی ہے، اگر یہ مرض بڑی عمر تک باقی رہے تو مثانہ پر ارغوانی رنگ یا سرخ رنگ کی روشنی ڈالنا از بس مفید ہے۔

پیشاب کا بار بار آنا :

یہ مرض جسم میں زرد اور سُرخ یا نارنجی رنگ کے زیادہ ہوجانے کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے، اس کے لئے بھی بینگنی رنگ کے پانی کی خوراکیں صبح و شام پلانا چاہیئے زیادتی کی صورت میں دوپہر کے وقت ایک خوراک کا اضافہ کیا جاسکتا ہے۔

پیشاب میں شکر آنا۔ ذیابیطس شکری

اس مرض میں زرد رنگ کی روشنی ریڑھ کی ہڈی کے جوڑ پر پندرہ بیس منٹ تک ڈالیں، اس کے بعد ایک منٹ تک بینگنی رنگ کی شعاع ریڑھ کی ہڈی پر ڈالیں، صبح کے وقت ایک اونس زرد رنگ کا پانی اور رات کو سوتے وقت نیلے رنگ کا پانی ایک اونس پیتے رہنا چاہیئے۔ اس کے علاوہ ریڑھ کی ہڈی پر زرد رنگ کی شعاعوں سے تیار کیا ہوا خالص السی کا تیل ملنا چاہیئے۔

تپدق

تپ دِق کے شروع میں سرخ رنگ کا پانی پلانا اور پھیپھڑوں پر سُرخ رنگ کی شعاع ڈالنا چاہیئے۔ بعد میں صبح نیلی شیشی کا پانی ایک تولہ چار گھنٹے کے بعد نارنجی رنگ شعاعوں کا پانی ایک تولہ اور پھر چار گھنٹے کے بعد نارنجی رنگ کی شعاعوں کا پانی ایک تولہ اور پھر چار گھنٹے کے بعد نیلی شیشی کا پانی دن میں تین بار دینا اور پھیپھڑوں پر نیلے رنگ کی شعاع ڈالنا چاہیئے۔ پھیپھڑوں میں داغ ہوں یا پانی بھر گیا ہو تو پانی کے ساتھ ساتھ نارنجی رنگ کی بوتل میں چالیس روز تک اَلسی کا تیل دھوپ میں رکھ کر سینہ اور کمر پر پھیپھڑوں کی جگہ رات اور دن میں ایک ایک مرتبہ پانچ پانچ منٹ دائروں میں مالش کرنا چاہیئے۔

اگر مریض کو سستی اور کمزوری لاحق ہو تو آٹھ دس روز بعد نارنجی رنگ کا پانی دینا چاہیئے۔

ڈائریا (تخمہ)

یہ زرد رنگ کے پانی سے رک جاتا ہے۔ بڑوں کے لئے ۲-۲ اونس دن میں چار مرتبہ اور بچوں کے لئے عمر کے مطابق خوراک کا تعین کریں۔

جریان

یہ بہت موذی مرض ہے اور مریض کو آہستہ آہستہ بے جان کر دیتا ہے، اس کے لئے جامنی رنگ کی شعاع پندرہ بیس منٹ تک ریڑھ کی ہڈی پر ڈالنا مفید ہے۔ اس کے علاوہ جامنی رنگ کی شیشی میں تیار کیا ہوا پانی یا دودھ چار چار اونس صبح شام پیتے رہنا چاہیئے۔

جلق

(مادہ تولید کو ہاتھ سے ضائع کرنا)

اس فعل قبیح سے مریض کے جسم میں غیر ضروری حدت اور گرمی پیدا ہو جاتی ہے۔ اس کے دفعیہ کے لئے آسمانی رنگ کے پانی کی خوراکیں پلانا اور آسمانی رنگ کی شعاعیں ریڑھ کی ہڈی پر ڈالنا مفید علاج ہے۔

جسم کا بہت زیادہ دُبلا ہونا

اس کا سبب جسم میں سرخ رنگ کا کم ہونا ہے' اس کے لئے سُرخ رنگ کا پانی اور جسم پر سُرخ رنگ کی شعاع ڈالنی چاہیئے۔ چونکہ سرخ رنگ خون کو متحرک اور مشتعل کرتا ہے اس لئے پندرہ سال سے کم عمر والوں کے لئے بجائے خالص سُرخ کے ارغوانی رنگ جو کہ سرخی مائل نیلا ہوتا ہے استعمال کرنا چاہیئے۔

جسم کے کسی حصّے کا پھُول جانا

اس مرض میں سُرخ رنگ کے پانی کی خوراکیں اور جسم پر سُرخ رنگ کی شعاعیں ڈالنا یا سُرخ رنگ کے پانی میں گدّی بھگو کر اس عضو پر رکھی جا سکتی ہے۔

جسم کے کسی حصّے کا سُن ہو جانا

اس مرض میں جسم میں خون کو متحرک کرنے کے لئے سرخ رنگ کے پانی کی خوراکیں صبح و شام دینا چاہیئں اور سُرخ رنگ کی شعاع عضو ماؤف پر دس سے ۱۵ منٹ تک ڈالنا چاہیئے۔ عضو ماؤف پر سُرخ رنگ کے پانی میں گدّی بھگو کر بھی رکھ سکتے ہیں۔

جسم پر آبلے

آبلے بڑے ہوں یا چھوٹے، ان میں شدید جلن اور درد ہو یا نہ ہو' آبلوں کا رنگ سیاہ ہو یا نیلا سب کا علاج نارنجی رنگ کی شعاعیں اور نارنجی رنگ کا پانی ہے۔

جسم پر وَرم

اس مرض میں نیلے رنگ اور سرخ رنگ کا پانی دن میں ایک ایک بار دینا اور پورے جسم پر بینگنی رنگ کی شعاعیں مفید ہے۔

چھیپ۔ چنبل

ان امراض میں خشک خارش کے لئے تیار کردہ تیل لگانا مفید ہے۔ نیلے رنگ کی شعاعیں' چھیپ یا چنبل پر دن میں ایک بار ایک گھنٹہ تک ڈالی جائیں۔ نیلے اور زرد رنگ شعاعوں کا پانی دن میں دو بار پلایا جائے۔

چیچک

چیچک نکلتے نکلتے رک گئی ہو یا نکل کر بیٹھ گئی ہو تو سرخ رنگ کا پانی بہت مفید ہے' ایک دو ہی خوراک پلانے سے اُبھر آتی ہے۔ اگر سُرخ رنگ کی شعاعیں تین منٹ تک شروع میں جسم پر ڈالی جائیں تو چیچک کے دانے بہت

جلد نکل کر بھر جاتے ہیں، چیچک کے بھرپور نکل آنے کے بعد سرخ رنگ کا استعمال
بالکل نہیں کرنا چاہیئے بلکہ جس وقت دانوں میں مواد پڑ جائے اور مواد بہنے لگے
تو سیل کھڑی کا سفوف ان پر چھڑکنا چاہیئے اور آسمانی یا نیلے رنگ کا پانی ایک ایک
اونس صبح شام پلانا چاہیئے اور نیلے رنگ کی شعاع تین چار منٹ تک روزانہ جسم
پر ڈالتے رہنا چاہیئے۔ اس سے تمام گرمی اور سوزش رفع ہو کر زخم اچھے ہو جاتے ہیں۔

چوٹ

نیلے رنگ کے پانی کی پٹی باندھنے اور چوٹ کی جگہ کو اسی پانی سے تر
رکھنے سے بہت جلد آرام ہو جاتا ہے۔ اگر زخم ہو گیا ہو تو نیلے رنگ کی روشنی
زخم پر بھی ڈالنا چاہیئے۔

چڑچڑاپن

مریض کو زیادہ تر اندھیرے میں رکھنا چاہیئے یہاں تک کہ مکان میں
کمرے کے پردے بھی سیاہ رہیں تو بہتر ہے۔

حیض

حیض کا کم آنا، تکلیف سے آنا، یا حیض کے وقت درد ہونا، خون
کے لوتھڑے آنا اور اس قبیل کے تمام امراض میں صبح شام ایک ایک اونس جامنی
رنگ کا پانی پینا چاہیئے۔ کم آنے کی صورت میں علاج کم از کم پندرہ روز کرنا

چاہیئے۔ تکلیف سے آنے کی صورت میں ایام حیض سے ایک ہفتہ قبل سے
شروع کر کے حیض بند ہونے کے ایک دن بعد تک جاری رکھنا چاہیئے۔

حمل

حمل کے زمانے میں امراض مثلاً بخار، دست، چکر، جی متلانا، بھوک
نہ لگنا وغیرہ۔ ان تمام شکایات کے لئے آسمانی رنگ کے پانی کی ایک ہی
خوراک کافی ہے۔

حملِ کاذب

اس کو جھوٹا حمل بھی کہتے ہیں۔ اس کی تمام علامتیں حمل ہی کی سی ہوتی
ہیں۔ اس مرض کا علاج دسویں ماہ سے کرنا چاہیئے۔ اس کے لئے زرد یا نارنجی
رنگ کا پانی ایک ایک اونس صبح شام دینا اور نارنجی رنگ کی شعاع روزانہ دس
پندرہ منٹ پیٹ پر ڈالنا چاہیئے۔

نوٹ: یہ علاج اس وقت تک نہیں کرنا چاہیئے جب تک یہ یقین نہ ہو جائے کہ یہ حمل
کاذب ہے۔

حبسِ ریاح (گیس)

اس کے لئے زرد رنگ کا پانی بعد غذا ایک ایک اونس پئیں۔

خناق

یہ ایک بیماری ہے جو گلے کے اندر ہوتی ہے' اس کے لئے آدھ آدھ گھنٹے کے بعد آدھا آدھا تولہ نیلا پانی دینا چاہیئے۔

اور جب تک آرام کی صورت پیدا نہ ہو مستقل دیتے رہنا چاہیئے' پھر یہ پانی بند کر دینا چاہیئے اس لئے کہ جو پانی پی لیا گیا ہے۔ اسی سے مکمل آرام ہو جائے گا۔

خصیوں کی سوجن یا فوطوں میں پانی آنا

سُرخ رنگ کے پانی کی ایک خوراک روزانہ دینے سے اور سُرخ رنگ کی شعاعیں ایک منٹ سے چار منٹ تک روزانہ ڈالنے سے اس مرض کا قلع قمع ہو جاتا ہے۔

خون کی کمی

خون کی کمی دُور کر لے یا خون کے پتلے پن کو ختم کرنے کے لئے دن میں دو بار سُرخ رنگ کی شعاعوں سے تیار کیا ہوا پانی ایک اونس ناشتہ کے ایک گھنٹہ کے بعد اور ایک اونس نارنجی رنگ شعاعوں سے تیار کیا ہوا پانی عصر کے بعد پلایا جائے تو یہ تکلیف ختم ہو جاتی ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ دس سے پندرہ منٹ تک روزانہ دو وقت سُرخ شعاعوں میں مریض کو رکھنا چاہیئے۔

ہائی بلڈ پریشر

اس مرض میں لوگوں کے اندر خون کا دباؤ طبعی دباؤ کے مقابلہ میں بڑھ جاتا ہے۔ خون کے دباؤ (بلڈ پریشر) سے وہ قوت مراد ہے جو دل کے سکڑنے پر خون اپنے بہاؤ کی حالت میں خونی رگوں کی لچکدار نالیوں کو پھیلانے میں صرف کرتا ہے۔ دل دورانِ خون سے تعلق رکھنے والا خاص عضو ہے جو مخروطی شکل کا ہمارے سینے میں ذرا بائیں جانب واقع ہے۔ اور ایک پمپنگ مشین کی مانند سینے کے اندر سکڑتا اور پھیلتا رہتا ہے دل کے سکڑنے کی طاقت اور باریک رگوں کی قوت مقابلہ اگر حالت اعتدال پر نہ رہے تو خون کا دباؤ بڑھ جاتا ہے۔

تمام آدمیوں میں خون کا دباؤ یکساں نہیں رہتا۔ ہر شخص کے خون کے دباؤ میں اختلاف ہوتا ہے۔ لیکن ان اختلافات کے باوجود' ماہرین نے خون کے دباؤ کا ایک اوسط مقرر کیا ہے۔ اگر اس مقررہ اوسط سے خون کا دباؤ بڑھ جائے اور یہ کیفیت کچھ عرصہ تک قائم رہے تو اس کو حالت مرض سمجھا جاتا ہے۔ کبھی کبھی خون کا دباؤ بڑھنے کے فوراً بعد فالج ہو جاتا ہے۔ مرگی کا دورہ اور دل کا دورہ بھی پڑ جاتا ہے۔

آسمانی رنگ' یا نیلے رنگ کی شعاعوں کے پانی کی خوراکیں اور آسمانی یا نیلی شعاعوں میں مریض کو دن رات میں ایک ایک گھنٹے لٹائے رکھنا' موثر علاج ہے۔

لو بلڈ پریشر

بعض اشخاص میں خون کا دباؤ فطری طور پر کم درجہ پرسیٹ ہوتا ہے
اس کو بیماری نہیں کہا جاسکتا. دورانِ خون میں کمی، خون کے زیادہ بہہ جانے
سے، دست اور قے وغیرہ کی زیادتی سے بھی ہو جاتی ہے یہ کیفیت اعصابی تناؤ
اور جذباتی ہیجان سے بھی واقع ہو سکتی ہے. اس مرض میں یہ جاننا ضروری ہے
کہ فی الواقعہ دورانِ خون میں کمی کا سبب کیا ہے. اصلی سبب کے علاج کے
ساتھ اگر لو بلڈ پریشر کے مریض کو سرخ رنگ پانی ایک ایک اونس دیا جائے اور
سرخ رنگ شعاعوں میں رکھا جائے تو یہ مرض ختم ہو جاتا ہے.

خنازیر

اس مرض میں مالش کے لئے آسمانی رنگ کی شعاعوں کا السی کا تیل
اور پینے کے لئے زرد شعاعوں کا پانی استعمال کرنا چاہیئے.

خارش

نیلے یا آسمانی رنگ کے پانی سے دن میں تین بار جسم کو دھولنے اور
ان ہی رنگوں کی شعاعیں ایک گھنٹے تک پورے جسم پر ڈالنے سے خارش بہت
جلد رفع ہو جاتی ہے.

خشک خارش کے لئے نیلے یا سرخ رنگ کی بوتل میں ایک مہینے تک
سرسوں کا تیل دھوپ میں رکھ کر پورے جسم پر مالش کرنا بہت مفید ہے.

داد

خشک خارش کے لئے تیار کردہ تیل لگانا فائدہ مند ہے.

دست

دست اگر ہاضمے کے ضعف کی وجہ سے ہوں تو زرد رنگ کا پانی
ایک ایک اونس صبح شام دیں. خونی دستوں کے لئے آسمانی رنگ کا پانی
خاص طور پر نفع بخش ہے، اس کی تین چار خوراکیں پلانے سے یہ شکایت
ختم ہو جاتی ہے.

دانتوں کے امراض

دانتوں میں درد، مسوڑھوں کا پھولنا، داڑھ کی سوجن، ماس خورہ
وغیرہ وغیرہ میں آسمانی رنگ کے پانی کی بار بار کلّی یا غرغرے کرنا چاہئیں، اس
کے ساتھ ساتھ زرد یا نارنجی رنگ کے پانی کی خوراک صبح شام پانچ چھ روز استعمال
کر لینے سے تمام تکلیفیں رفع ہو جاتی ہیں.

دمہ

دورے کے وقت نارنجی رنگ کا پانی دس دس منٹ کے بعد ایک ایک تولہ ایک گھنٹہ تک دیں۔ اور کچھ عرصہ تک نارنجی رنگ کی شعاعوں سے تیار کیا ہوا السی کا تیل سینے پر پھیپھڑوں کی جگہ دائروں میں رات کو سوتے وقت اور صبح پانچ پانچ منٹ ہلکے ہاتھ سے مالش کریں۔ دمہ کے مریض کو جب دورہ نہ ہو تب بھی ایک ایک اونس نارنجی رنگ کا پانی چند روز تک دینا چاہیئے، اس سے کھانا بھی ہضم ہوگا اور مریض کی زائل شدہ قوت بھی بحال ہو جائے گی۔ دمہ کے ان مریضوں کو جن میں سرخ رنگ کی کمی ہوتی ہے نیلے رنگ کے پانی اور نیلے رنگ کے تیل سے آرام آتا ہے۔

دل میں درد

آسمانی رنگ کا پانی دو دو تولہ صبح شام دیں اور ہاضمے کو صحیح رکھنے کے لئے زرد رنگ کا پانی بعد غذا پلائیں۔

دماغ کی تکان

جن لوگوں کو دماغی کام کرنا پڑتا ہے اگر وہ کام کے اختتام پر کچھ دیر تک اپنے سر کو آسمانی رنگ کی روشنی میں رکھیں تو دماغی تکان دور ہو جاتی ہے۔ آسمانی رنگ

کا پانی ایک ایک اونس پی لینا بھی مفید ہے۔

دماغ کا ورم

یہ مرض زیادہ تر بچوں کو ہوتا ہے، اس کی ابتداء بخار اور بےچینی سے ہوتی ہے اس کے لئے نیلی روشنی سب سے اچھا علاج ہے۔

ڈکاریں

کھانا کھانے کے بعد ڈکار آنا اچھی علامت ہے مگر اس کا کثرت سے آنا یہ ظاہر کرتا ہے کہ معدہ کے اوپر بار ہے اور نظام ہضم میں نقص ہے۔ کبھی ڈکاریں خالی معدہ پر بھی آتی ہیں، ان سب کے لئے زرد رنگ کے پانی کی ایک ایک خوراک کافی ہوتی ہے۔ سُرخ رنگ کی کمی والے حضرات کے لئے نیلے رنگ کا پانی مفید ہے۔

کھٹی ڈکاریں

یہ بدہضمی کی علامت ہے، اس کے لئے بدہضمی والا علاج کرنا چاہیئے۔

رقت یا مادۂ تولید میں پتلا پن

السی کے خالص تیل کو سُرخ یا نیلے رنگ کی صاف شفاف بوتل میں

ایک ماہ تک دھوپ میں رکھیں اور اس تیل کو رات کو اور صبح سورج طلوع ہونے سے پہلے کولہوں کے جوڑ اور گدی پر تین منٹ تک ملا کریں۔

رسولی

رسولی ناک میں ہو، پیٹ میں ہو یا جسم کے کسی حصہ میں ہو، ان میں درد ہو یا نہ ہو، علاج سب کا نیلے رنگ کی شعاعیں ہیں۔ نیلے رنگ کی شعاعیں رسولی پر ڈالی جائیں اور نیلے رنگ کی شعاعوں کا پانی مریض کو پلایا جائے۔

رعشہ

نیلے یا آسمانی رنگ کے پانی کی روزانہ تین خوراکیں دینے اور انہی رنگوں کی شعاعیں مریض پر ڈالنے سے بفضلِ خدا رعشہ ختم ہو جاتا ہے۔

زکام ـــ نزلہ

یہ مرض معدہ کی خرابی، سردی کے اثر اور دماغی کمزوری سے ہوتا ہے۔ اس کے لئے گہرے نیلے رنگ کے پانی کی خوراک اور شعاع نہایت مفید ہے، اس سے پرانے سے پرانا زکام کافور ہو جاتا ہے۔ نزلہ کے ساتھ اگر سردی سے بخار بھی ہے تو سرخ رنگ کا پانی اور شعاع استعمال کرنا چاہیے ہاضمہ درست رکھنے کے لئے زرد رنگ کا پانی ۲۴ گھنٹے میں ایک مرتبہ دیں۔

سیلان الرحم (لیکوریا)

اس مرض میں رحم سے رطوبت خارج ہوتی ہے۔ یہ رطوبت دو اقسام کی ہوتی ہے، ایک سرخی مائل اور دوسری سفید۔ علاج دونوں کا ایک ہی ہے اور وہ یہ ہے کہ صبح شام ایک ایک اونس جامنی یا بینگنی رنگ کا پانی پینا چاہیے اور جامنی رنگ کے پانی میں گدیاں بھگو کر ایک ہفتے تک پیڑو یعنی زیر ناف دس پندرہ منٹ تک باندھنا چاہیے۔

سر کا درد

دردِ سر خواہ گرمی سے ہو یا سردی سے، پورے سر میں ہو یا آدھے سر میں، بخار کی وجہ سے ہو یا ذہنی دباؤ کی بنا پر، سب کے لئے سر پر نیلے رنگ کی شعاعیں پانچ منٹ اور اس کے بعد ہرے رنگ کی شعاعیں تین منٹ تک ڈالنا چاہیے۔

سینے کی جلن

عام طور پر یہ شکایت بدہضمی کی وجہ سے ہوتی ہے۔ بلغمی مزاج والوں کو یہ شکایت زیادہ ہوتی ہے، یہ جلن زرد رنگ کے پانی کی ایک خوراک سے دور ہو جاتی ہے اور ہضم کا نظام بھی درست ہو جاتا ہے۔

سر کے بال

جوانی کی عمر میں بال موٹے اور بعد میں نسبتاً پتلے ہو جاتے ہیں، بال ایک

حد تک بڑھنے کے بعد رک جاتے ہیں اور کچھ عرصے کے بعد جھڑ جاتے ہیں۔ بال کی عمر کم و بیش چار سال ہوتی ہے اور اپنی عمر پوری کرنے کے بعد خود بخود گر جاتا ہے کنگھی کرتے میں چند بال گر جائیں تو یہ کوئی تشویش کی بات نہیں ہے لیکن اگر کنگھی کرتے میں لمبے بالوں کے ساتھ چھوٹے بال بھی نکل آئیں تو اس کا کوئی نہ کوئی ایسا سبب ضرور موجود ہے جس کو بیماری کا نام دیا جا سکتا ہے۔ بالوں کے گرنے میں عموماً پہلی علامت خشکی ہوتی ہے۔

سر کی جلد میں خشکی ناقص غذاؤں کے استعمال، نیز خوشبودار غیر خالص تیل، سر دھونے میں صابن کا استعمال، کھانے میں نمکین اور چٹ پٹی چیزوں میں بے اعتدالی کی وجہ سے ہوتی ہے۔

بالوں کے قبل از وقت سفیدی کے اسباب میں خاندانی یا موروثی اسباب بھی خاص طور پر اہم ہیں۔ متواتر دماغی صدمات سے بھی بال سفید ہو جاتے ہیں۔ تاریخ میں ایسے واقعات بھی ملتے ہیں کہ کسی شدید حادثے کی بنا پر صرف ایک رات میں سر کے بال بالکل سفید ہو گئے ہیں۔

ان تمام وجوہات میں سے کوئی بھی وجہ ہو۔ اس کے لئے آسمانی رنگ اور شعاعوں کا استعمال از بس مفید ہے۔ سر دھونے میں آسمانی رنگ کا پانی اور سر میں لگانے کے لئے آسمانی رنگ کی شعاعوں کا تیل باقاعدگی کے ساتھ استعمال کرنا چاہیئے۔ تلوں کے خالص تیل کو آسمانی رنگ کی شیشی میں اس طرح بھر کر شیشی کا اوپری حصہ ایک چوتھائی خالی رہے، مضبوط کارک لگا کر ایک ماہ

تک دھوپ میں رکھیں اور تیل رات کو سونے سے پہلے خوب اچھی طرح سر میں جذب کریں۔

سکتہ

اس خوفناک بیماری کی ساری علامتیں نیلے رنگ سے دور ہو جاتی ہیں۔

سردی کی وجہ سے سوجن

اس کے لئے سُرخ رنگ بہت مفید ہے۔ شعاع ڈالیں یا سُرخ رنگ کی پانی کی گدّی رکھیں۔

سرخبادہ

ایک یا دو گھنٹے تک مسلسل سُرخ روشنی ڈالیں۔ یہ عمل ایک ہی دفعہ کافی ہے۔

سفید کوڑھ - برص

اس میں سُرخ رنگ کے پانی کی خوراک صبح شام دینا اور سُرخ رنگ کی شعاع روزانہ چار پانچ منٹ تک ڈالنا پورا علاج ہے۔

سوزاک

پیشاب کا درد کے ساتھ آنا یا پیشاب کے راستے مواد خارج ہونا پیشاب کی نالی میں زخم یا سوجن ہونا ان تمام تکالیف کے لئے بینجنی رنگ کا پانی دو دو تولہ صبح شام پینے سے سوجن اور زخم اچھے ہوجاتے ہیں۔ پیشاب کافی مقدار میں آتا ہے اور فاسد رطوبت آسانی سے نکل جاتی ہے۔

سرطان ـ کینسر

اس مرض کو رفع کرنے میں سُرخ رنگ کو خاص اہمیت ہے۔ سُرخ رنگ کا پانی ایک اونس صبح اور زرد رنگ کا پانی ایک اونس شام پلانا اور سُرخ رنگ کی شعاع چار پانچ منٹ تک روزانہ ڈالنی چاہیئے۔ مریض کے پہننے کے کپڑے، پلنگ کی چادریں، تکیہ کے غلاف سب سُرخ ہونے چاہئیں۔ جس کمرہ میں مریض رہتا ہو اس کمرے کی دیواروں، کھڑکیوں اور دروازوں پر پردے بھی سُرخ ہونے چاہئیں۔

سِل

سانس کا کھینچ کر آنا، کف کا تکلیف سے نکلنا، کھانسی کے بعد خون آنا، اس کے لئے نیلی اور نارنجی رنگ کی شیشی کا پانی اور نیلی شعاعیں اور نارنجی رنگ کی شیشی میں چالیس یوم تک دھوپ میں تیار کیا ہوا کچی گھانی کا السی کا تیل مالش کرنا مفید ہے۔ السی کے تیل میں نارنجی رنگ کی شعاعیں جذب کر کے سینہ اور کمر پر پھیپھڑوں کی جگہ دائروں میں رات کو اور صبح پانچ منٹ تک مالش کرنی چاہیئے۔ کم سے کم ایک ماہ اس علاج کو جاری رکھا جائے۔

سرسام

سرسام میں جب ہذیان ہو یا قے ہو اس وقت زرد رنگ کا پانی پلانا مفید ہے، جب بے ہوشی زیادہ ہو تو آسمانی رنگ کی شعاع دو تین بار ہر دو گھنٹے کے بعد ڈالنا چاہیئے، غشی کے ختم ہونے پر شعاع کا ڈالنا بند کر کے آسمانی رنگ کے پانی کی خوراک دینا چاہیئے۔ اگر سردی کا زور ہو، نبض کی رفتار سست ہو تو ایک دو خوراک سُرخ رنگ کے پانی کی دے دینی چاہیئے۔ اگر مرض معمولی ہو تو نارنجی رنگ کا استعمال کافی ہے، بخار میں اگر دست بھی آرہے ہوں تو انھیں روکنے کی کوشش نہ کریں، فطرت فضول مادہ کو خود ہی نکالتی ہے۔

سرعت

اس مرض میں بینجنی رنگ کے پانی کی خوراکیں اور بینگنی رنگ کی
شعاعوں سے تیار کیا ہوا السی کا تیل بے حد مفید ہے۔ بینگنی رنگ کی شعاعوں
میں ۴۰ یوم تک تیار کیا ہوا السی کا تیل ریڑھ کی ہڈی کے جوڑ پر جو کولہوں کے درمیان
ہوتا ہے رات کو اور صبح دس دس منٹ تک دائروں میں مالش کیا جاتا ہے۔

شہوت کی زیادتی

آسمانی رنگ کے پانی کے استعمال سے شہوت کی حد سے زیادہ
زیادتی ختم ہو جاتی ہے۔ خوراک دو دو اونس صبح شام

صفرا کی زیادتی

دو دو گھنٹے کے وقفہ سے زرد رنگ کے پانی کی خوراکوں سے صفرا
کی جلن ختم ہو جاتی ہے۔ اگر صفرا میں حرارت کی زیادتی ہو اور خون کی آمیزش
ہو جائے اور دماغ سے ناک کے ذریعے، منہ اور پیشاب کے ذریعہ خون
آنے لگے تو اس کو روکنے کے لئے بھی زرد رنگ کا پانی دو دو تولہ دوپہر اور شام
اور آسمانی رنگ کا پانی ڈھائی ڈھائی تولہ صبح کو دینا چاہیئے، یہ علاج پانچ چھ
ماہ تک کرنا چاہیئے تاکہ مرض لوٹ کر نہ آئے۔

صفراء کی وجہ سے قے

اس مرض میں نیلے رنگ کے پانی کی آدھ آدھ تولہ کی خوراکیں
ہر آدھے گھنٹہ کے بعد دینی چاہیئے، اگر قے پھر بھی نہ رُکے تو خوراک دوگنی
کر دینی چاہیئے۔

فالج

اگر کسی عضو پر فالج گر جائے اور عضو بے حس اور سُن ہو جائے تو سُرخ
رنگ کی شعاع دمبدم عضوِ ماؤف پر ڈالنا چاہیئے اور زرد رنگ کے پانی کی
خوراکیں صبح، دوپہر اور شام پلانا چاہئیں۔

قولنج

قولنج کے مرض میں دورہ کے وقت نارنجی رنگ کے پانی کی ایک
ایک اونس خوراک ہر دس منٹ پر، ایک گھنٹہ میں چھ بار دیں۔ اس طرح
ایک ایک گھنٹہ کے وقفے سے یہ عمل تین بار کرنا کافی ہے۔

قبض

قبض کی شکایت جگر کا فعل سست ہونے اور بہت بیٹھے رہنے

سے ہو جاتی ہے، دوکاندار، اہلکار، مُنیم وغیرہ قسم کے لوگ اس مرض میں زیادہ مبتلا ہوتے ہیں اس کے لئے صبح شام زرد رنگ کا پانی بقدر ایک اونس پینا چاہیئے اس سے پرانے سے پرانا قبض دور ہو جاتا ہے مگر اس میں جلد بازی کر کے زیادہ پانی بار بار نہیں پینا چاہیئے ورنہ بجائے فائدے کے نقصان ہوگا۔ اس مرض میں بہت زیادہ احتیاط کی ضرورت ہے۔ تازہ سبزی اور ترکاریاں زیادہ استعمال کرنی چاہئیں۔

قَے

نیلے رنگ کے پانی کے استعمال سے قے رُک جاتی ہے۔

کان کے امراض

کان کا درد، کان کا بہنا، کم سنائی دینا، ان تمام تکالیف میں آسمانی رنگ کی خوراکیں اور شعاعیں بہت مفید ہیں۔ اگر کان میں دانہ ہو یا سوجن ہو تو نیلی شعاع ڈالنا اور نیلے رنگ کے پانی کی بہت ہلکی پچکاری سودمند ہے۔ اگر کم سنائی دینے کے ساتھ ساتھ کانوں میں غیر حقیقی آوازیں گونجتی ہوں تو اس کے لئے قبض کو رفع کرنا، پیروں کو گرم رکھنا، سوتے وقت پیروں کو ٹھنڈے پانی سے دھونا اور سر پر نیلی شعاع ڈالنا مفید ہے، آسمانی رنگ کی شعاعوں میں تیار کیا ہوا سرسوں کا تیل بھی کام میں لایا جا سکتا ہے۔ یہ بات یاد

رکھیں کہ کان میں تیل ہمیشہ ہلکا نیم گرم ڈالنا چاہیئے۔

کوڑھ ۔ جذام

اس مرض کے علاج میں چھ سات ماہ درکار ہوتے ہیں۔ البتہ فائدہ ایک ڈیڑھ ماہ بعد ہی ظاہر ہونا شروع ہو جاتا ہے، اس کے لئے نارنجی رنگ کے پانی کی دو خوراکیں، ایک صبح ایک شام پینی چاہئیں، اس سے ہفتہ عشرہ میں مریض کو دست آنے لگتے ہیں اور خراب مادہ رفتہ رفتہ خارج ہو جاتا ہے۔ اگر دستوں کی زیادتی ہو جائے تو خوراک بجائے دو کے ایک کر دینا چاہیئے، دوران علاج چاول، دودھ، دہی، مچھلی، انڈا، ہر قسم کے گوشت، گڑ، تیل اور نمک قطعی طور پر ترک کر دیں۔

کمزوری ۔ کاہلی

کمزوری سستی، کاہلی، ہاتھ پاؤں ٹھنڈے رہنا جسم کا رنگ زرد پڑنا جسم کا ٹوٹنا اور اعصاب میں بار بار کھنچاؤ، ان تمام امراض میں سرخ رنگ کے پانی کی خوراکیں، سرخ رنگ کی شعاعیں اور سرخ رنگ کی شعاعوں میں تیار کیا ہوا تلوں کا تیل مفید علاج ہے۔

کٹ جانا

چھری یا کسی اور طریقے سے کسی عضو پر معمولی خراش آجائے یا کٹ جائے

تو نیلے رنگ کے پانی میں کپڑے کی پٹی بھگو کر رکھنے سے آرام ہو جاتا ہے۔

پاگل کتے کے کاٹے کا علاج

آسمانی رنگ کا پانی آٹھ دس روز تک پلانا چاہیے' اول تین تین گھنٹے کے بعد' پھر دن میں صرف تین مرتبہ' اور اچھی طرح صحت ہو جانے پر دن میں صرف ایک بار چند روز تک۔ جس جگہ کتے نے کاٹا ہو' اس حصّہ کو آسمانی رنگ کے پانی سے دھونا اور اسی رنگ کے پانی میں گدیاں بھگو کر رکھنا اور آسمانی رنگ کی شعاعیں ڈالنا بے حد مفید ہے۔

خشک کھانسی

اس بیماری میں بلغم دیر سے اور دقّت سے نکلتا ہے' یہ کھانسی بہت آسانی کے ساتھ گہرے نیلے رنگ کے پانی کی خوراکوں سے دور ہو جاتی ہے' البتہ اگر کھانسی بہت پرانی ہو اور بلغم بہت سخت اور جما ہوا ہو اور بالکل نہ نکلتا ہو تو نارنجی رنگ کے پانی کی خوراکیں دینا چاہئیں۔

تر کھانسی

اس مرض میں بلغم گاڑھا ہو کر سینے پر جم جاتا ہے اور دقّت کے ساتھ نکلتا ہے' اس کے لئے نارنجی رنگ میں تیار کیا ہوا پانی دو دو تولہ دن میں تین بار

پلانا فائدہ مند ہے۔ کھانسی مزمن بھی نارنجی رنگ کے پانی سے پندرہ بیس روز میں جاتی رہتی ہے۔

گُردوں کا وَرم

اس کا سبب ریگ مثانہ یا ٹھنڈک ہوتی ہے۔ اگر ٹھنڈک کی وجہ سے ہو تو نیلے رنگ اور سُرخ رنگ کا پانی دن میں ایک بار دینا اور گردوں پر بینگنی رنگ کی شعاعیں ڈالنا مفید ہے' اگر اس کا سبب ریگ مثانہ ہو تو نارنجی رنگ کے پانی کی خوراک صبح شام پلائیں اور نارنجی رنگ کی شعاعیں گردوں پر ڈالیں۔

گلے کا دَرد' گلے میں سوزش

یہ بیماری اکثر نزلہ بارد کی وجہ سے ہوتی ہے' اس کا آسان علاج نیلے رنگ کے پانی کے غرارے تین تین گھنٹے کے وقفے سے کرنا ہیں' اس سے چوبیس گھنٹے یا زیادہ سے زیادہ اڑتالیس گھنٹے میں مرض پوری طرح ختم ہو جاتا ہے۔ حلق کی اکثر بیماریوں میں نیلا پانی اکسیر کا کام کرتا ہے۔

گنج

نیلے رنگ کی شعاعوں کے پانی سے سر کو دھونا اور سر پر نیلے رنگ کی شعاعیں ڈالنا ایسا علاج ہے جس سے گنج دور ہو کر بال آجاتے ہیں۔

گٹھیا

علاج وجع المفاصل میں دیکھئے۔

لقوہ

ایک وقت سُرخ رنگ کا پانی دو تولہ اور ایک وقت زرد رنگ کا پانی ڈھائی تولہ، سُرخ رنگ کی شعاعیں چار پانچ منٹ تک ہر روز ڈالنا اور بنولہ کے تیل میں ایک ماہ تک سُرخ شعاعیں جذب کرکے روٹی چپڑ کر کھانے سے عجیب وغریب نتائج مرتب ہوتے ہیں۔ بنولہ کے تیل کی مقدار خوراک دونوں وقت میں دو تولہ ہے۔ یہ علاج لقوہ کا اثر پوری طرح ختم ہونے تک جاری رکھا جائے۔

موتی جھرہ

موتی جھرہ یا ٹائیفائیڈ میں آسمانی رنگ کے پانی کی خوراکیں بہت مفید ہیں لیکن پانی کو پہلے جوش دیکر ٹھنڈا کرلیا جائے اور اس کے بعد اس میں شعاعیں جذب کی جائیں، اگر دانے نکلنے سے رک گئے ہوں یا نکل کر بیٹھ گئے ہوں تو ایک دو خوراک سُرخ رنگ کا پانی پلانا چاہیئے۔ خوراک کی مقدار عمر کے حساب سے متعین کی جائے۔

ملیریا

اس بخار میں آسمانی رنگ کا پانی ایک ایک اونس صبح شام دیں اور جسم پر آسمانی رنگ کی شعاعیں ڈالیں۔

مُنہ سے خون آنا

منہ سے خون آنے کی وجہ کوئی بھی ہو، حلق سے بھی خون آسکتا ہے۔ اور مسوڑھوں سے بھی، یہ زرد یا نارنجی رنگ کے پانی پلانے سے بند ہوجاتا ہے۔ منہ کھول کر سرخ رنگ کی شعاعیں بھی منہ کے اندر ڈالنی چاہئیں۔

منہ میں چھالے

منہ کے اندر سفید اور سُرخ رنگ کے چھوٹے چھوٹے دانے ہوجاتے ہیں جب یہ مرض آنتوں میں پہنچ جاتا ہے تو خطرناک ہوجاتا ہے۔ یہ اکثر گرمی کی زیادتی بخار کی گرمی اور معدہ کی خرابی سے ہوتا ہے۔

بچوں کا منہ اکثر آجاتا ہے جو بچوں کے لئے بہت تکلیف دہ ہوتا ہے اس کی وجوہات بھی کم وبیش وہی ہیں جو اوپر بیان کی گئی ہیں۔

تین چار روز تک نیلے پانی کی قلیل مقدار یعنی آدھ آدھ تولہ ہر آدھے گھنٹے کے بعد دی جائے۔ اگر ۲۴ گھنٹے میں مکمل طور پر آرام نہ ہو تو چند گھنٹے توقف کرکے

پھر وہی عمل دہرایا جائے۔ بڑوں کے لئے مقدار خوراک ایک اونس ہے۔

مثانے میں پتھری

سرخ یا بینگنی رنگ پانی کی خوراکیں صبح شام پلائیں، سُرخ یا بینگنی شعاعیں گردوں پر ڈالیں۔

مالیخولیا مراق

نیلی روشنی دماغ پر ڈالیں اور نیلا پانی صبح شام پلائیں۔

معدہ میں جلن

معدہ میں جلن بدہضمی کی بنا پر ہوتی ہے۔ اس کے لئے زرد رنگ کے پانی کی ایک ہی خوراک کافی ہے۔

مسّے

جسم کے کسی حصہ پر یا چہرے پر جو چھوٹے مسّے ہو جاتے ہیں ان کو رفع کرنے کے لئے سرخ رنگ کا پانی اور سرخ رنگ میں تیار کیا ہوا السی کا تیل بہترین علاج ہے۔ مسّوں پر آتشی شیشے کے ذریعہ سُورج کی شعاعیں ڈال کر ان کو جلا دینا بھی علاج ہے لیکن اس میں بہت سخت احتیاط کی ضرورت

ہے، یہ عمل تین منٹ سے زیادہ دیر تک ہرگز نہیں ہونا چاہئیے اور یہ احتیاط بھی ضروری ہے کہ سورج کی شعاعیں صرف مسّے پر ہی پڑیں ورنہ دوسرے حصّے کے جل جانے اور اسے نقصان پہنچ جانے کا احتمال ہے۔

مرگی

صبح شام آسمانی رنگ کا پانی دو دو تولہ ایک عرصہ تک پلانا چاہئیے اور سر پر آسمانی رنگ کی شعاع ڈالنی چاہئیے، یہ علاج مسلسل اس وقت تک جاری رکھیں جب تک یہ اطمینان نہ ہو جائے کہ آئندہ دورہ نہیں پڑے گا، دورہ کے وقت سر پر آسمانی رنگ کی شعاع ڈالنا ہی کافی ہے۔

موٹاپا کم کرنے کیلئے

حد سے زیادہ موٹا ہونا ایک مرض ہے اس کا علاج، سیاہ رنگ شعاعوں کے پانی اور سیاہ رنگ شعاعوں میں مریض کو لٹانا ہے بمقدار خوراک ۲-۲ اونس اور شعاعوں میں لیٹے رہنے کا وقفہ آدھا آدھا گھنٹہ دو وقت ہے۔

ناف ٹلنا

ناف عام طور پر ان لوگوں کی ٹلتی ہے جن کے اعصاب کمزور ہوتے ہیں اس میں مرد اور عورت کی کوئی قید نہیں ہے۔ خالص تلوں کے تیل زرد

رنگ شعاعیں جذب کرکے ناف کے نیچے پیڑو پر ہلکے ہاتھ سے رات کو سوتے
وقت اور صبح نہار منہ پانچ پانچ منٹ دائروں میں مالش کی جائے اور بطور دوا
کے نارنجی رنگ کا پانی دو، دو اونس دونوں وقت کھانے سے آدھا گھنٹہ پہلے
پیا جائے تو ناف ٹلنا بند ہو جاتا ہے۔ اور اعصاب طاقتور ہو جاتے ہیں۔

نقرس اور فیل پا

نارنجی رنگ کے پانی اور نارنجی شعاعیں ازحد مفید ہیں۔

نیند نہ آنا۔ بے خوابی

آسمانی رنگ کے پانی اور آسمانی رنگ کی شعاعیں سر پر ڈالنا اس کا علاج ہے۔

نمونیہ

نیلے رنگ کا پانی ایک ایک اونس صبح شام دینے اور اسی رنگ کی
شعاعیں تین چار منٹ روزانہ پھیپھڑوں پر ڈالنے سے آرام ہو جاتا ہے۔

ناسور

فی زمانہ رائج طریقہ ہائے علاج میں اس مرض کا کوئی حتمی علاج نہیں
ہے مگر صاف شفاف سبز رنگ کی شیشی کے پانی کی خوراکوں اور شعاعوں سے

ناسور ختم ہو جاتا ہے۔

نکسیر

نیلا پانی ناک میں چڑھانے سے، نکسیر اگر خون میں حدت کی وجہ سے
ہو تو بند ہو جاتی ہے، نکسیر کے پرانے مریضوں کو ایک ہفتہ تک سوتے وقت
ایک خوراک نیلے پانی کی پلانے سے نکسیر ہمیشہ ہمیشہ کے لئے ختم ہو جاتی ہے۔

وجع المفاصل

اس میں امراض گٹھیا اور نقرس بھی شامل ہیں، یہ دو قسم کا ہوتا ہے۔
شدید اور مزمن۔ شدید کے لئے نیلا پانی پلانا چاہیئے، نیلے رنگ کے پانی
کی گدیاں رکھنا اور نیلی شعاع ڈالنا چاہیئے؛ اور مزمن کے لئے نارنجی پانی کی گدی
اور نیلی شعاع استعمال کرنا چاہیئے۔ کھانوں میں نمک کی مقدار کم کر کے چوتھائی
کر دینی چاہیئے۔ ٹھنڈی، کھٹی، تلی ہوئی چیزوں اور گڑ تیل سے پرہیز لازم ہے۔

نفرت، حسد اور سنگدلی

یہ اخلاقی امراض پھولوں کے گلدستوں کو ہر روز کم از کم دس منٹ
تک دیکھتے رہنے سے چند روز میں دور ہو جاتے ہیں۔

ہاضمے کی کمزوری

ہاضمے کی کمزوری کی وجہ سے دست آتے ہوں یا پیٹ میں درد رہتا ہو تو زرد رنگ کا پانی ایک ایک اونس صبح شام دینا چاہیئے؛ بچوں کے لئے خوراک کی مقدار عمر کے حساب سے متعین کریں۔

ہیضہ

ہیضہ کے ابتدائی درجہ میں زرد رنگ کا پانی ایک ایک تولہ آدھے آدھے گھنٹے کے بعد دیں۔ اس سے تمام تکالیف مثلاً پیاس، قے، دست، جسم کی اینٹھن، پیشاب کی بندش وغیرہ زائل ہو جاتی ہے، ہیضے کے آخری درجہ میں چونکہ مریض کے اندر سرخ رنگ کی کمی ہو جاتی ہے جس کی وجہ سے جسم ٹھنڈا پڑ جاتا ہے، اس وقت ایک ایک گھنٹے کے وقفہ سے تین چار بار سرخ رنگ کا پانی دو دو تولہ پلانا فائدہ مند ہو جاتا ہے۔

ہاتھ پیروں کا پھٹنا اور ہاتھ پیروں کی اینٹھن

آسمانی رنگ کے پانی کی خوراکیں صبح شام دینا اور آسمانی رنگ کی شعاعیں ڈالنا مفید ہے۔ کھانوں میں نمک اور چکنائی کی مقدار کم سے کم کر دینی چاہیئے۔

ہاتھ پیروں کا ٹھنڈا رہنا

ہاتھ پیروں کا سن ہو جانا چونکہ جسم میں سرخ رنگ کی کمی سے ہوتا ہے اس لئے سرخ رنگ کا پانی اور سرخ رنگ کی شعاعیں مفید ہیں۔

یرقان

اس بیماری کا تعلق جگر اور دماغ سے براہ راست ہے، مرض کی شدت اور کمی کے لحاظ سے آسمانی رنگ کے پانی کی خوراکیں اور شعاعیں استعمال کریں۔ شعاعیں پانچ سے دس منٹ تک روزانہ دو وقت ڈالنا چاہئیں اور بعد غذا زرد رنگ کا پانی ایک ایک اونس پلانا چاہیئے۔

امراض میں مفید اور مضر غذائیں

معدے اور آنتوں کے امراض

مفید غذائیں :

۱. سُرخ ٹماٹر اور پیاز۔ دونوں کو ملاکر کچومر بنائیں اور کھانے کے ساتھ استعمال کریں۔

۲. شلغم کا سالن پکاکر اُس کا شوربہ استعمال کریں۔

۳. لہسن کے مغز کی گولی بناکر نگل جانے سے پیٹ کا درد فوری طور پر جاتا رہتا ہے۔

۴. ادرک، ادرک کا اچار۔ سبز گول مرچ کا آچار۔ پنیر۔ پالک کا ساگ، توری کا سالن۔ خرفہ کا ساگ۔ ہرا دھنیا۔ لیموں کا پرانا اچار۔ سرسوں کا ساگ کچنار کی سبزی وغیرہ معدہ اور آنتوں کے امراض میں اکثر مفید ثابت ہوئے ہیں۔

۵. پھلوں میں شیریں آم، انجیر، مربہ بیل گری، بہی وغیرہ مفید ہیں۔

۶. اگر پیٹ پھول جاتا ہے۔ سرد پسینہ آتا ہے اور غشی کے دَورے پڑتے ہیں اور کبھی لرزہ اور بخار بھی ہوجاتا ہے تو یہ معدہ میں خون یا دودھ وغیرہ جم جانے کی علامات ہیں اور اُن کے دفعیہ کے لئے خشک پودینہ پیس کر کھلانا

یا پودینہ کا عرق شکر کے ساتھ ملاکر پلانا یا بھُنے ہوئے چنے نمک ملاکر استعمال کرنا چاہیئے (۷) لہسن، ادرک، سیاہ مرچ، معدہ کی رطوبت کو کم یا خشک کردیتی ہے

۸۔ لہسن ترش انار کا شربت، آڑو، انناس، پپیتہ، جامن، فالسہ، سنگترہ لوکاٹ۔ لیموں کا چھلکا۔ ناشپاتی۔ معدہ اور آنتوں کو قوت دیتی ہیں۔

مضر غذائیں :

بازار کا پسا ہوا نمک، بازار کے پسے ہوئے مصالحے، تیز مصالحہ دار غذائیں، تلی ہوئی چیزیں، بڑا گوشت، دیر ہضم، باسی چیزیں، باسی چیزوں میں فرج میں رکھی ہوئی چیزیں جن میں سے وٹامنس ختم ہوجاتے ہیں۔ اور ان اشیاء کے اندر "فارن باڈیز" کا اضافہ ہوجاتا ہے (مثال کے طور پر گوشت (تازہ) کئی گھنٹے تک کھلی ہوا میں اگر رکھیں تو خراب نہیں ہوگا اور فرج میں رکھا ہوا گوشت باہر نکال کر اگر ایک گھنٹہ سے کم بھی رکھا جائے تو اُس میں تعفن آجاتا ہے۔ یہ اس بات کا ثبوت ہے کہ تعفن اس میں موجود تھا لیکن ٹمپریچر کی شدید کمی کے سبب وہ ظاہر نہیں ہوا تھا) گڑ، تیل، کھٹائی کی زیادتی اور دُودھ کی ٹھنڈی بوتل معدہ میں غلاظت پیدا کرتی ہے۔

پیچش اور آنتوں کے دیگر امراض میں زمین کے اندر پیدا ہونے والی چیزیں مضر ہیں۔

استسقاء

مفید غذائیں :

جو کی روٹی، چولائی کا ساگ، کریلہ اور موٹھ کی دال، کچناں کی سبزی تازہ گرے فروٹ۔ چکوترے کا عرق۔ گاجر کا اچار، سُرخ چاول۔ سالم اناج اور اونٹنی کا دودھ۔ اس مرض میں مفید ہیں۔ اس کے علاوہ ایک چھٹانک چنے ایک پاؤ پانی میں جوش دیں اور جب نصف پانی رہ جائے چھان کر مریض کو پلائیں تو اکثر مفید ثابت ہوتا ہے۔ سُورج کی طرف پُشت کر کے دھوپ سینکنا بھی مفید ہوتا ہے۔

مضر غذائیں :

زیادہ پانی پینا اور نمک کا استعمال اس مرض میں مضر ہے۔

ٹی بی

مفید غذائیں :

کدّو۔ بتھوے کا ساگ۔ مچھلی۔ چوزہ۔ بکری کا دودھ، سیب کا رس، پیٹھا۔ کرم کلہ۔ مٹر اور شہد مفید مطلب ہیں۔ دق اور سل کے جن مریضوں کو دودھ ہضم نہ ہوتا ہو اُن کے لئے ایک مجرب نسخہ درج ذیل ہے:۔

ھُوَ الشَّافِی :

لونگوں کو چوبیس ۲۴ گھنٹے پانی میں بھگوئیں۔ اس کے بعد انہیں پانی سے نکال کر سائے میں خشک کر لیں۔ پھر کھرل کر کے سفوف بنائیں۔ ایک لونگ کے برابر سفوف منہ میں ڈال کر اوپر سے دودھ پی لیں، انشاء اللہ تمام دودھ ہضم ہو جائیگا۔

روغن زیتون۔ پھلوں کے عرق اور انڈے اس مرض میں مفید ہیں۔

مضر غذائیں :

سُرخ مرچ۔ تیز مصالحہ دار غذائیں۔ ثقیل غذائیں۔ نشہ آور اشیاء جن میں تمباکو بھی شامل ہے۔ غم و تفکرات۔ گرد و غبار سے آلود فضا۔ گندگی۔ محنت و مشقت۔

جگر کے امراض

مفید غذائیں :

جگر کی بڑھتی ہوئی حرارت کو متوازن کرنے کے لئے اناناس۔ لیموں، سنگترہ۔ انگور اور سیب بہت مفید ہے۔ بادام بھی مفید ہے۔ جن لوگوں کا معدہ کمزور نہ ہو ان کو کیلا ضرور استعمال کرنا چاہیئے کیونکہ یہ بدن کو کافی غذا بخشتا ہے اور اس میں تغذیہ جگر کی قوت زیادہ پائی جاتی ہے۔

آب انار سوزش جگر میں کمی کرنے کے لئے مفید ثابت ہوتا ہے۔ سرسوں کا ساگ۔ کدو۔ آڑو۔ کریلہ۔ جامن۔ شہتوت۔ لیموں۔ فالسہ۔ گنا۔ خرفہ کا ساگ اور بتھوے کا ساگ مفید اشیاء ہیں۔ تندرست بکرے کی کلیجی کی یخنی اور ترنج مفید مطلب ہیں۔

مضر غذائیں :

لہسن۔ زعفران۔ سُرخ مرچ۔ جگر کی حدّت بڑھانے میں معاون ثابت ہوتے ہیں۔

گُردہ کے امراض

مفید غذائیں :

گردہ کی کمزوری کے لئے آم بالخاصہ مفید ہے۔ مغز پستہ گردوں کی لاغری اور کمزوری میں نافع ہے۔ اس کے علاوہ مغزِ بادام اور مغز چلغوزہ اور انگور بھی مقوی گردہ ثابت ہوئے ہیں۔ ترکاریوں میں شلغم۔ بتھوے کا ساگ۔ مولی کا نمک اور ہینگ بہت مفید ہے۔ اکثر گردوں میں ناقص فضلہ پک جاتا ہے اور گردوں کے فعل کو متاثر کرتا ہے۔ لیموں اور ترنج کا عرق اس ناقص فضلہ کے اخراج کا باعث ہوتا ہے۔ مزید براں یہ گردوں کے فعل میں تحریک پیدا کرتا ہے۔

مضر غذائیں :

گرم مصالحہ۔ تیز مرچ۔ انڈا۔ تلی ہوئی مچھلی، بڑا گوشت۔ جھینگا۔ چائے

کافی۔ اور تمام گرم وخشک اشیاء مضر ہیں۔

بواسیر

مفید غذائیں :

سبز لہسن کی ترکاری۔ بتھوے کا ساگ۔ مولی۔ خربوزہ۔ شلغم۔ بکری کا دودھ اور کریلا۔ بادی بواسیر کے لئے مفید غذائیں ہیں۔ خونی بواسیر کے لئے توری کی ترکاری۔ پپیتہ۔ امرود۔ چولائی کا ساگ۔ کچنار کا سالن، شربت ترنج اور گائے کا دودھ مفید غذائیں ہیں۔

مضر غذائیں :

تیز مرچ۔ گرم مصالحہ۔ انڈا۔ مچھلی۔ بڑا گوشت۔ جھینگا۔ چائے۔ کافی اور تمام بادی اور ثقیل اشیاء سے پرہیز لازم ہے۔ پالک بھی اس مرض میں مضر ہے۔

ذیابیطس

مفید غذائیں :

گائے کے دودھ کا دہی۔ کریلا۔ گولر۔ ناریل کا پانی۔ سویابین کے آٹے کی روٹی۔ چنے کی روٹی۔ بھوسی کی روٹی۔ چنے کا پانی مچھلی۔ ٹماٹر۔ ٹماٹر کی

ترکاری۔ چھاچھ۔ اُبلے ہوئے انڈے۔ پنیر اور شدت پیاس میں پھاڑے ہوئے دودھ کا پانی مفید اغذیہ ہیں۔ اس کے علاوہ گرم مزاج والے لوگوں کے لئے قندھاری انار کا زیادہ استعمال بہت مفید ہے۔ موسم سرما میں چلغوزہ کا کثرت سے استعمال مفید ہے۔ اس مرض میں انگور اور جامن کا استعمال بھی فائدہ مند ہے۔

مضر غذائیں :

تمام میٹھی اور ایسی اشیاء جن میں نشاستہ زیادہ ہو۔

کمزوری قلب اور اختلاج

مفید غذائیں :

مربہ آملہ۔ شربتِ بادام۔ کدو کی ترکاری۔ کھیرا (بیج نکال کر) گاجر اور گاجر کا مربہ، کشمش۔ پختہ امرود۔ شریفہ اور چقندر مقوی قلب ہیں۔ اگر انار، انگور اور سیب کو کثرت سے استعمال کیا جائے تو فائدے میں یہ بڑے بڑے کشتہ جات کا نعم البدل ثابت ہوتے ہیں۔ تازہ انگور۔ چیری۔ انناس۔ انار۔ سنگترہ اور شفتالو کا استعمال مفرح اور مقوی قلب ہے۔ مریض کو ذہنی اور جسمانی آرام ضرور کرنا چاہیئے۔ لیموں کا استعمال مفرح قلب ہونے کی بنا پر اختلاج کے لئے فائدہ مند ہے۔ امراض قلب میں متذکرہ بالا پھلوں کے عرق کا استعمال بالخاصہ فائدہ مند ہے۔

مضر غذائیں :

ایسی چیزیں جو گیس پیدا کرتی ہوں یا خون کو گاڑھا کرتی ہوں ہرگز استعمال نہ کریں۔

حاملہ اور حمل کی حفاظت

مفید غذائیں :

حاملہ عورت کے لئے انگور ایک نعمت ہے۔ اس کا بلاناغہ استعمال اُس کو غشی، چکر، مروڑ، اُپھارہ اور قبض وغیرہ سے محفوظ رکھتا ہے۔ نیز بچہ بھی تندرست ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ کشمش اور کم مقدار میں کبھی کبھار سرکہ کا استعمال بھی مفید ہوتا ہے۔ غذا میں زود ہضم اشیاء، تازہ سبزیاں، دودھ اور تازے پھلوں کا استعمال فائدہ مند ہے۔

مضر غذائیں :

حاملہ کو بوجھ اٹھانے۔ سیڑھیوں پر زور سے چڑھنے، اُچھلنے، کودنے اور دست آور ادویات اور چار ماہ بعد ہمبستری سے پرہیز کرنا چاہیئے۔ اس کے علاوہ گرم مصالحہ، کھجوریں، سیاہ تل، کونین سے پرہیز کرنا چاہیئے اور سرخ و سبز مرچ بھی کم استعمال کرنا چاہیئے۔

حیض

مفید غذائیں:

ماہواری میں اگر بے قاعدگی پائی جائے تو غذا میں بھوسی کی روٹی انڈے کی زردی، دودھ، مکھن، بند گوبھی، سلاد، گاجر، پالک، لوبیا اور چقندر کھانا مفید ثابت ہوتا ہے۔ اس لئے کہ اس میں حیاتین E کی وافر مقدار پائی جاتی ہے۔ پھلوں میں انگور کا رس بہت مفید ہے۔ اس کے علاوہ مغز بادام، کشمش۔ پستہ، ناریل، اخروٹ، کشمش ملا کر اور خوبانی مفید ہے۔ نیلی شعاعوں میں تیار کردہ السی کا تیل ریڑھ کی ہڈی کے جوڑ پر جو کولہوں کے درمیان ہوتا ہے صبح وشام دائروں میں پانچ پانچ منٹ تک ہلکے ہاتھ سے مالش کرنا بہت مفید ہے۔

حیض کی کمی میں اگر وجہ خون کی کمی ہو تو تازہ پھلوں کا رس، گنے کا رس سردیوں میں، کلیجی کا پانی، گوشت اور کلیجی کی یخنی مفید ہے۔ عرقِ جامن، چقندر اس کے علاوہ مونگ کی دال کا پانی، سرسوں کا ساگ، گاجریں، تازے ہرے ناریل کا پانی، انناس، جامن، سیب اور شلغم کا اچار بھی مفید ثابت ہوتا ہے۔

اگر حیض کی زیادتی ہو تو اس کے لئے کچنار کی پھلیوں کو بطور سبزی پکا کر کھانا فائدہ مند ہے۔ دیگر چاولوں کی پیچھ۔ مربہ آملہ اور وہ تمام اشیاء جس میں حیاتین "E" اور "K" ہوں، مفید ہوتی ہیں۔

مضر غذائیں:

ایام کی بے قاعدگی کی صورت میں گرم مصالحے، ٹھنڈی اور ترش اشیاء سے پرہیز کرنا چاہیئے۔ ایام کی کمی اور رکاوٹ میں ٹھنڈی اشیاء، بادی اور ثقیل اشیاء کا استعمال اور ایام کی زیادتی میں گرم، بادی اور ثقیل اشیاء کا استعمال مضر ہے۔

لیکوریا

مفید غذائیں:

سیلان الرحم کی مریضہ کو غذا میں دودھ، کیلا اور تازہ رس والے میٹھے پھلوں کا استعمال کرنا چاہیئے۔ انگور اس میں بالخاصہ مفید ہے۔

مضر غذائیں:

کھٹی، بادی، تیز گرم اشیاء سے پرہیز لازمی ہے۔

ماں کے دُودھ میں کمی

مفید غذائیں:

مغز بنولہ نصف تولہ میدہ کی طرح باریک پیس کر سفوف کو ڈیڑھ

پاؤ دودھ میں ملا کر اس کی کھیر پکا کر روزانہ استعمال کرنا دودھ کی زیادتی کے لئے ازبس مفید و مجرب ہے۔ اگر پستانوں کی نشوونما پورے طور پر نہ ہوئی ہو تو ایسی عورتوں کو کھیری بھون کر کھانا چاہیئے۔ زیرہ سفید بھون کر (اگر جلنے نہ پائے) اس کا سفوف کر کے ایک ٹیبل اسپون کے برابر زچہ کو روزانہ کھلائیں جس طرح وہ کھا سکے یعنی سفوف کھا کر اوپر سے دودھ پی لے۔ پانی پی لے یا سفوف کو دال سبزی یا گوشت میں اوپر سے ملا کر کھالے۔ اس کے علاوہ گائے کا دودھ شہد ملا کر۔ گاجریں۔ خربوزہ اور خربوزے کے بیج پیس کر استعمال کرنا اور تلوں کا کھانا بھی دودھ کی زیادتی کا باعث ہوتا ہے۔

مضر غذائیں :

مسور کی دال۔ گرم و خشک اشیاء اور گرم مصالحہ سے پرہیز۔

جریان۔ احتلام۔ سُرعت

مفید غذائیں :

بھنڈی۔ لوکی۔ ٹنڈا۔ توری۔ آڑو۔ کھرنی۔ گولر۔ آم کے پھول بقدر ایک تولہ روزانہ۔ دودھ کی لسّی جس میں تین حصّہ پانی اور ایک حصّہ دودھ ہو استعمال کرنا مفید ہے۔

مضر غذائیں :

اس مرض میں ایسی تمام اشیاء سے پرہیز لازم ہے جو کھٹی یا مصالحہ دار ہوں اور قبض پیدا کرتی ہوں۔ اچار بھی مضر ہے اور تیز مرچ بھی۔

جلدی امراض

مفید غذائیں :

صبح نہار منہ چائے کا ایک چمچہ شہد سادہ پانی میں حل کر کے روزانہ پلانا مفید ہے۔ بکری کا پھیکا دُودھ، بیسن کی روٹی نمک کے بغیر پھیکی استعمال کرنا اور اروی کا سالن استعمال کرنا بہت ہی کم نمک مرچ کے ساتھ مفید ہے۔

مضر غذائیں :

سُرخ مرچ۔ ہر قسم کا گوشت۔ کھٹی اور گرم چیزیں۔

رعشہ۔ فالج اور لقوہ

مفید غذائیں :

شہد خالص ایک حصّہ اور تین حصّے پانی ملا کر جوش دیکر ٹھنڈا

کریں اور مریض کو پلائیں. کبوتر یا چڑیا کا شوربہ کھلائیں اور پیاس کی حالت میں مندرجہ بالا شہد کا پانی پلائیں. موسمی. مالٹے اور انگور کا عرق بھی مفید ہوتا ہے رعشہ کے لئے خرگوش کا مغز سیاہ مرچ کے ساتھ پکا کر کھلانا مفید ہے. فالج اور لقوہ کے لئے لہسن. ادرک کا مربہ. جائیفل کا چوسنا. دو تین تولہ اخروٹ روزانہ کھلانا. چلغوزہ. پہاڑی پودینہ شہد کے ساتھ استعمال کرنا. مرغ کے گوشت کی یخنی. کریلا. انڈا. چھوہارے. کھجور. اجوائن دیسی اور ہینگ وغیرہ بھی مفید ہیں

مضر غذائیں :

فالج اور لقوہ کے مریض کو ٹھنڈی، کھٹی چیزیں، مٹھائیاں، شربت اور ثقیل چیزوں سے پرہیز لازمی ہے. اس کے علاوہ نمک، آلو، چنا اور چاول اور ہر قسم کی چکنائی سے پرہیز کریں.

حافظہ کی کمزوری

مفید غذائیں :

تندرست بکرے کا بھیجہ نیم برشت. بادام. گاجر کا رس. گاجر کا حلوہ. اخروٹ معہ کشمش کے. انجیر. بھنے ہوئے چنے. مربہ ادرک. مربہ سیب مربہ آملہ. تیتر اور چڑے کی یخنی. زردی بیضہ مرغ نیم برشت مفید اور کارآمد چیزیں ہیں.

مضر غذائیں :

سرخ مرچ. کھٹی. ثقیل اور تیز مصالحہ والی اور ریاح پیدا کرنے والی اشیاء سے پرہیز کریں. بے سکونی، بے آرامی، ذہنی انتشار، نیند کی کمی وغیرہ سے مضر اثرات مرتب ہوتے ہیں.

ذہنی کمزوری ۔ دماغی خشکی مالیخولیا اور جنون

مفید غذائیں :

بادام اور بادام کا مختلف طریق پر استعمال. اخروٹ. دھنیا ادرک. کریلا. کدو. شکر قند. سویابین. بھیڑ کا دودھ. تیتر کا گوشت اور بکرے کا مغز مفید ہوتے ہیں. مغزیات میں مغز کدو. مغز پستہ. مغز پیٹھہ مغز تربوز. مغز پنبہ دانہ وغیرہ بہت مفید ہیں. پھلوں میں انناس، شہتوت ناریل. کشمش. انگور اور سنگترہ کا استعمال مفید ہوتا ہے.

مضر غذائیں :

نیند نہ آنے کی صورت میں چائے، قہوہ، کافی اور تمباکو سے

پرہیز کریں۔ سُرخ مرچ اور گرم مصالحہ کے بجائے سیاہ مرچ استعمال کریں۔

گٹھیا

مفید غذائیں :

لہسن چھیل کر اور کوٹ کر دودھ میں کھویا بنالیں اور حلوہ بنا کر صبح وشام بقدر تین ماشہ استعمال کریں۔ منقّی، خشک ناریل، اخروٹ، باجرے کی روٹی، کریلے کی ترکاری۔ یہ تمام اشیاء اس مرض میں فائدہ مند ہوتی ہیں۔ اس کے علاوہ لیموں اور چھوارے بھی بے حد مفید ثابت ہوتے ہیں۔

مضر غذائیں :

مچھلی، گوشت اور انڈوں کا استعمال بالکل ترک کر دیں۔ صحت ہونے کے بعد جب گوشت کھائیں تو پہلے کسی پرندہ کا گوشت کھائیں، پھر مچھلی اور پھر بتدریج بکری اور گائے کا گوشت کھائیں لیکن اس وقت بھی ایک عرصہ تک گردے اور تلّی اور جگر نہ کھائیں۔

ہائی بلڈ پریشر ــ لو بلڈ پریشر

مفید غذائیں :

اس مرض میں لہسن بہت مفید ہے۔ غذائیں زود ہضم غذائیں

دیں۔ اس کے علاوہ مربہ آملہ۔ انار ترش۔ لوکاٹ۔ چھاچھ اور لیموں بھی مفید چیزیں ہیں۔

لو بلڈ پریشر میں تازہ پھلوں کا رس۔ گنے کا رس۔ کلیجی اور گوشت کی یخنی۔ کلیجی کا پانی۔ دودھ۔ جامن کا عرق اور چقندر کا عرق مفید چیزیں ہیں۔ جن لوگوں کو دودھ ہضم نہ ہوتا ہو وہ دودھ میں ایک الائچی اور زعفران ڈال کر استعمال کریں۔ چھوارے بھی مفید ہیں اور سنگترے کے موسم میں سنگتروں کا رس روزانہ استعمال کرنا چاہیئے۔

مضر غذائیں :

ہائی بلڈ پریشر میں دیر ہضم، ثقیل غذائیں اور نمک سے پرہیز کریں۔
لو بلڈ پریشر میں ٹھنڈی اشیاء سے پرہیز کریں۔

پتّہ کی پتھری

گردوں اور مثانہ میں پتھری

مفید غذائیں :

آم۔ گاجر۔ مولی۔ نمک مولی۔ آلو۔ روزانہ چار پانچ بیر پانی، عرق پیاز۔ انجیر کا روزانہ استعمال۔ بہی۔ تربوز کا پانی۔ تخم ککڑی۔ بتھوا۔ پالک اور مولی کا ساگ۔ یہ تمام اشیا مفید ہیں۔ پتّہ کی پتھری کے لئے

ایک سیب روزانہ چالیس روز تک کھلانا بالخصوص مفید ہے۔

مضر غذائیں :

تلی ہوئی تمام چیزوں اور چکنائی سے پرہیز لازم ہے۔

دمہ

مفید غذائیں :

صاف اور کھلی ہوا۔ گرد و غبار سے پاک فضا۔ کیکڑہ۔ کیکڑے کو پانی میں پکا کر اس کا آب جوش نکال کر استعمال کریں اور اس طرح ایک کیکڑہ روزانہ مسلسل چالیس یوم تک استعمال کریں۔

مضر غذائیں :

کھٹی اور ٹھنڈی چیزیں اس مرض میں نقصان دہ ہیں۔

یرقان

مفید غذائیں :

اُبلی ہوئی ترکاریاں۔ گنے کا رس۔ تازہ پھلوں کا رس۔ لیموں۔ لیموں کی سکنجبین۔ گاجروں کا رس۔ ترش انار۔ پیاز اور مولی کا اچار مفید چیزیں ہیں۔

مضر غذائیں :

تمام چکنی اشیاء مثلاً گھی، تیل، تلی ہوئی چیزیں۔ بالائی۔ خشک میوے وغیرہ سے مکمل پرہیز۔ گرم مشروبات سے پرہیز ضروری ہے۔

کمزوری اعصاب

مفید غذائیں :

پھلوں کا رس۔ دودھ بالائی۔ پنیر۔ چھوارے۔ اخروٹ۔ بادام۔ چلغوزہ۔ میتھی کا ساگ۔ لوکی۔ بکرے کا بھیجہ۔ کلیجی کا عرق۔ بکری کے پائے وغیرہ مفید اغذیہ ہیں۔

مضر غذائیں :

سرخ مرچ۔ کھٹی چیزیں، اور نمک کا زیادہ استعمال مضر ہے۔

دائرۃ الحاضرات

پتھروں کی تاثیر معلوم کرنے کا روحانی طریقہ

یہ دیکھنے کے لئے کہ آپ کے پاس موجود پتھر آپ کو کیا فوائد دے سکتا ہے۔ آپ ایک علیحدہ کاغذ پر اسی قسم کا دائرہ اس طرح بنائیں کہ اندرونی دائرہ کا قطر ۲¾ انچ اور بیرونی دائرہ کا قطر ۶½ انچ ہو۔
اب باوضو دو رکعت نماز نفل استخارہ پڑھیں۔ پھر سورۃ یاسین
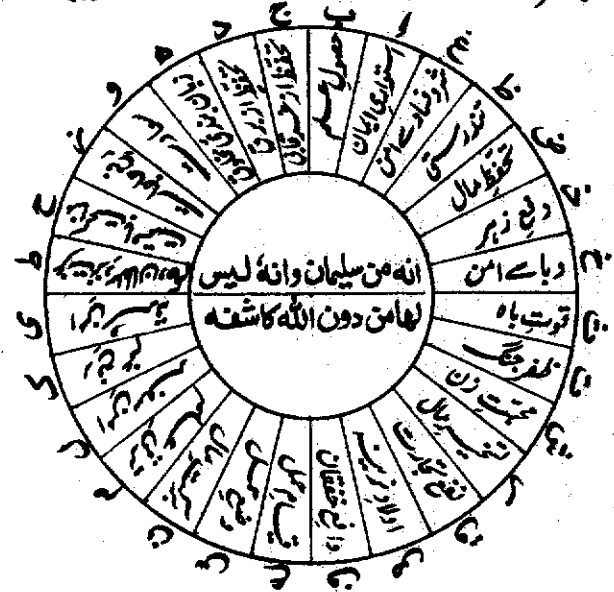
ایک مرتبہ پڑھ کر اپنے پاس موجود تمام پتھروں (جن کے فوائد جانچنے ہیں) پر دم کریں۔ اور ان میں سے ایک پتھر دائرہ کے وسط میں رکھ دیں۔ اس کے اوپر انگشت شہادت کو آہستہ سے رکھیں۔ یعنی انگلی پتھر سے صرف مس کرے لیکن پتھر کی حرکت میں رکاوٹ پیدا نہ کرے۔ اب آپ آہستہ آہستہ ———

إِنَّهُ مِن سُلَيْمَانَ وَإِنَّهُ لَيْسَ لَهَا مِن دُونِ اللَّهِ كَاشِفَةٌ

بلا تعداد پڑھتے جائیں۔ چند منٹوں کے بعد ہی پتھر میں حرکت پیدا ہوگی اور دائرہ کے جس خانہ میں جا کر رک جائے۔ یہ پتھر آپ کے لئے اسی تاثیر کا حامل ہوگا اور یہی فائدہ پہنچائے گا۔ اگر پتھر حرکت کرتا ہوا متعدد خانوں میں سے گزرے تو جن جن خانوں سے پتھر گزرا۔ یہ آپ کے لئے اتنی ہی تاثیرات کا حامل ہوگا۔ اگر پتھر حرکت نہ کرے تو یہ پتھر آپ کے لئے فائدہ مند نہ ہوگا۔ ایک کے بعد دم شدہ پتھروں میں سے دوسرا پتھر دائرہ میں رکھ کر پھر مذکورہ عمل پڑھنا شروع کردیں۔ اسی طرح آپ ایک جلسہ۔ ایک نماز استخارہ اور ایک ہی بار سورۃ یاسین پڑھ کر بہت سے پتھروں اور نگینوں کے خواص اپنے لئے معلوم کرسکتے ہیں۔

نگ یا پتھر کا وزن تین رتی سے کم نہیں ہونا چاہیئے۔

نام کے مطابق پتّھر اور نگینے

اپنی تاریخ پیدائش کے مطابق اور اگر تاریخ پیدائش یاد نہ ہو تو اپنے نام کے پہلے حرف سے رنگ کا انتخاب کریں۔ اور اس رنگ کا پتّھر یا نگینہ (امیٹیشن) انگوٹھی میں اس طرح پہنیں کہ انگلی سے مَس ہوتا رہے۔

تاریخ پیدائش	نام کا پہلا حرف	موافق رنگ
۲۱ مارچ تا ۲۰ اپریل	ا۔ل۔ع۔ی	سُرخ
۲۱ اپریل تا ۲۱ مئی	ب۔و	نیلا
۲۲ مئی تا ۲۱ جون	ق۔ک	سرخی مائل زرد
۲۲ جون تا ۲۳ جولائی	ح۔ہ	سفید۔دودھیا۔ہلکا نیلا
۲۴ جولائی تا ۲۳ اگست	م	نارنجی
۲۴ اگست تا ۲۳ ستمبر	پ۔غ	گہرا زرد۔ نقرئی
۲۴ ستمبر تا ۲۳ اکتوبر	ر۔ت۔ط	ہلکا گلابی۔ نیلا
۲۴ اکتوبر تا ۲۲ نومبر	ظ۔ذ۔ض۔ز۔ن	گہرا سُرخ۔ قرمزی
۲۳ نومبر تا ۲۲ دسمبر	ف	ہلکا ارغوانی
۲۳ دسمبر تا ۲۰ جنوری	ج۔خ۔گ	بھورا۔نیوی بلیو۔سلیٹی
۲۱ جنوری تا ۱۹ فروری	س۔ش۔ص۔ث	سیاہ۔ نیلا۔ سبز
۲۰ فروری تا ۲۰ مارچ	د۔چ	بینگنی۔گہرا سبز۔بھُورا

پتّھر اور انسانی زندگی

سورۂ رحمٰن میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: "چلائے دو دریا ملکر چلنے والے، ان دونوں میں ایک پردہ ہے کہ ایک دوسرے پر زیادتی نہ کرے۔ پھر کیا کیا نعمتیں اپنے رب کی جھٹلاؤ گے، نکلتا ہے ان دونوں میں سے موتی اور مونگا۔"

اللہ تعالیٰ نے یہ تذکرہ نہیں کیا ہے کہ موتی اور مونگے کے رنگ مختلف ہوتے ہیں اور خاصیتیں بھی مختلف ہوتی ہیں بلکہ عبارت پر غور کرنے سے یہ پتہ چلتا ہے کہ وہ دو پانی جو سمندر میں چل رہے ہیں مختلف رنگ رکھتے ہیں لیکن یہ ایک رنگ کا پانی دوسرے رنگ کے پانی سے بالکل نہیں ملتا۔ اللہ تعالیٰ نے اس بات کو اساس قرار دیا ہے۔ اس کے بعد موتی اور مرجان کا تذکرہ کیا ہے۔ مقصد یہ ہے کہ رنگوں میں تاثرات ہیں، یہ اصول بنیادی ہے، چاہے وہ پانی میں ہو، شیشہ میں ہو، مٹی، پتھر یا دھات میں ہو۔

یہاں ہمیں یہ بتانا مقصود ہے کہ اثرات رنگوں میں ہوتے ہیں اور جہاں تک انگوٹھی میں پتھر یا نگینہ پہننے کا تعلق ہے، معمولی نگینہ بھی اپنے رنگ کی بنا پر وہی خاصیت رکھتا ہے جو قیمتی پتھر رکھتا ہے۔

اب ہم نگینوں اور پتّھر کے رنگ اور اُن کی خاصیتیں بیان کرتے ہیں، اگر آپ انہی رنگوں کو پتھروں میں تلاش کریں گے تو بھی مل جائیں گے۔ یہ الگ بات ہے

کو پتھر قیمتی ہے اور نگینہ قیمت کے لحاظ سے ہر آدمی کی دسترس میں ہے۔

موتی

موتی عام طور سے سفید اور چمکدار رنگوں میں ملتا ہے اور خاص طور پر زرد رنگوں میں۔ یہی رنگ آپ کو معمولی نگینوں میں بھی مل سکتا ہے۔ اس کے خواص حسب ذیل ہیں:۔

موتی، پاگل پن کو دور کرتا ہے۔ بصارت کو زیادہ کرتا ہے اور آنکھوں کی اکثر بیماریوں سے محفوظ رکھتا ہے۔ سفید رنگ کے موتی یا اس کے معمولی نگینہ کو پانی میں دھو کر بچوں کو پانی پلایا جائے تو دانت نکلنے میں آسانی ہوتی ہے۔ اس کو انگوٹھی میں پہنا جائے تو دل کو تقویت دیتا ہے اور نزلہ و بخار میں مفید ہے۔

مرجان

مرجان کا رنگ سُرخ ہوتا ہے۔ سُرخ رنگ میں کئی کئی رنگ شامل ہوتے ہیں۔ گہرا گلابی، نارنجی، سرخی مائل اور بالکل سُرخ۔ اس میں ہلکا اور گہرا دونوں سُرخ شامل ہیں۔ مرجان یا مرجان کے خواص یہ ہیں:۔

اس رنگ کا نگینہ انگوٹھی میں پہننا یا اسے دھو کر پینا یا پلانا، پھیپھڑوں سے خون آنے کو موقوف کرتا ہے، تلی اور آنتوں کے امراض سے نجات دیتا ہے، اس رنگ کے نگینہ کو پہننا قوت بصر کو بھی بڑھاتا ہے۔

فیروزہ

سبزی مائل یا نیلا ہوتا ہے۔ اکثر نیشاپوری فیروزہ سستے

داموں میں عوام کے لئے مل جاتا ہے۔ فیروزہ یا فیروزہ کے رنگ کا نگینہ نظر کو تیز کرتا ہے۔ اگر کوئی شخص بہت زیادہ غصیل ہو اور فیروزہ پہننے والا شخص اس کے سامنے چلا جائے تو وہ مہربان ہو جاتا ہے۔ فیروزہ کی انگوٹھی پہننے والا شخص فقر و فاقہ سے محفوظ رہتا ہے۔

لعل

لعل کے رنگ میں کئی رنگ شامل ہیں۔ اس میں بہترین رنگ پیازی ہوتا ہے۔ لعل سبز اور زرد رنگ کا بھی ہوتا ہے۔ اس رنگ کا نگینہ پہننے سے وہی نتائج حاصل ہوتے ہیں جو لعل پہننے سے ہوتے ہیں۔ مثلاً ڈراؤنے خواب نظر نہیں آتے۔ منتشر ذہن یکسو ہو جاتا ہے۔ اور شعور میں قوت مدافعت زیادہ ہو جاتی ہے۔

کہربا

کہربا دراصل پتھر نہیں ہے بلکہ ایک درخت کا گوند ہے۔ اس کا رنگ زرد ہوتا ہے۔ اگر چمڑے پر گھس کر تنکوں سے مس کیا جائے تو تنکے اس کے ساتھ چپٹ جائیں گے۔ جو عورت اس پتھر کو پہنے رہے اس کا حمل ساقط نہیں ہوتا۔ یہ زیادہ تر تسبیحوں میں استعمال ہوتا ہے۔ پہننے کی بجائے اس کی تسبیح رکھی جائے تو زیادہ بہتر ہے یا گلے میں اس کے موتیوں کا ہار پہنا جائے۔

لاجورد

لاجورد بھی عوام کی دسترس سے باہر نہیں ہے۔ اگر کسی کی پلکیں جھڑ جائیں تو اس جگہ لاجورد پیس کر لیپ کرنے سے پلکیں اُگ آتی ہیں۔ لاجورد نیلگوں رنگ

رنگ کا ہوتا ہے۔ اچھا لاجورد وہ ہوتا ہے جس پر زرد رنگ کے نقطے ہوتے ہیں۔
جو لاجورد زیادہ صاف ہوتا ہے اس کی انگوٹھیاں بنائی جاتی ہیں۔

یشب

یشب بھی بہت سستا پتھر ہے۔ اس کی انگوٹھیاں بھی بنتی ہیں اور برتن بھی۔ یہ پتھر سبزی مائل ہوتا ہے۔ اس کی قسمیں دو ہیں سفید اور سیاہ۔ یہ پتھر دل کو طاقت بخشتا ہے۔ نظام ہضم کو اچھا رکھتا ہے اور خفقان کو دفع کرتا ہے جس کے پاس یہ پتھر ہوتا ہے وہ اپنے دشمن سے زیر نہیں ہوتا۔

زمرد

زمرد، یا زمرد کے رنگ کا نگینہ انگوٹھی میں پہننے سے، مرگی کا دورہ نہیں پڑتا۔ دل کی طاقت بڑھ جاتی۔ دورانِ خون میں کوئی نقص واقع نہیں ہوتا۔ آنکھوں کی روشنی بڑھ جاتی ہے۔ خوفناک خواب نظر نہیں آتے۔ پیدائش کے وقت زمرد یا اس رنگ کا نگینہ زچہ کے پاس ہو تو بچہ کی ولادت آسان ہو جاتی ہے۔ اس کے رنگ مندرجہ ذیل ہوتے ہیں:۔

چقندر کا رنگ، لوہے کے زنگ کا رنگ، مکھی کے پر کا رنگ قلعی کا رنگ اور درخت کے پتے کا رنگ۔

ہیرا

ہیرے کے کئی رنگ ہوتے ہیں ان میں گلابی رنگ بھی شامل ہے اور سفید کے علاوہ سبزی مائل اور زردی مائل۔ ان رنگوں کے معمولی نگینوں میں بھی وہی اثرات ملیں گے جو ہیرے میں موجود ہیں۔ اصل وجہ وہی رنگ ہے جس کا تذکرہ اللہ تعالیٰ نے فرما دیا ہے۔

ہیرے کے رنگوں سے امراض کا علاج کیا جا سکتا ہے۔ طریقہ وہی ہے کہ ہیرے کا رنگ کا کوئی نگینہ انگوٹھی میں پہنا جائے اور اس نگینہ کو کبھی کبھی پانی میں دھو کر پانی پی لیا جائے۔ ہیرا اور ہیرے کے رنگ کے نگینے برص (سفید داغ) جذام، مثانہ کی پتھری، دیوانگی، مالیخولیا اور نظر بد سے محفوظ رکھتے ہیں۔ اس کی موجودگی میں آسمانی بجلی انسان کے اوپر نہیں گرتی۔ ہیرے کے رنگ کا نگینہ ہیرے کی طرح انسان کے اندر ہمت اور شجاعت پیدا کرتا ہے جس سے وہ اپنے دشمنوں پر غالب رہتا ہے۔

ہیرے کے چھوٹے اور باریک ٹکڑوں کو ہیرے کی کنی کہا جاتا ہے۔
ہیرے کی کنی اگر کوئی شخص نگل لے تو اس کا جگر پاش پاش ہو جاتا ہے۔

نوٹ:۔ احتیاط کا تقاضا ہے کہ ہیرے کو پانی میں دھو کر پانی نہ پیا جائے البتہ ہیرے کے رنگ کے کسی نگینہ کو پانی میں دھو کر پانی پینے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

پکھراج

پکھراج یا پتا، ہلکا نیلا، ہلکا سبز، گلابی، نارنجی اور زرد رنگوں میں

ملتا ہے انہی رنگوں میں سے کسی رنگ کا نگینہ، آدمی کے اندر ہر قسم کی قوت بڑھاتا ہے۔ عقل میں اضافہ کرتا ہے اور نسیان سے محفوظ رکھتا ہے۔

یاقوت

یاقوت کا ایمی ٹیشن جو ان رنگوں کے اوپر مشتمل ہوتا ہے۔ سرخی مائل بہ سیاہی، سلیٹی رنگ، سبز رنگ، نیلا رنگ، سرمئی رنگ، لحمی رنگ، کاہی رنگ، شمعی رنگ، ترنجی رنگ۔

آدمی ان رنگوں میں سے کسی رنگ کا نگینہ پہنے ہوئے ہو یا یاقوت پہنے ہوئے ہو، ایک ہی بات ہے۔ مقصد یکساں حاصل ہوگا۔ یاقوت یا یاقوت کے رنگوں پر مشتمل کوئی نگینہ، طاعون سے محفوظ رکھتا ہے، خون صاف کرتا ہے اس کو منہ میں رکھنے سے دل کو فرحت اور طاقت حاصل ہوتی ہے۔ پیاس کی شدت ختم ہوجاتی ہے۔ لوگ اس شخص کی عزت کرتے ہیں جو انگوٹھی میں یاقوت یا ان رنگوں میں سے کسی رنگ کا نگینہ پہنتا ہے۔

عقیق

عقیق عام طور سے سستے داموں میں مل جاتا ہے اس وجہ سے عوام کے لئے قابل حصول ہے۔ عقیق کے رنگ یہ ہوتے ہیں: کتھے کا رنگ، زرد رنگ سفید رنگ، زرد اور سرخ رنگ، زردی مائل رنگ، سفیدی مائل رنگ۔ ان رنگوں

میں سرخ رنگ سب سے زیادہ بہتر ہے۔ اس کے فوائد درج کئے جاتے ہیں۔

عقیق دانتوں کو جلا دیتا ہے اور مضبوط کرتا ہے۔ گندہ دہنی کو رفع کرتا ہے۔ دل و دماغ کو فرحت دیتا ہے۔ خون کو صاف کرتا ہے۔ جلدی امراض مثلاً پھوڑے، پھنسی سے حفاظت کرتا ہے۔ اکثر لوگ اسے برکت اور قبولیت دعا کے لئے پہنتے ہیں۔

نیلم

نیلم نہایت صاف اور شفاف رنگ کا ہوتا ہے۔ بہت خوبصورت اور چمکدار نیلے رنگ کا پتھر ہوتا ہے۔ اس کی بہترین قسم سری لنکا میں ملتی ہے بعض حضرات سرخی مائل نیلم کو لعل، سبزی مائل نیلم کو زبرجد اور بنفشی نیلم کو سنگ مرو کہتے ہیں۔ یہ نہایت خطرناک پتھر ہے۔ اس کا پہننے والا قلی بھی ہوجاتا ہے اور بھکاری بن جاتا ہے۔ لیکن اس کے برخلاف یہ بھی دیکھا گیا ہے کہ اس کا پہننے والا نہایت معزز اور دولت مند ہوجاتا ہے۔

سرخی مائل نیلم میں روشنی کی لہریں ہوتی ہیں اور وہ نظر بھی آتی ہیں۔ یہ نیلم خطرناک ہوتا ہے اس کو نہیں پہننا چاہیئے۔

جس نیلم کو زبرجد کہتے ہیں اور اس میں سبزی کے شیڈ ہوتے ہیں وہ نیلم باعث برکت ہے۔ اس کے پہننے والے کو اللہ عزت دیتا ہے اور غیب سے اس کی مدد ہوتی ہے اس لئے اس شخص کے ارد گرد دولت جمع ہوجاتی ہے۔ اس نیلم

کو پہننے والا دردِ گردہ اور گردہ کی پتھری سے محفوظ رہتا ہے۔ عرق النساء سے اگر متاثر ہے تو اس کا اثر زائل ہو جاتا ہے۔ اگر ریڑھ کی ہڈی میں کوئی کمزوری ہے تو وہ رفع ہو جاتی ہے اور ساتھ ساتھ مثانہ کو قوت دیتا ہے۔ اس کا پہننے والا آدمی آدھی سیسی کے درد میں مبتلا نہیں ہوتا۔

بنفشی نیلم، جس کو سنگ مرو کہتے ہیں اور جس میں بنفشی رنگ کا شیڈ ہوتا ہے وہ بھی بہت خطرناک ہے۔ آدمی کو بیمار اور بھکاری بنا دیتا ہے۔ گردن کے امراض پیدا کرتا ہے۔ فالج کا باعث بنتا ہے۔ اکثر ایسے آدمی کی جس نے یہ پتھر پہنا ہو ٹانگیں ماری جاتی ہیں۔ اس سے دُور ہی رہنا چاہیئے۔ زبرجد کے رنگ کا کوئی نگینہ بھی انہی فوائد کا حامل ہے جن فوائد کا حامل خود زبرجد ہوتا ہے۔

لہسنیا

انگریزی میں اسے CATEYES کہتے ہیں۔ یہ بلی کی آنکھ کی طرح ہوتا ہے اس پتھر کا رنگ خواہ کچھ ہو لیکن اس کے اندر ایک سفید چمکدار دھاری ضرور ہوتی ہے۔ اس کے چار رنگ ہوتے ہیں۔ زرد، بھورا، سبز اور سیاہ۔ سبز اور زیتونی رنگ کا پتھر اچھا مانا جاتا ہے۔ یہ پتھر ولادت میں آسانی پیدا کرتا ہے۔ آسیب اور پری اثر اور جادو ٹونے سے محفوظ رکھتا ہے۔ سیدھے ہاتھ کی بڑی انگلی میں اس کو پہننے سے ڈراؤنے خواب نظر نہیں آتے۔

سنگ سلیمانی

سنگ سلیمانی عقیق کی ایک قسم ہے۔ یہ پتھر انسان کے ناخن سے

بہت زیادہ مشابہت رکھتا ہے۔ اس کا رنگ سیاہی مائل بھورا ہوتا ہے۔ اس پر سفید، سبز، بھورے اور سیاہ رنگ کے طبقات ہوتے ہیں۔ یہ پتھر نقش و نگار بنانے اور کتبے لکھنے کے کام بھی آتا ہے اس کے پہننے والا "مرگی" سے محفوظ رہتا ہے۔

مُون اسٹون

اس کو عربی میں حجر القمر کہتے ہیں۔ اس کے متعلق روایات مختلف ہیں کہا جاتا ہے کہ چاند کے گھٹنے اور بڑھنے کے مطابق اس میں چاند کی تصویر کا عکس پڑتا رہتا ہے اس پتھر کا رنگ سفید یا نیلا ہوتا ہے۔ اس کی شکل جمے ہوئے پانی جیسی ہوتی ہے اور چمک چاندی کی مانند ہوتی ہے۔

ڈر، خوف، دماغی امراض مثلاً خفقان اور پاگل پن کو دُور کرتا ہے۔ دماغی صلاحیتوں کو زیادہ کرتا ہے اور فہم و فراست میں اضافہ کرتا ہے۔

دھانِ فرنگ

سیدھے ہاتھ کی بڑی انگلی میں پہنا جائے تو گردے بیمار نہیں ہوتے گردوں میں پتھری ہو تو چاندی یا قلعی دار کٹورے میں پانی بھر کر انگلی سے انگوٹھی اتار کر اس پانی میں گھسا جائے اور یہ پانی صبح شام پیا جائے تو پتھری ریزہ ریزہ ہو کر پیشاب کے راستے خارج ہو جاتی ہے۔

تجربات

"روحانی ڈاک" روزنامہ جسارت کراچی میں کسی صاحب کے خط کے
جواب میں رنگ اور روشنی سے علاج پر میرے کئی مقالے شائع ہوئے تو
ہومیوپیتھی ڈاکٹر محمد خورشید ڈھکوٹ روڈ لائل پور نے مجھ سے خط و کتابت
کے ذریعہ اس علاج پر تجربات کئے۔ تجربات میں جہاں جہاں انہیں دشواری
پیش آئی، میں اپنے تجربہ کی بنیاد پر اُن کی خدمت میں مشورہ پیش کرتا رہا۔
محیرالعقول تجربات سامنے آئے تو میرے دل میں یہ خیال جاگزیں ہوگیا کہ علمی
توجیہہ کے ساتھ اس علاج کو کتابی صورت میں پیش کیا جائے۔ تاکہ وہ لوگ
جو بڑی بڑی فیسوں اور قیمتی دواؤں کے متحمل نہیں ہیں اس علاج سے فائدہ اٹھا سکیں
معاشی پس ماندگی کے اس دور میں یہ علاج نہ صرف یہ کہ سستا ہے بلکہ مفت
کے برابر ہے۔

بخار

ڈاکٹر محمد خورشید صاحب اپنے تجربات بیان کرتے ہوئے لکھتے
ہیں کہ :۔ میں نے گہرے نیلے رنگ کی شیشی میں پانی ڈالکر دو گھنٹہ تک صاف
دھوپ میں رکھا۔ اس کے بعد ہومیوپیتھک طریقہ پر ایک قطرہ نیلے پانی کا اور
سو قطرے سادہ صاف پانی کے دو ڈرام کی شیشی میں ڈالکر ایک سو جھٹکے دیکر
اس کی ایک طاقت بنائی۔ اُس میں سے ایک قطرہ لے کر اور سو قطرے پانی ڈالکر
مزید سو جھٹکے دیئے (ہومیوپیتھک طاقتیں اسی طرح بنائی جاتی ہیں) یہ میں نے
اس لئے کیا تاکہ بار بار رنگدار پانی دھوپ میں رکھنے کی مصیبت سے جان چھوٹ
جائے اور دَوا کا اثر بھی قائم رہے۔ اس طریقے پر تیار کیا ہوا پانی میرے پاس
تقریباً تین ماہ پڑا رہا۔ میرے ایک دیرینہ دوست کا بچّہ شدید بخار میں مبتلا ہوگیا
کنپیٹر ہو گئے اور شدید سر درد بھی ساتھ تھا۔ میں نے نیلے رنگ کی شیشی کا پانی
جسکی پہلی طاقت ہومیوپیتھک طریقہ پر بنائی تھی اس بچے کو دینے کا فیصلہ کیا۔
میرا خیال تھا کہ چونکہ تین ماہ گذر چکے ہیں اس لئے ہوسکتا ہے کہ اس پانی میں
دوائی کا اثر ختم ہوگیا ہو۔ بہرحال میں نے بخار کے مریض بچّہ کو یہی پانی دیدیا۔
نتیجہ حیران کن تھا۔ اس نیلے پانی کا ایک قطرہ شوگر آف ملک پر ڈالکر دیا تو پندرہ
منٹ کے اندر سر درد غائب ہوگیا، کنپیٹروں کا درد بھی کم ہوگیا۔ بخار بھی جو
پہلے بہت تیز تھا کم ہونا شروع ہوگیا۔ دوبارہ چار چار گھنٹے کے بعد مزید پانی
کی خوراکیں دیگئیں۔ چوبیس گھنٹے میں بخار، کنپیٹر اور درد بالکل ٹھیک ہوگیا۔

پیچش

رنگوں کے ذریعہ یہ طریقۂ علاج میرا پہلا تجربہ تھا۔ اسی طرح میں
نے دوسرے رنگوں کا پانی مختلف طاقتوں میں تیار کیا۔ کیونکہ پہلا تجربہ نہایت
شاندار تھا اس لئے میں نے دوسرے مریضوں پر بھی ان کو آزمانے کا فیصلہ کیا۔

ایک بچے کو شدید پیچش کی شکایت ہوگئی اس کو زرد رنگ پانی ۱۰x کی طاقت میں دیا گیا۔ اس کی چند خوراکوں سے پیچش کی شکایت ختم ہوگئی۔ میری اہلیہ کے کان میں درد تھا اور گردن کی دائیں طرف غدود پھول گئے تھے۔ بخار اور قبض کی بھی شکایت تھی۔ میں نے اسے نیلے پانی کی ایک خوراک دی۔ پندرہ منٹ کے اندر اندر درد، گلٹی اور بخار کم ہوگیا۔ میں نے جلد بازی کرتے ہوئے آدھے گھنٹے کے بعد پیلے رنگ کی ایک اور خوراک دیدی جس سے مرض میں شدّت پیدا ہوگئی جس کو پھر ہومیوپیتھک ادویہ سے کنٹرول کرنا پڑا۔

جانور اور رنگین علاج

میرے دوست کا ایک اصیل مرغ ایک سو چار بخار میں مبتلا ہوا اور سبز رنگ کی بیٹ کرنے لگا۔ کھانا پینا چھوڑ دیا، زمین میں گردن ڈالے کھڑا رہتا تھا۔ دوست نے بتایا کہ میرے تمام مرغ اس بیماری میں مرجاتے ہیں۔ میں نے بخار کے لئے آسمانی رنگ ۱۰x کی طاقت میں اور زرد رنگ پانی ۱۰x کی طاقت میں دو دو گھنٹے کے وقفہ سے باری باری دینے کی ہدایت کی۔ دوسرے دن مرغ کی سستی تو دور ہوگئی لیکن بخار اور اسہال میں کوئی فرق نہ پڑا۔ پھر میں نے صرف نیلے رنگ کی ۱۰x طاقت کا پانی دو دو گھنٹہ بعد دیا جس سے بخار بالکل اتر گیا لیکن بھوک نہیں کھلی۔ اب میں نے صرف زرد رنگ کی ۱۰x طاقت کی چند خوراکیں دیں جن سے مرغ کو کھل کر بڑے بڑے دست آنے

اور وہ پوری طرح تندرست ہو کر بانگ دینے لگا۔ دوست نے حیرانی کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ میرا کوئی مرغ اس طرح تندرست نہیں ہوا۔ اتفاق سے میرا اپنا مرغ بھی بیمار ہوگیا اور اس کو قبض ہوگیا۔ اُسے میں نے پیلے رنگ کا پانی دیا۔ اس سے اس کو دست آنے لگے اور دو چار دست آنے کے بعد اس کی سستی دُور ہوگئی اور بھوک بھی کھل گئی لیکن اس کا جسم برف کی طرح ٹھنڈا ہوگیا۔ یہ تشویشناک حالت تھی۔ میں گھبرا گیا۔ پھر خیال آیا کہ خواجہ صاحب نے سُرخ رنگ کے لئے لکھا تھا کہ یہ بڑا بھاری محرک ہے اور جسم کو گرم کرتا ہے۔ میں نے سرخ رنگ کے پانی کی ایک خوراک مُرغ کو پلائی اور وہ پانچ منٹ میں گرم ہوگیا اور اس کی صحت بحال ہوگئی۔ ہمسایہ میں ایک عورت کا منہ پکا ہوا تھا منہ میں اتنے چھالے تھے کہ کچھ کھا پی نہیں سکتی تھی۔ اس کو آسمانی رنگ کا پانی ایک گلاس پانی میں چند قطرے ڈالکر دیا گیا۔ چار روز میں ایسی ہوگئی جیسے اُسے کوئی تکلیف تھی ہی نہیں۔

فوڈ پوائزن

ایک خاندان میں ناقص یا زہریلا بناسپتی گھی کھانے سے گھر کے تمام افراد، گھی کھاتے ہی شدید متلی، قے، منہ سے جھاگ، جسم برف کی طرح ٹھنڈا ہونے کی تکلیف میں مبتلا ہوگئے۔ جن میں سے ایک کے سوا تمام افراد فوری طبّی امداد ملنے کی وجہ سے بچ گئے۔ لیکن ایک لڑکا جس کی عمر ۱۸ سال

تھی، فوری طبی امداد سے بچ تو گیا. مگر اس کا جسم بتدریج سُن ہوتا چلا گیا. منہ سے بہت بڑی مقدار میں جھاگ دار لعاب کا بہنا بھی بند نہیں ہوا. ہر طرف سے مایوسی کے بعد اسکو میرے پاس لایا گیا. حالت واقعی قابل رحم تھی. میں نے اللہ کا نام لیکر سُرخ رنگ کا پانی اور زرد رنگ کا پانی پندرہ پندرہ منٹ بعد دینا شروع کیا. آدھے گھنٹے کے بعد دل کی حالت میں نمایاں فرق تھا. ایک گھنٹہ کے بعد جسم گرم ہو گیا. فالج کی کیفیت جاتی رہی اور دو گھنٹے کے بعد منہ سے جھاگ دار لعاب آنا بند ہو گیا. اب وہ لڑکا بالکل ٹھیک ہے.

مثانہ کی پتھری

ایک بچہ جس کی پیشاب کی نالی میں شدید درد ہو رہا تھا بینگنی رنگ کی ایک ہی خوراک سے درد آدھے گھنٹہ میں بند ہو گیا. پیشاب جلکر آنے اور جلدی جلدی حاجت ہونے اور مثانہ و پیشاب کی نالی میں شدید درد میں اور بھی بہت سے مریض تھے جن کو بینگنی رنگ کی خوراکوں سے فائدہ ہوا ہے. مثانہ کی پتھری نارنجی رنگ کے پانی سے ٹکڑے ٹکڑے ہو کر نکل گئی ہے. پیٹ میں مروڑ، شدید درد، قولنج، اپھارہ، گیس جو انتڑیوں میں ہو اس کے لئے نارنجی رنگ کا پانی بہت مفید اور زود اثر ثابت ہوا ہے۔

آگ سے جلنا

ایک بچی جس کا ہاتھ آگ سے جل گیا تھا اور وہ جلن اور درد سے کراہ رہی تھی اور جس کو ایلوپیتھی مشہور مرہم لگانے سے بھی فائدہ نہیں ہوا تھا. نیلے رنگ کے پانی کی ایک خوراک سے بچی کو اتنا آرام ملا کہ وہ سو گئی. حیرت کی بات یہ ہے کہ نیلے رنگ کے پانی کی گدی رکھنے سے اس کے ہاتھ پر نہ کوئی آبلہ پڑا اور نہ ہی سوزش باقی رہی.

گلٹی

ایک مریضہ خنازیر میں مبتلا تھی، اور اس کو ہلکا ہلکا بخار تھا. ایک گلٹی دائیں جبڑے پر تھی اور دوسری گردن پر جو کافی سخت تھی، اس میں شدید درد تھا. پہلے نیلا اور سبز پانی ہر چار گھنٹہ کے بعد باری باری دیا گیا. چار روز کے بعد جبڑے والی گلٹی سے پک کر مواد بہنے لگا اور درد بھی ختم ہو گیا لیکن دوسری گلٹی کو کوئی فائدہ نہیں ہوا. تقریباً ایک ہفتہ انتظار کے بعد میں نے سرخ اور زرد رنگ کا پانی باری باری دیا ایک ہفتہ کے اندر اندر گلٹی آدھی رہ گئی. درد بھی ختم ہو گیا. اب تیسرا ہفتہ جا رہا ہے گلٹی برائے نام رہ گئی ہے. بچی کو سردیوں میں بھی شدید پیاس لگتی تھی وہ بھی بفضل خدا ٹھیک ہو گئی ہے. میرے تجربہ میں یہ بات بھی آئی ہے کہ جس چمچہ سے ایک رنگ کا پانی دیا جائے، اس چمچہ

کوصاف اور خشک کئے بغیر دوسرے رنگ کا پانی نہیں دینا چاہیئے۔ آسمانی اور زرد رنگ کا پانی دو دو گھنٹے کے بعد دینے سے بہت جلد فائدہ ہوتا ہے۔ شدید حالت میں کچھ خوراکیں آدھ آدھ گھنٹہ کے بعد بھی دی جاسکتی ہیں میرا طریقہ علاج یہ ہے کہ میں صاف شفاف آدھے گلاس پانی میں رنگین پانی کے چند قطرے ڈال دیتا ہوں اور دوسرے رنگ کے پانی کے چند قطرے دوسرے گلاس یا چینی کے صاف پیالے میں ڈال دیتا ہوں اور مریض کو دونوں برتنوں کی چمچیاں الگ الگ رکھنے کی ہدایت کردیتا ہوں۔ یہ احتیاط رنگوں کے علاج میں ضروری ہے۔

ایلوپیتھی ڈاکٹر اور کینسر

ڈاکٹر محمد اقبال ایم بی بی ایس جو اس وقت سعودی عرب میں ایک اسپتال کے انچارج ہیں اپنے والد صاحب کے علاج کے سلسلہ میں لکھتے ہیں :- (ان کے والد صاحب کو آخری اسٹیج میں کینسر تھا جو سارے جسم میں پھیل چکا تھا اور جسم میں جگہ جگہ گلٹیاں بنتی رہتی تھیں۔ اس فقیر نے اس مرض کے دفعیہ کے لئے روشنیوں کے ذریعہ علاج تجویز کیا تھا) تین چار روز تک کوئی اثر مرتب نہیں ہوا۔ اس کے بعد والد صاحب کو اس طرح پسینہ آنا شروع ہوا کہ معلوم ہوتا تھا کہ جسم کے سارے مسامات کھل گئے ہیں۔ ڈاکٹر صاحب نے اس بات پر حیرت کا اظہار کیا ہے کہ پسینے میں انتہائی درجہ تعفن تھا اور پسینے کا رنگ اس حد تک سیاہ تھا کہ بستر کی چادر بھی سیاہ ہوگئی

اور ساتھ ہی ساتھ تکلیف میں اضافہ ہوگیا اور بے چینی بڑھ گئی لیکن ہم نے آپ کی ہدایت کے مطابق علاج جاری رکھا۔ سات روز کے علاج کے بعد جسم میں نئی گلٹیاں بننا بند ہوگئیں اور جو گلٹیاں موجود تھیں وہ پک کر پھوٹ گئیں اور اس میں سے مواد خارج ہونے لگا۔ (گلٹیوں کو پکانے کے لئے کسی قسم کا مرہم استعمال نہیں ہوا) اور اس کے بعد انھیں آرام محسوس ہوا۔ نیند بھی اچھی آنے لگی خوراک کی طرف طبیعت راغب ہوگئی۔

نوٹ :- اس مرض میں ہم نے صرف سرخ رنگ کی شعاعیں تجویز کی تھیں۔

"کتاب رنگ اور روشنی سے علاج کا پہلا ایڈیشن شائع ہونے کے بعد ڈاکٹرز، حکما نے انفرادی طور پر اپنے اپنے جو تجربات لکھ کر مجھے بھیجے ہیں، انکو شائع کیا جائے تو ایک اور کتاب بن جائے گی۔ اس لئے ان سے صرف نظر کرکے یہ لکھ دینا کافی سمجھتا ہوں کہ میں نے ہر شعبۂ علاج کے ماہرین کی خدمت میں، شعاعوں سے تیار کیا ہوا تیل اور پانی پیش کیا جس کے نتائج خاطر خواہ مرتب ہوئے۔" (خواجہ شمس الدین عظیمی)

رنگوں سے تپ دق کا کامیاب علاج

ایک ڈاکٹر صاحب میرے پاس تشریف لائے۔ ان کی اہلیہ ٹی بی کی مریضہ تھیں موصوف نے فرمایا، کہ میری بیوی کا ایک پھیپھڑا اس حد تک

خراب ہوگیا ہے کہ ڈاکٹروں کا متفقہ فیصلہ ہے کہ یہ پھیپھڑا نکال دیا جائے لیکن بیوی کسی طرح بھی اس بات پر رضامند نہیں ہوتیں۔ میں نے ان کو شعاعوں سے تیار کیا ہوا تیل دیکر ہدایت کی کہ سینہ اور کمر پر پھیپھڑوں کی جگہ دس دس منٹ دائروں میں رات کے وقت اور صبح مالش کریں ایک ہفتہ کے بعد ایکسرے رپورٹ لیکر میرے پاس آئیں۔ ڈاکٹر صاحب نے پندرہ روز کے بعد ایکسرے کرایا۔ اب ڈاکٹروں کی یہ رائے تھی کہ آپریشن کی ضرورت نہیں ہے۔ صحت تیزی کے ساتھ بحال ہو رہی ہے۔ ڈاکٹر محمد سلیم الدین صاحب اس وقت دنیا میں موجود نہیں ہیں۔ لیکن بہت ہی بامروت اور وضعدار شخصیت کے انسان تھے۔ مجھ سے عمر میں بڑے ہونے کے باوجود، آخر وقت تک نیازمندانہ تعلقات قائم رکھے خدا انہیں غریقِ رحمت کرے۔

شعاعوں کے ذریعہ انجکشن تیار کرنا اور بجلی کے رنگین بلب

میں نے اپنے عزیز، ڈاکٹر محمد عبداللہ ایم بی بی ایس کے تعاون سے سرخ رنگ شعاعوں سے انجکشن تیار کیا، وہ اس طرح کہ سرخ رنگ کے جار میں ڈسٹلڈ واٹر کے ایمپیول رکھکر چالیس روز صاف دھوپ میں رکھا۔

میرے ایک پیر بھائی کی کمر میں سولہ سال سے درد تھا جو کسی بھی طریقہ علاج سے ختم نہیں ہوتا تھا۔ ان کی ران میں ایک سی سی انجکشن لگایا گیا جس سے درد میں پچاس فیصدی کمی واقع ہوگئی۔ پندرہ روز کے بعد دوسرا انجکشن دیا گیا۔ خدا کے فضل و کرم سے مرض کلیتاً غائب ہوگیا۔

ایک متمول گھرانے کی بزرگ خاتون کا ایک گردہ اس حد تک متاثر ہوگیا تھا کہ ڈاکٹروں نے اسے نکال دینے کا مشورہ دیا۔ ہم نے بجلی کے رنگین بلب کی شعاعوں سے علاج تجویز کیا۔ اللہ تعالیٰ نے رحم فرمایا اور یہ بزرگ خاتون گردہ نکالنے کی تکلیف سے محفوظ رہیں۔ اسی طرح چہرہ پر داغ دھبّے دور کرنے اور دماغی امراض میں اس علاج سے سو فیصدی کامیابی نصیب ہوئی ہے۔

کوشش انسان کرتا ہے شفا اللہ دیتا ہے۔

نارنجی اور نیلی شعاعوں کا تیل

اس تیل کی خصوصیت یہ ہے کہ سینہ اور کمر پر پھیپھڑوں کی جگہ اس کی مالش سے سل اور دق جیسے امراض بفضلِ خدا ختم ہوجاتے ہیں۔ گلے ہوئے اور زخم خوردہ پھیپھڑے صحت مند ہوکر اپنی اصلی حالت پر آجاتے ہیں۔ پرانے سے پرانا بخار زائل ہوکر مریض کی ضائع شدہ قوت دوبارہ بحال ہوجاتی ہے۔ دل کے پھیلنے یا سکڑنے اور ذیابیطس کے امراض کو ختم کرنے میں عجیب و غریب اثر رکھتا ہے۔

لاجوردی شعاعوں کا تیل

مستورات کے امراض پوشیدہ مثلاً رحم کے اندر ورم، ایام کی کمی، ایام کی بے قاعدگی، دوران ایام درد کی تکلیف اور بانجھ پن دور کرنے میں نہایت مجرب ہے اس کے استعمال سے مردوں کے اندر اولاد کے جرثومے نہ ہونے کی شکایت بھی رفع ہوتی دیکھی گئی ہے۔

آسمانی شعاعوں کا تیل

تجربہ نے یہ ثابت کردیا ہے کہ یہ تیل ٹونسلز یعنی گلے کے غدود کی جملہ خرابیوں کو بغیر آپریشن کے مکمل طور پر دور کردیتا ہے۔ سائی نس (ناک کے غدود بڑھ جانا) میں بے انتہا مفید ہے۔

سبز شعاعوں کا تیل

عرق النساء (جس کو لنگڑی کا درد بھی کہا جاتا ہے) ایک بہت ہی تکلیف دہ مرض ہے اس مرض میں مریض درد کی شدت کی وجہ سے بے حال ہوجاتا ہے اور بالآخر لنگڑا کر چلنے لگتا ہے۔ گردوں، ران، گھٹنے اور پنڈلی پر صبح شام اس تیل کی مالش کرنے سے درد سے نجات مل جاتی ہے۔

سُرخ شعاعوں کا تیل

فالج زدہ حصّوں پر مالش کرنے سے بفضلہ تعالیٰ فالج کے اثرات کم سے کم ہوجاتے ہیں اور مریض کے متاثر شدہ اعضاء دوبارہ اپنا طبعی فعل انجام دینے کے قابل ہوجاتے ہیں۔

بینجنی رنگ کی شعاعوں کا تیل

پوشیدہ بیماریوں اور پیشاب کے امراض مثلاً جریان، پیشاب میں رطوبت خارج ہونا، پیشاب میں زیادتی یا پیشاب رک رک کر آنا اور مثانہ کی تکلیفوں میں اس تیل کو ریڑھ کی ہڈی کے جوڑ پر جو کولہوں کے درمیان ہوتا ہے دائروں میں رات کو اور صبح دس دس منٹ مالش کرنے سے حیران کن اثرات مرتب ہوتے ہیں۔